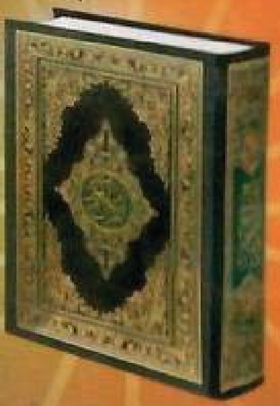

تسہیل شدہ

حیاۃ المسلمین

تالیف

حکیم الامت حضرت اقدس الشاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

تسہیل و ترتیب جدیدہ

مفتی احسان اللہ شائق

استاذ جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

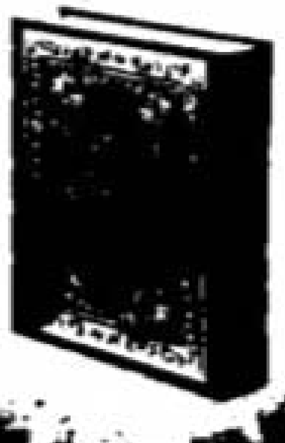

تسہیل شدہ

حیاۃ المسلمین

تالیف

حکیم الامت حضرت اقدس الشاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

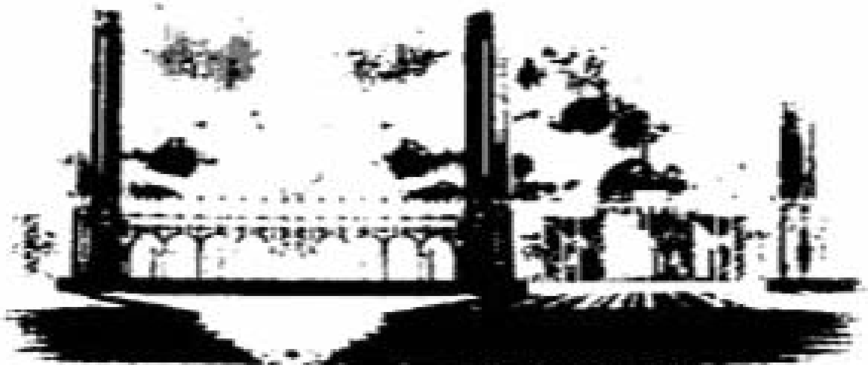

تسہیل و ترتیب جدید

مفتی احسان اللہ شائق

استاذ جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

تسہیل شدہ

حیاۃ المسلمین

تالیف

حکیم الامت حضرت اقدس الشاہ محمد اشرف علی تھانوی ؒ

تسہیل و ترتیب جدید

مفتی احسان اللہ شائق

استاد جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان

دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل

حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان

درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین

ٹیلیگرام چینل

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

تسہیل کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : جولائی ۲۰۰۷ء علمی گرافکس

ضخامت : 248 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

........ملنے کے پتے........

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت العلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
London
Email : sales@azharacademy.com,
Website : www.azharacademy.com

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۷	پیش لفظ............................	۱
۳۱	وجہ تصنیف............................	۲
۳۳	مقدمۂ کتاب	۳
۴۱	روح اوّل: اسلام وایمان	۴
۴۱	مرتد کی سزا............................	۵
۴۲	اللہ، اس کے رسولوں اور کتابوں اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا حکم	۶
۴۲	اہل دوزخ واہل جنت	۷
۴۵	روح دوم: علم دین کی تحصیل وتعلیم	۸
۴۵	ہزار رکعت سے افضل	۹
۴۶	افضل صدقہ	۱۰
۴۶	اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچانا............	۱۱
۴۶	صدقۂ جاریہ	۱۲
۴۷	اولاد کے لئے تحفہ............	۱۳
۴۷	بچوں کی دینی تربیت	۱۴
۴۹	دو باتوں سے پرہیز کریں	۱۵
۵۱	روح سوم: قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا............	۱۶
۵۱	مکرم فرشتوں کے مرتبہ پر	۱۷
۵۲	اجڑا ہوا گھر............	۱۸

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۹	ہر حرف پر دس نیکیاں	۵۲
۲۰	خوبصورت تاج	۵۲
۲۱	باعمل حافظ قرآن	۵۳
۲۲	دلوں کی صفائی	۵۳
۲۳	تلاوت قرآن کی ترغیب	۵۴
۲۴	تلاوت سننے کی فضیلت	۵۴
۲۵	قرآن کی سفارش	۵۵
۲۶	قابل عمل باتیں	۵۵
۲۷	حقوق القرآن	۵۶
۲۸	**روح چہارم: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ..**	۵۷
۲۹	کمال ایمان کی علامت	۵۷
۳۰	اللہ تعالیٰ سے محبت کیجئے	۵۸
۳۱	معیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت	۵۸
۳۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت سے محبت	۵۹
۳۳	جہنم سے بچانے کی فکر	۶۰
۳۴	شیطان کا سر پر خاک ڈالنا	۶۰
۳۵	دوزخ سے نجات	۶۱
۳۶	**روح پنجم: اعتقاد و تقدیر و عمل توکل ....**	۶۳
۳۷	تقدیر پر ایمان	۶۴
۳۸	چند نصیحتیں	۶۴
۳۹	پانچ چیزوں سے فراغت	۶۵
۴۰	تقدیر پر اعتماد	۶۵

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۴۱	توکل کا حکم	۶۶
۴۲	اللہ کافی ہے	۶۶
۴۳	قضاء الٰہی پر راضی رہنا	۶۷
۴۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کو توکل کا حکم	۶۷
۴۵	سعادت اور شقاوت	۶۸
۴۶	توکل کی ہدایت	۶۸
۴۷	بے حساب رزق کا انتظام	۶۹
۴۸	توکل کے اسباب اختیار کرنا	۶۹
۴۹	جھاڑ پھونک	۶۹
۵۰	روح ششم: اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا	۷۱
۵۱	دعاء کے آداب	۷۲
۵۲	دعاء کے لئے کوئی وقت مخصوص نہیں	۷۳
۵۳	قبولیت دعاء کا مطلب	۷۳
۵۴	ہر دعا قبول ہوتی ہے	۷۴
۵۵	دعاء آفات کو دور کرتی ہے	۷۴
۵۶	اللہ تعالیٰ کا غصہ کرنا	۷۵
۵۷	دعا میں جزم و یقین کا حکم ہے	۷۵
۵۸	کثرت دعا کا حکم	۷۵
۵۹	ہر چیز اللہ تعالیٰ سے مانگنا	۷۶
۶۰	روح ہفتم: نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا	۷۷
۶۱	نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے کے فائدے	۷۷
۶۲	اہل اللہ کے اوصاف	۷۷

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
٦٣	تلاش شیخ کا طریقہ	٧٨
٦٤	بری صحبت سے اجتناب کیا جائے	٧٨
٦٥	آیات واحادیث مبارکہ	٧٨
٦٦	برے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت	٧٩
٦٧	سب سے اچھا شخص کون ہے؟	٧٩
٦٨	حضرت لقمان حکیم کی نصیحت	٧٩
٦٩	اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے	٨٠
٧٠	صالح دوست کی مثال	٨٠
٧١	مؤمن کامل کی صحبت	٨١
٧٢	تین باتوں کا اہتمام	٨١
٧٣	جنت میں اعلیٰ مقام	٨١
٧٤	کفار کے ساتھ سکونت اختیار کرنے کی ممانعت	٨٢
٧٥	علماء اور صلحاء کی کتابوں کا مطالعہ	٨٢
٧٦	گزرے ہوئے اکابر کا طریقہ اختیار کیا جائے	٨٣
٧٧	روح ہشتم: سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	٨٥
٧٨	خادم خاص کے ساتھ اخلاقی برتاؤ	٨٦
٧٩	حلم وبردباری	٨٦
٨٠	جود وسخاوت	٨٧
٨١	دوسروں کی دل جوئی	٨٧
٨٢	فحش گوئی سے اجتناب	٨٨
٨٣	حیاء وشرم	٨٨
٨٤	گھر والوں کے کام میں ہاتھ بٹھانا	٨٨

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۸۵	اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہیں مارا	۸۹
۸۶	عفو و درگذر	۸۹
۸۷	مصافحہ میں تواضع	۸۹
۸۸	گھر کے اندر کے معمولات	۹۰
۸۹	عمومی مجلس کے حالات	۹۰
۹۰	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے برتاؤ	۹۱
۹۱	رعایا کے ساتھ حسن سلوک	۹۲
۹۲	روح نہم: مسلمانوں کے حقوق ادا کرنا	۹۳
۹۳	گالم گلوچ	۹۳
۹۴	اپنے کو عیوب سے پاک سمجھنے کی مذمت	۹۳
۹۵	چغل خور جنت سے محروم ہوگا	۹۴
۹۶	منہ دیکھی بات کرنے والوں کی مذمت	۹۴
۹۷	غیبت کا معنی اور اس کی تفسیر	۹۴
۹۸	بڑی خیانت	۹۴
۹۹	عار دلانے پر وعید	۹۵
۱۰۰	کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر خوشی کا اظہار نہ کرو	۹۵
۱۰۱	وعدہ پورا کرنا	۹۵
۱۰۲	فخر کی ممانعت	۹۶
۱۰۳	ضعیف اور کمزور لوگوں کی مدد	۹۶
۱۰۴	یتیم کی کفالت کا ثواب	۹۶
۱۰۵	تمام مسلمانوں سے حسن سلوک کا حکم	۹۶
۱۰۶	نیک کام میں سفارش	۹۷

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۹۷	ظالم کی مدد اس کو ظلم سے روکنا ہے	۱۰۷
۹۸	تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں	۱۰۸
۹۸	کسی مسلمان کو حقیر سمجھنے کی ممانعت	۱۰۹
۹۸	ایمان کامل کی علامت	۱۱۰
۹۹	پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک	۱۱۱
۹۹	چھوٹوں پر شفقت بڑوں کا احترام	۱۱۲
۹۹	غیبت کرنے والے کو منع کرنا	۱۱۳
۹۹	عیوب کی پردہ پوشی کا ثواب	۱۱۴
۱۰۰	مؤمن دوسرے مؤمن کے حق میں آئینہ کی طرح ہے	۱۱۵
۱۰۰	پڑوسی کا خیال رکھنا لازم ہے	۱۱۶
۱۰۰	باہمی الفت ومحبت اتفاق کا ذریعہ ہے	۱۱۷
۱۰۰	مسلمانوں کی حاجت روائی کی فضیلت	۱۱۸
۱۰۱	بیمار پرسی کی فضیلت	۱۱۹
۱۰۱	تین دن سے زیادہ قطع تعلق حرام ہے	۱۲۰
۱۰۱	بدگمانی وغیرہ کی ممانعت	۱۲۱
۱۰۲	مسلمانوں کے حقوق	۱۲۲
۱۰۳	روح دہم: اپنی جان کے حقوق ادا کرنا	۱۲۳
۱۰۴	احادیث مبارکہ	۱۲۴
۱۰۴	دو قابل قدر نعمتیں	۱۲۵
۱۰۵	پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھو	۱۲۶
۱۰۵	دنیا کی اصل نعمتیں	۱۲۷
۱۰۶	بقدر ضرورت دنیا کمانے کی فضیلت	۱۲۸

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۰۶	حرام چیزوں کے ذریعہ علاج کی ممانعت	۱۲۹
۱۰۷	معدہ بدن کا حوض ہے	۱۳۰
۱۰۷	بیمار کے لئے پرہیزی کھانا	۱۳۱
۱۰۷	بھوک سے پناہ مانگنا	۱۳۲
۱۰۸	تیز اندازی سیکھنے کا حکم	۱۳۳
۱۰۸	طاقت وقوت کی فضیلت	۱۳۴
۱۰۹	قوت کو کم کرنے والی چیزوں سے اجتناب	۱۳۵
۱۰۹	قوت بڑھانے والی چیزوں کو اختیار کرنا	۱۳۶
۱۰۹	سفر میں کم از کم تین آدمیوں کا ساتھ ہونا	۱۳۷
۱۰۹	جماعت سے علیحدہ رہنے کی ممانعت	۱۳۸
۱۱۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدل چلنا	۱۳۹
۱۱۱	اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں	۱۴۰
۱۱۳	روح یازدہم: نماز کی پابندی کرنا	۱۴۱
۱۱۳	مدد حاصل کرنے کا نسخہ	۱۴۲
۱۱۳	خوف کی حالت میں نماز کا حکم	۱۴۳
۱۱۴	عذر کی حالت میں بھی نماز کا حکم ہے	۱۴۴
۱۱۵	نماز مسلمان ہونے کی علامت ہے	۱۴۵
۱۱۵	نماز کو ضائع کرنے والوں کے لئے وعید	۱۴۶
۱۱۵	متعلقین کو نماز کا پابند بنانا	۱۴۷
۱۱۶	نمازوں سے گناہ معاف ہوتے ہیں	۱۴۸
۱۱۶	نماز ایمان اور کفر کے درمیان حد ہے	۱۴۹
۱۱۷	نماز چھوڑنے والے کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا	۱۵۰

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۵۱	نماز پڑھنا ایمان کی علامت ہے	۱۱۷
۱۵۲	سات سال کے بچوں کو نماز کا حکم	۱۱۷
۱۵۳	نمازوں کی وجہ سے شہادت سے اونچا مرتبہ	۱۱۸
۱۵۴	قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا........................	۱۱۸
۱۵۵	نماز کی پابندی کرنے والوں پر جہنم حرام ہے	۱۱۹
۱۵۶	روح دوازدہم: مسجد بنانا	۱۲۱
۱۵۷	بڑا ظالم کون ہے؟........................	۱۲۱
۱۵۸	مساجد کو آباد کرنے والے	۱۲۱
۱۵۹	ہدایت یافتہ لوگ........................	۱۲۲
۱۶۰	جنت میں گھر کی بشارت........................	۱۲۲
۱۶۱	مسجد میں چندہ دینے کی فضیلت	۱۲۳
۱۶۲	حلال مال سے مسجد تعمیر کی جائے........................	۱۲۳
۱۶۳	مسجد کی صفائی کی فضیلت	۱۲۴
۱۶۴	حوروں کا مہر........................	۱۲۴
۱۶۵	ہر محلّہ میں مسجد بنانا	۱۲۵
۱۶۶	مسجد میں خوشبو لگانا........................	۱۲۵
۱۶۷	مسجد میں تجارت کی ممانعت........................	۱۲۵
۱۶۸	مسجد کے چند آداب کا ذکر	۱۲۶
۱۶۹	مسجد میں دنیا کی باتیں........................	۱۲۶
۱۷۰	مسجد کی طرف اٹھنے والا ہر قدم مبارک ہے	۱۲۶
۱۷۱	اندھیری رات میں مسجد جانا........................	۱۲۷
۱۷۲	مسجد سے دل لگانے والا........................	۱۲۷

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۷۳	بدبودار چیز سے مسجد کو بچانا	۱۲۷
۱۷۴	مسجد میں دین کی باتیں سکھانا	۱۲۸
۱۷۵	دستور العمل	۱۲۸
۱۷۶	عورتوں کے لئے مسجد میں حاضر ہونا منع ہے	۱۲۹
۱۷۷	روح سیزدہم: کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا	۱۳۱
۱۷۸	تسبیح ہاتھ میں لینے کا حکم	۱۳۱
۱۷۹	آیات قرآنیہ	۱۳۲
۱۸۰	ذکر جہری کا حکم	۱۳۲
۱۸۱	دلوں کا سکون	۱۳۲
۱۸۲	تجارت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت میں نہ ڈالے	۱۳۳
۱۸۳	ذکر اللہ کی کثرت	۱۳۳
۱۸۴	ذکر میں یکسوئی اختیار کریں	۱۳۳
۱۸۵	کامیابی حاصل ہونا	۱۳۳
۱۸۶	ذاکرین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول	۱۳۳
۱۸۷	زندہ اور مردہ	۱۳۴
۱۸۸	اللہ تعالیٰ کی معیت	۱۳۴
۱۸۹	جنت کے باغات	۱۳۴
۱۹۰	کوئی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہ ہو	۱۳۵
۱۹۱	ذکر اللہ سے زبان کو تر رکھا جائے	۱۳۵
۱۹۲	قیامت کے دن سب سے افضل کون؟	۱۳۵
۱۹۳	دلوں کی صفائی	۱۳۶
۱۹۴	شیطانی تسلط کا خاتمہ	۱۳۶

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۹۵	دل کی سختی سے حفاظت	۱۳۶
۱۹۶	نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر	۱۳۷
۱۹۷	حسرت کی گھڑی	۱۳۷
۱۹۸	کھجور کی گٹھلیوں پر تسبیح	۱۳۸
۱۹۹	روح چہاردہم: مالداروں کو زکوٰۃ کی پابندی کرنا	۱۳۹
۲۰۰	زکوٰۃ اسلام کا پل ہے	۱۳۹
۲۰۱	نحوست سے پاکی	۱۳۹
۲۰۲	اہل ایمان زکوٰۃ ادا کریں	۱۳۹
۲۰۳	ایمان کی حلاوت	۱۴۰
۲۰۴	زکوٰۃ نہ دینے والوں کو آگ میں داغا جائے گا	۱۴۰
۲۰۵	زکوٰۃ غریبوں کا حق ہے	۱۴۰
۲۰۶	نماز کی قبولیت زکوٰۃ پر موقوف ہے	۱۴۱
۲۰۷	گنجا سانپ گلے پکڑے گا	۱۴۱
۲۰۸	ارکان اسلام پانچ ہیں	۱۴۲
۲۰۹	زکوٰۃ ادا نہ کرنا دخول جہنم کا موجب ہے	۱۴۲
۲۱۰	زکوٰۃ نہ دینے والا منافق ہے	۱۴۲
۲۱۱	قحط سالی کا عذاب	۱۴۲
۲۱۲	زیورات کی زکوٰۃ	۱۴۳
۲۱۳	زکوٰۃ کا نصاب	۱۴۴
۲۱۴	اونٹ، گائے وغیرہ پر زکوٰۃ	۱۴۴
۲۱۵	عشر یا نصف عشر	۱۴۵
۲۱۶	صدقۃ الفطر	۱۴۵

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۱۷	مستحقین زکوٰۃ	۱۴۵
۲۱۸	جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں	۱۴۵
۲۱۹	مسجد میں زکوٰۃ دینے کا حکم	۱۴۵
۲۲۰	زکوٰۃ کی ادائیگی میں احتیاط	۱۴۶
۲۲۱	مسلمانوں کی پریشانیوں کا ازالہ	۱۴۶
۲۲۲	روح پانزدہم: زکوٰۃ کے علاوہ دیگر نیک کاموں میں خرچ کرنا اور ہمدردی کرنا	۱۴۷
۲۲۳	اجمالی دلیل	۱۴۷
۲۲۴	تفصیلی دلائل	۱۴۸
۲۲۵	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں اخلاص	۱۴۸
۲۲۶	جنت کا وعدہ	۱۴۸
۲۲۷	اللہ کی راہ میں خرچ کا بہترین بدلہ	۱۴۸
۲۲۸	اہل حقوق کو حق ادا کرنا	۱۴۹
۲۲۹	یتیموں کو کھانا کھلانا	۱۴۹
۲۳۰	احادیث مبارکہ	۱۴۹
۲۳۱	خرچ کرنے والوں پر خرچ کیا جاتا ہے	۱۴۹
۲۳۲	حرص ہلاکت کا سبب ہے	۱۴۹
۲۳۳	صحت کے زمانہ میں خرچ کرنے کی فضیلت	۱۴۹
۲۳۴	صدقہ بلاؤں کو ٹال دیتا ہے	۱۵۰
۲۳۵	ایک کھجور خیرات کرنا پہاڑ کے برابر ثواب رکھتا ہے	۱۵۰
۲۳۶	خیرات سے مال میں کمی نہیں آتی	۱۵۰
۲۳۷	مسلمانوں کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا	۱۵۰

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۳۸	ہر انسان پر صدقہ لازم ہے	۱۵۰
۲۳۹	ہر جوڑ کے عوض صدقہ	۱۵۱
۲۴۰	ایک عمدہ صدقہ	۱۵۱
۲۴۱	درخت لگانا بھی صدقہ ہے	۱۵۲
۲۴۲	کتے کو پانی پلانے پر بخشش	۱۵۲
۲۴۳	غریبوں کو کھانا کھلانا	۱۵۲
۲۴۴	راستہ بھولنے والے کو راستہ بتانا	۱۵۳
۲۴۵	پانی کا کنواں کھدوانا	۱۵۳
۲۴۶	جنتی لباس اور کھانا	۱۵۳
۲۴۷	سات اعمال کا ثواب موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے	۱۵۳
۲۴۸	دین بچانے کے لئے مال خرچ کرنا	۱۵۴
۲۴۹	یتیم کے ساتھ ہمدردی	۱۵۴
۲۵۰	روح شانزدہم: روزے رکھنا	۱۵۷
۲۵۱	روزہ دار کا دل خوف الٰہی سے معمور ہوتا ہے	۱۵۷
۲۵۲	روزہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے	۱۵۷
۲۵۳	روزہ کے برابر کوئی عمل نہیں	۱۵۸
۲۵۴	روزہ ایک ڈھال ہے	۱۵۸
۲۵۵	روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے	۱۵۹
۲۵۶	روزہ سے تندرستی حاصل ہوتی ہے	۱۵۹
۲۵۷	روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں	۱۵۹
۲۵۸	تراویح کی پابندی	۱۵۹
۲۵۹	روزہ اور تراویح کے برکات	۱۶۰

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۶۰	روزہ اور قرآن کی سفارش	۲۶۰
۱۶۱	روزہ داروں سے وعدہ	۲۶۱
۱۶۱	روزہ دار کے منہ کی خوشبو	۲۶۲
۱۶۱	روزے کا ثواب غیر محدود ہے	۲۶۳
۱۶۱	ہر سجدہ کے عوض ڈیڑھ ہزار نیکیاں	۲۶۴
۱۶۱	شعبان کے آخری جمعہ کا خطبہ	۲۶۵
۱۶۲	اعتکاف کے فضائل	۲۶۶
۱۶۳	اعتکاف کا مطلب	۲۶۷
۱۶۳	دو حج دو عمرے	۲۶۸
۱۶۳	معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے	۲۶۹
۱۶۳	عورتوں کا اعتکاف	۲۷۰
۱۶۴	عید کے دن کی فضیلت	۲۷۱
۱۶۴	روح ہفتد ہم: حج کرنا	۲۷۲
۱۶۵	حج کی فرضیت	۲۷۳
۱۶۵	حج کے بغیر نجات نہ ہوگی	۲۷۴
۱۶۶	حج کے افعال اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لئے ہے	۲۷۵
۱۶۶	حج میں رمل کا حکم ہمیشہ کے لئے ہے	۲۷۶
۱۶۶	حجر اسود کا بوسہ	۲۷۷
۱۶۷	آنسو بہانے کا مقام	۲۷۸
۱۶۷	حاجیوں کی مغفرت و بخشش	۲۷۹
۱۶۸	عشق و محبت کا مظاہرہ	۲۸۰
۱۶۸	دعائے ابراہیمی کا اثر	۲۸۱

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۸۲	مکہ معظمہ سے عاشقانہ خطاب	۱۶۸
۲۸۳	حرم جائے امن ہے	۱۶۹
۲۸۴	عمرہ حج اصغر ہے	۱۶۹
۲۸۵	حج اور عمرہ کے افعال پورا ادا کرنا	۱۷۰
۲۸۶	حج نہ کرنے پر وعید	۱۷۰
۲۸۷	حج وعمرہ میں کثرت مطلوب ہے	۱۷۰
۲۸۸	اللہ تعالیٰ کے مہمان	۱۷۱
۲۸۹	حج کے راستہ میں موت آنا	۱۷۱
۲۹۰	روضۂ اطہر کی زیارت	۱۷۱
۲۹۱	مدینہ منورہ میں قبر کی خواہش	۱۷۲
۲۹۲	روح ہشدہم: قربانی کے فضائل ومسائل	۱۷۵
۲۹۳	قربانی کا نصاب	۱۷۵
۲۹۴	قربانی کی فضیلت:	۱۷۶
۲۹۵	قربانی سنت ابراہیمی ہے	۱۷۶
۲۹۶	قربانی سے گناہوں کی مغفرت	۱۷۷
۲۹۷	قربانی دوزخ سے ڈھال ہے	۱۷۷
۲۹۸	قربانی نہ کرنے والوں کے لئے ناراضگی	۱۷۸
۲۹۹	بیوی کی طرف سے قربانی کرنا	۱۷۸
۳۰۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی	۱۷۹
۳۰۱	ہر ایماندار کی طرف سے قربانی	۱۷۹
۳۰۲	قربانی کے جانور کو موٹا کرنا	۱۷۹
۳۰۳	قربانی سے روکنے کا مسئلہ	۱۸۰

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۰۴	روح نوزدہم: الروح التاسع عشر: آمدنی وخرچ کا انتظام رکھنا..	۱۸۳
۳۰۵	قیامت کے دن پانچ سوالات ہوں گے	۱۸۳
۳۰۶	مال کمانے میں ناجائز طریقے استعمال نہ کریں	۱۸۳
۳۰۷	مال کو ناجائز موقعوں پر خرچ نہ کریں	۱۸۳
۳۰۸	مال خرچ کرنے کی بہترین صورتیں........	۱۸۴
۳۰۹	حلال روزی کمانا فرض ہے........	۱۸۴
۳۱۰	دنیا چار قسم کے لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے	۱۸۴
۳۱۱	مال معین ومددگار ہے........	۱۸۵
۳۱۲	درہم ودینار کی قدر........	۱۸۵
۳۱۳	حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا مقولہ	۱۸۶
۳۱۴	حلال مال حاصل کرنے کی فضیلت	۱۸۶
۳۱۵	اپنے ہاتھ کی کمائی کی فضیلت........	۱۸۶
۳۱۶	انبیاء علیہم السلام کا بکریاں چرانا	۱۸۷
۳۱۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بکریاں چرانا	۱۸۷
۳۱۸	زمین کرایہ پر دینا	۱۸۷
۳۱۹	کھیتی باڑی کی فضیلت	۱۸۸
۳۲۰	جنگل سے لکڑی کاٹنے کی فضیلت	۱۸۸
۳۲۱	حلال پیشہ اختیار کرنے والا اللہ کا محبوب ہے........	۱۸۹
۳۲۲	حلال مال کا ذخیرہ رکھنا بھی مصلحت ہے........	۱۸۹
۳۲۳	بیکار بیٹھنے کی مذمت	۱۹۰
۳۲۴	خرچ میں اعتدال سے کام لینا........	۱۹۰
۳۲۵	قرض لینے کی مذمت	۱۹۱

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۲۶	روح بستم: نکاح کرنا اور نسل بڑھانا........................	۱۹۳
۳۲۷	نکاح کے بغیر آدمی مسکین ہے	۱۹۳
۳۲۸	نکاح عفت کا ذریعہ ہے	۱۹۳
۳۲۹	نکاح سے مالداری........................	۱۹۴
۳۳۰	نیک بیوی کی پہچان........................	۱۹۴
۳۳۱	گھر کا کام کاج عورت کی ذمہ داری ہے........................	۱۹۴
۳۳۲	کثرت اولاد کے فوائد........................	۱۹۵
۳۳۳	شیطان کا بھائی	۱۹۶
۳۳۴	بیوی کی تعلیم و تربیت	۱۹۶
۳۳۵	عورت کے حق میں نرمی کی ہدایت	۱۹۷
۳۳۶	عورتوں کے حقوق	۱۹۷
۳۳۷	عورت کو زدوکوب کرنے کی ممانعت	۱۹۷
۳۳۸	بیوی کو غیر محرم سے پردہ کرانا	۱۹۸
۳۳۹	شوہر کی اطاعت کا حکم	۱۹۸
۳۴۰	شوہر کی نافرمانی پر نماز قبول نہ ہونا	۱۹۹
۳۴۱	خاوند کا حق ادا نہ کر سکنے کا عذر	۱۹۹
۳۴۲	اولاد کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنا	۱۹۹
۳۴۳	ترک نکاح کی اجازت........................	۲۰۰
۳۴۴	محض سستی کی بناء پر نکاح نہ کرنا........................	۲۰۱
۳۴۵	اولاد کے حقوق	۲۰۱
۳۴۶	روح بست یکم: دنیا سے دل نہ لگانا اور آخرت کی فکر میں رہنا ..	۲۰۳
۳۴۷	دنیا کی محبت فطری ہے اس میں انہماک مہلک ہے	۲۰۳

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۰۳	اہل تقویٰ کا آخرت میں انعام	۳۴۸
۲۰۴	آخرت کی نعمتیں دائمی ہیں	۳۴۹
۲۰۴	دنیا کی زندگی لہو لعب ہے	۳۵۰
۲۰۵	دنیا آخرت کے مقابلے میں بہت حقیر ہے	۳۵۱
۲۰۵	دنیا کی قدر و منزلت	۳۵۲
۲۰۵	دنیا کی قدر مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں	۳۵۳
۲۰۵	دنیا سے محبت نقصان دہ ہے	۳۵۴
۲۰۶	دنیا کی محبت تباہ کن ہے	۳۵۵
۲۰۶	آخرت کی کامیابی	۳۵۶
۲۰۷	حاکم کی اللہ کے حضور پیشی	۳۵۷
۲۰۷	دنیا سے بے رغبتی	۳۵۸
۲۰۷	دنیا جمع کرنے والا کم عقل ہے	۳۵۹
۲۰۸	دنیا کی محبت گناہوں کی جڑ ہے	۳۶۰
۲۰۸	دنیا دار العمل ہے	۳۶۱
۲۰۸	نور ہدایت حاصل ہونے کی علامت	۳۶۲
۲۰۹	موت کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم	۳۶۳
۲۰۹	موت مؤمن کا تحفہ ہے	۳۶۴
۲۰۹	دنیا میں مسافر کی طرح زندگی گذاریں	۳۶۵
۲۰۹	مؤمن کی موت کی حالت	۳۶۶
۲۱۳	روح بست و دوم: گناہوں سے بچنا	۳۶۷
۲۱۳	گناہ کا سیاہ دھبہ	۳۶۸
۲۱۳	گناہوں سے بچنے کا حکم	۳۶۹

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۷۰	بیماری اور دواء	۲۱۴
۳۷۱	زنگ آلود دل........................	۲۱۴
۳۷۲	رزق سے محرومی	۲۱۴
۳۷۳	پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ........................	۲۱۴
۳۷۴	ناحق فیصلہ کرنا بڑا گناہ ہے........................	۲۱۵
۳۷۵	دنیا سے محبت موت کا خوف........................	۲۱۵
۳۷۶	گناہ کی وجہ سے کثرت موت	۲۱۵
۳۷۷	گناہ کی وجہ سے ظالم بادشاہ مسلط........................	۲۱۶
۳۷۸	سات پشتوں تک تباہی........................	۲۱۶
۳۷۹	گناہوں کی پاداش........................	۲۱۶
۳۸۰	سودخور پر لعنت	۲۱۷
۳۸۱	قرضہ ادا کئے بغیر موت	۲۱۷
۳۸۲	ناحق کسی کا مال دبانا بڑا گناہ ہے........................	۲۱۷
۳۸۳	ساتوں زمین میں دھنسایا جائے گا........................	۲۱۷
۳۸۴	رشوت خوری پر لعنت........................	۲۱۷
۳۸۵	شراب اور جوئے کی ممانعت........................	۲۱۸
۳۸۶	ہر قسم کے باجے توڑنا........................	۲۱۸
۳۸۷	زنا کے اسباب بھی حرام ہے	۲۱۹
۳۸۸	سخت کبیرہ گناہ........................	۲۱۹
۳۸۹	منافق کی نشانیاں........................	۲۲۰
۳۹۰	حاکم کے پاس بے جا شکایت لے جانا........................	۲۲۰
۳۹۱	جن گناہوں پر عذاب کی وعیدیں آئی ہیں........................	۲۲۰

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۹۲	گناہوں سے توبہ کرنا............	۲۲۱
۳۹۳	توبہ کی شرائط............	۲۲۱
۳۹۴	روح بست وسوم: صبر کرنا اور شکر کرنا............	۲۲۳
۳۹۵	صبر کے مواقع بطور مثال............	۲۲۳
۳۹۶	مصیبت کو دور کرنے کی تدبیر اختیار کرنا............	۲۲۴
۳۹۷	صبر و نماز کے ذریعے مدد حاصل کرنا............	۲۲۴
۳۹۸	مصائب کے وقت صبر کی فضیلت............	۲۲۴
۳۹۹	مصائب میں ثابت قدم رہنے والے اللہ کے محبوب ہیں............	۲۲۵
۴۰۰	صبر پر اجر و ثواب کا وعدہ............	۲۲۵
۴۰۱	صبر پر مغفرت کا وعدہ............	۲۲۵
۴۰۲	ناگواری کے باوجود وضو کرنا............	۲۲۵
۴۰۳	سخت مصیبت میں صبر کی تاکید............	۲۲۶
۴۰۴	گرمی کے دنوں میں روزے رکھنا............	۲۲۶
۴۰۵	اٹک کر قرآن پڑھنے کی مشقت برداشت کرنا............	۲۲۷
۴۰۶	دائمی عمل اللہ کو محبوب ہے............	۲۲۷
۴۰۷	حرام خواہشوں سے اجتناب کرنا............	۲۲۷
۴۰۸	رنج و غم برداشت کرنا باعثِ مغفرت ہے............	۲۲۷
۴۰۹	طاعون زدہ علاقہ میں ثابت قدم رہنا............	۲۲۸
۴۱۰	بینائی چلی جانے پر صبر کرنا............	۲۲۸
۴۱۱	عزیز و قریب کے انتقال پر صبر............	۲۲۸
۴۱۲	بیت الحمد کا مستحق بننا............	۲۲۸
۴۱۳	تین شخص اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں............	۲۲۹

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۴۱۴	شکر کا بیان	۲۲۹
۴۱۵	شکر گذاری کا حکم	۲۳۰
۴۱۶	نعمت میں اضافہ کا نسخہ	۲۳۰
۴۱۷	دنیا و آخرت کی بھلائیاں	۲۳۰
۴۱۸	روح بست و چہارم: مشورہ، اتفاق، صفائی معاملہ و حسن معاشرت	۲۳۱
۴۱۹	مشورہ کی اہمیت	۲۳۱
۴۲۰	جلد بازی شیطانی امر ہے	۲۳۱
۴۲۱	خاص امور میں مشورہ کا حکم	۲۳۲
۴۲۲	تین کاموں میں مشورہ باعث اجر ہے	۲۳۲
۴۲۳	مشورہ کرنے والوں کی تعریف	۲۳۲
۴۲۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشورہ فرمانا	۲۳۳
۴۲۵	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مشورہ فرمانا	۲۳۳
۴۲۶	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشورہ فرمانا	۲۳۳
۴۲۷	مشورہ طلب کرنے پر مشورہ دینے کا حکم	۲۳۳
۴۲۸	خفیہ مشورہ کرنا	۲۳۳
۴۲۹	مجلس امانت ہوتی ہے	۲۳۴
۴۳۰	حضرت خاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ	۲۳۴
۴۳۱	غیر محقق بات پھیلانے کی ممانعت	۲۳۴
۴۳۲	اتفاق کی اہمیت	۲۳۵
۴۳۳	نا اتفاقی نحوست ہے	۲۳۵
۴۳۴	آپس میں صلح کرانے کی فضیلت	۲۳۶
۴۳۵	صفائی، معاملہ و حسن معاشرت	۲۳۶

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۴۳۶	کسی کے گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت کا حکم	۲۳۷
۴۳۷	مجلس میں وسعت پیدا کرنا	۲۳۷
۴۳۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن معاشرت	۲۳۸
۴۳۹	مہمانوں کے آرام کا خیال کرنا	۲۳۸
۴۴۰	روح بست وپنجم: امتیاز قومی	۲۳۹
۴۴۱	صورتیں بگاڑنا شیطانی عمل ہے	۲۳۹
۴۴۲	نافرمان قوموں کے شعار اختیار کرنے کی ممانعت	۲۳۹
۴۴۳	کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننا	۲۳۹
۴۴۴	ٹوپی پر عمامہ باندھنا	۲۴۱
۴۴۵	غیر قوم کی مشابہت اختیار کرنے والے	۲۴۱
۴۴۶	مردوں کے لئے ریشمی لباس کی ممانعت	۲۴۱
۴۴۷	زنانہ ومردانہ وضع قطع	۲۴۱
۴۴۸	بال ملانے اور ملوانے والی پر لعنت	۲۴۲
۴۴۹	چوٹی باندھنے کی ممانعت	۲۴۲
۴۵۰	یہود کے مشابہت کی ممانعت	۲۴۳
۴۵۱	بول چال میں جاہلوں کی مشابہت کی ممانعت	۲۴۳
۴۵۲	استعمالی چیزوں میں غیروں کی مشابہت کی ممانعت	۲۴۳
۴۵۳	پڑھنے میں بھی کفار فساق کی مشابہت کی ممانعت	۲۴۴
۴۵۴	مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت	۲۴۴
۴۵۵	مسلمانوں کو تمام معاملات میں اسلامی طریقہ اختیار کرنا چاہیے	۲۴۴
۴۵۶	اتباع رسول ذریعہ نجات ہے	۲۴۴
۴۵۷	شکر انعام	۲۴۵

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بنی نوع انسانی کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ [سورۃ الذٰریٰت: ۲۷]

ترجمہ: اور میں نے جن اور انس کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

بندہ آمد برائے بندگی　　زندگی بے بندگی شرمندگی

ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مامن مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ أو ینصرانہ أو یمجسانہ۔

[مشکوٰۃ از بخاری ومسلم]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے (یعنی امر حق قبول کرنے کی اس میں صلاحیت ہوتی ہے) پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

پھر انسان دنیوی امور میں مشغول ہو کر اپنے مقصد حیات کو بھول جاتا ہے، غلط راستہ اور طریقہ اختیار کر لیتا ہے، حتیٰ کہ یوم آخرت کے حساب وکتاب اور اپنے خالق ومالک کے احکام کو بھول جاتا ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے حد درجہ محبت ہے اس لئے انسان کی ہدایت کے لئے اور ان کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کے لئے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مختلف اقوام کی طرف مختلف انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے انہوں نے آکر بھٹکے ہوئے انسانوں کی رہنمائی فرمائی، سب سے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، چنانچہ ارشاد فرمایا "انا خاتم النبیین لانبی بعدی" یعنی میں آخری

نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا، آپ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن کریم نازل فرمایا۔ اس میں ارشاد ہے: "اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ" (اسراء) یعنی یہ قرآن سیدھا راستہ دکھلاتا ہے۔ اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما کتاب اللّٰہ و سنۃ رسولہ۔ (رواہ الموطاء، مشکوۃ)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھامے رہوگے ہرگز گمراہ نہیں ہوسکتے، وہ کتاب اللہ (قرآن مجید) سنت رسول اللہ (احادیث) ہیں۔ (مؤطا و مشکوۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امت کی ہدایت و رہنمائی کی ذمہ داری آپ کے متبعین صحابہ، تابعین اور علماء امت نے سنبھالی ہے اور ان کی طرف سے ہر زمانہ کے حالات وضرورت کے مطابق قرآن و حدیث کی روشنی میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راہ راست پر چلانے کی کوشش ہوتی رہی، یہ سلسلہ چلتا رہا حتیٰ کہ تیرہویں صدی ہجری میں حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی اصلاح وفلاح بہبود کی فکر عطاء فرمائی چنانچہ حضرت رحمہ اللہ نے اصلاح خلق کے بکثرت کارنامے انجام دیئے، انہی کارناموں میں ایک حضرت رحمہ اللہ کی تصنیف "حیاۃ المسلمین" ہے۔ یہ کتاب ایک عجیب انقلابی کتاب ہے، جو امت مسلمہ کے لئے ایک سرمایۂ نجات ہے۔ یہ کس قدر اہم کتاب ہے؟ اس کا اندازہ ذیل کے سطور سے لگایا جاسکتا ہے۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ کو قائداعظم محمد علی جناح اور دیگر ارکان مسلم لیگ نے آل انڈیا مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس منعقدہ ۲۳/اپریل ۱۹۴۳ء بمقام دہلی میں شرکت کے لئے بایں الفاظ دعوت دی تھی کہ "آپ سے استدعا ہے کہ اس موقع پر خود دہلی تشریف لاکر اپنے ارشادات سے مجلس کو ہدایت دیں تو بہت بہتر ہو۔ لیکن اگر حضور تشریف نہ لا سکیں تو اپنے نمائندہ کو بھیج کر مشکور فرمائیں اور اللہ پاک اس اجتماع کے رعب سے غیر مسلموں کے دلوں کو مسحور کر دے اور ہمارا مطالبۂ پاکستان منوا دے تاکہ سلطنتِ اسلامی قائم ہو سکے۔"
(خاتمۃ السوانح)

اس کے جواب میں حضرت اقدس قدس سرہ نے ارقام فرمایا تھا "اپنی دو کتابوں کا پتہ دیتا

ہوں جوانشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے پیام عمل ہے۔ایک حیات المسلمین شخصی اصلاح کے لئے۔ دوسری صیانۃ المسلمین جمہوری نظام کے لئے،ان کے مضامین اپنے موضوع میں گو رنگین نہیں مگر سنگین ہیں۔جس میں وہی فرق ہے جوذوق وغالب کے اشعار میں اور حکیم محمد خاں اور حکیم محمد صادق خاں کے نسخوں میں۔اور نمائندہ وہ کام نہیں کرسکتا جو یہ کتابیں کرسکتی ہیں مگر عمل شرط ہے‘‘ (خاتمۃ السوانح)

ان دونوں کتابوں میں بنیادی کتاب ’’حیات المسلمین‘‘ ہی ہے کیونکہ صیانۃ المسلمین دراصل حیات المسلمین ہی کو جمہور مسلمانوں میں جاری کرنے کا نظام عمل ہے۔ (اشرف السوانح جلد سوم صفحہ ۲۰۸)

حیات المسلمین کی اہمیت کے بارے میں حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ نے یوں فرمایا:

’’مجھ کو اپنی کسی تصنیف کے متعلق یہ خیال نہیں ہے کہ یہ میری سرمایۂ نجات ہے۔البتہ حیات المسلمین کے متعلق میرا غالب خیال قلب پر یہ ہے کہ اس سے میری نجات ہوجائے گی۔اس کو میں اپنی ساری عمر کی کمائی اور ساری عمر کا سرمایہ سمجھتا ہوں،مگر لوگ اس کو اردو میں دیکھ کر بے وقعت سمجھتے ہیں۔اس کی قدر اُن علماء کو ہوسکتی ہے جو حدیث شریف پڑھاتے ہیں وہ دیکھیں گے کہ کون سا اشکال کہاں پر کس طرح ذرا سے لفظ سے حل ہوگیا ہے اور پھر یہ کتاب گویا فہرست ہے اُن اعمال کی جن سے یقینی طور پر دنیا کی فلاح حاصل ہوگی اور دین کی بھی۔‘‘

’’مسلمانوں کی جتنی ذلت اور پریشانی آج کل ہو رہی ہے اِس کتاب میں ان سب کا علاج ہے۔‘‘ (قول الجلیل)

البتہ یہ کتاب خالص علمی زبان میں ہونے اور قدیم اردو میں ہونے کی وجہ سے اس سے استفادہ کرنے میں قدرے دشواری محسوس ہو رہی تھی۔خصوصاً عوام الناس کے لئے اس کو سمجھنا مشکل ہو رہا تھا اس لئے خیال ہوا کہ اس کتاب کی تسہیل کردی جائے۔اس سلسلے میں بعض علماء سے مشورہ ہوا،اس کے بعد کام شروع کیا گیا۔اب یہ تسہیل شدہ ’’حیات المسلمین‘‘ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔تسہیل میں درج ذیل امور کا خیال رکھا گیا:

(۱) کوشش کی گئی ہے کہ حضرت رحمہ اللہ کے اصل مضمون بعینہٖ باقی رہے۔

(۲) بعض مواقع میں فائدے کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۳) پوری کتاب میں نئے عنوانات قائم کئے گئے ہیں تاکہ استفادہ آسان ہو۔

(۴) بعض بڑے مضامین میں ذیلی عنوانات قائم کر کے آسان بنایا گیا ہے۔

(۵) مقدمۂ کتاب کی بھی تسہیل کی گئی ہے لیکن اس میں مضمون کا اضافہ نہیں ہوا البتہ آیات، احادیث اور فارسی اشعار کا اردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس محنت کو قبول فرمائے اور امت کے لئے نافع بنائے۔ (آمین)

قارئین خصوصاً حضرت رحمہ اللہ کے بالواسطہ مسترشدین سے درخواست ہے کہ بندۂ ناچیز کے حق میں دعا فرمائیں اور اس تسہیل کے عمل میں کوئی خامی نظر آئے تو بندہ کو مطلع فرمائیں۔ فعلی اللہ توکلت و الیہ انیب۔ فقط

راقم الحروف:
احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ
خادم افتاء وتدریس
جامعۃ الرشید، احسن آباد کراچی۔
۴ رشعبان ۱۴۲۶ھ۔

وجہ تصنیف

بعد الحمد والصلوٰۃ: مجھے اس نئی کتاب کے لکھنے کی طرف اس وجہ سے توجہ ہوئی کہ کچھ عرصہ سے مسلمانوں کی بدحالی کو دیکھ کر مجھے سخت قلق (یعنی دلی رنج وصدمہ) ہوا، جس نے مجھے بے قرار اور لاغر کردیا اس پریشانی کے عالم میں تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم نے میری دست گیری فرمائی۔ ۲۰/جمادی الاولیٰ ۱۳۴۶ھ فجر کی نماز میں میرے دل میں بات آئی کہ بعض مخصوص اعمال کو مصائب وپریشانیوں کو دور کرنے میں خاص دخل ہے، خصوصاً ایسے مصائب وپریشانیاں جو لوگوں کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ ان میں بعض اعمال سے تو جہل کی بیماری دور ہوجاتی ہے اور بعض سے افلاس وتنگی اور بعض اعمال سے وساوس اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ اور یہی تینوں یعنی جہالت، افلاس اور وہم پرستی ہی تمام آفات ومصائب کی جڑ ہیں۔ پس ان تینوں باتوں کی اصلاح سے اور تمام باتوں کی بھی اصلاح ہوجائے گی۔ اور یہ بات بھی منجانب اللہ اسی وقت دل میں آئی کچھ ایسے اعمال لکھ کر مسلمانوں کی خدمت میں پیش کروں۔ باقی ان اعمال کو اختیار کرنے سے مصائب اور آفات دور ہونے کی وجہ کیا ہے؟ اور دور ہونے کے دلائل کیا ہیں؟ ان کو لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ عام لوگوں کے لئے دلائل کی بجائے مسائل ہی نافع اور مقصود ہیں اور مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے ان اعمال کو اختیار کرنے سے مصائب وبلائیں دور ہوں گی اور لوگوں کو اس سے نفع ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے نفع کی امید کے ساتھ میں نے اس کام کو شروع کردیا۔ وہی عزت وذلت کا مالک ہے اور وہی بلند اور پست کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

کتبہ اشرف علی تھانوی عفی عنہ
جمادی الاخری ۱۳۴۶ھ۔

مقدمہ کتاب

الحمدلله الذی انزل فی کتابه "اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا" والصلوٰة والسلام علی رسوله الذی شرفه بخطابه "وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا" ودعا امته إلی جزیل ثوابه فی قوله "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ" وقادهم إلی رفیع جنابه فی قوله "اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ" وبعد فقدقال الله تعالیٰ "مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ" وقال تعالیٰ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى "

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں جس نے اپنی کتاب میں یہ آیت نازل فرمائی ہیں "جو شخص مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کردیا اور اس کے لئے ایسا نور مقرر کردیا جس کے ذریعہ وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے کیا یہ اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جس کا حال یہ ہے کہ وہ اندھیروں میں ہے ان سے نکلنے والا نہیں۔

(سورۂ انعام، آیت:۱۲۲)

اور صلوٰۃ وسلام نازل ہو اللہ تعالیٰ کے اس رسول پر جس کو اپنے خاص اس خطاب سے شرف بخشا "اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے قرآن کی وحی کی۔"

(سورۂ شوریٰ، آیت:۵۲)

اور دعوت دی اپنی امت کو بڑے ثواب کے حصول کی طرف اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے ذریعہ "اے ایمان والو! تم حکم مانو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا، جب وہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندہ کرتی ہے۔

(سورۂ انفال، آیت:۲۴)

اوران کواللہ تعالیٰ کے دربار میں بلند مراتب پر پہنچایاارشاد باری تعالیٰ ہے:یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کولکھ دیااوراپنی رحمت کے ذریعہ ان کی تائید فرمادی۔ (سورۂ مجادلہ آیت:۲۲)

اس کے بعداللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:''جوشخص بھی کوئی نیک کام کرے گاخواہ وہ مردہو یاعورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہوہم اس کو بالطف زندگی دیں گے اوران کےاچھے کاموں کے عوض میں ان کواجر دیں گے۔ (سورۂ نحل آیت:۹۷)

اورارشادباری تعالیٰ ہے:''اورجس شخص نے میری نصیحت سے اعراض کیاسواس کے لئے تنگی کا جینا ہوگااورہم اسے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائیں گے کہ وہ اندھاہوگا۔ (سورۂ طٰہٰ آیت:۱۲۴)

قرآن پاک کی مذکورہ آیات اوراسی طرح دیگر بہت سی آیات مبارکہ سے یہ بات صاف اور واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ آخرت کی زندگی بھی اوراسی طرح دنیا کی ظاہری وباطنی زندگی بھی جس کوصحیح معنی میں زندگی کہا جاسکے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے والوں ہی کوحاصل ہوسکتی ہے یعنی گناہ گاروں کو پرلطف حقیقی زندگی حاصل نہیں ہوسکتی ان کو دنیاوآخرت کی زندگی میں سکون نہیں مل سکتا،مگرافسوس کی بات یہ ہے کہ قرآن وحدیث کےان واضح ارشادات کے باوجودآج ہمارے مسلمان بھائی اس مسئلہ سے بالکل غافل ہیں خاص طور پر دنیوی زندگی کی راحت وسکون کااطاعت الٰہی پر موقوف ہونے کی طرف کبھی دھیان ہی نہیں جاتا،یہی وجہ ہے کہ دنیامیں مصیبتوں پر مصیبتیں آتی ہیں،طرح طرح کی بیماریاں،آفات وبلائیں ہیں مگرکبھی ذہن اس طرف متوجہ نہیں ہوتا کہ یہ گناہوں کی نحوست ہے،گناہ چھوڑنے سے یہ مصیبتیں ٹل جائیں گی،سکون مل جائے گا،نہ کسی کی زبان پر یہ بات آتی ہے کہ گناہوں سے توبہ کرلیں نہ کسی مضمون نگار کے قلم میں جنبش ہوتی ہے کہ یہ سب بداعمالیوں کی پاداش ہے،اگرکسی نے علاج کی طرف توجہ کی بھی توبالکل غلط علاج تجویز کیاجن کی نسبت بے تکلف کہاجاسکتاہے:

گفت ہر دارو کہ ایشاں کردہ اند — آں عمارت نیست ویران کردہ اند
بے خبر بودند از حال دروں — استعیذ باللہ مما یفترون
رنجش از صفرا واز سوداء نبود — بوئے ہر ہیزم پدید آید زدود

ترجمہ: انہوں نے جو بھی دوا دی، اس نے صحت بنانے کی بجائے بگاڑ دی۔

یہ لوگ اندرونی کیفیت سے ناواقف ہیں، ان کے من گھڑت علاج سے اللہ کی پناہ۔

مریض کا مرض صفراء اور سوداء کی وجہ سے نہیں (بلکہ اس کا سبب کچھ اور ہے) دھویں سے ہر لکڑی کی بو ظاہر ہو جاتی ہے۔ امت کی انفرادی واجتماعی روحانی بیماریوں کا علاج جو خلاف شرع طریقہ سے کیا جائے گا اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔

ہر چہ کردند از علاج واز دوا رنج افزوں گشت وحاجت ناروا

از ہلیلہ قبض شد، اطلاق رفت آب آتش را مدد شد ہمچو نفت

سستی دل شد فزوں وخواب کم سوزش چشم ودل پر درد وغم

ترجمہ: انہوں نے جو بھی علاج ودوا کی اس سے تکلیف مزید بڑھی اور مقصد حاصل نہ ہوا، ہلیلہ سے قبض ہو گیا نرمی ختم ہو گیا پانی نے آگ کو بھڑکایا اس سے پانی تارکول کی طرح ہو گیا۔ دل کی سستی بڑھ گئی اور نیند اڑ گئی، آنکھ کی سوزش میں اضافہ ہوا دل درد وغم سے بھر گیا، جو زعماء قوم خدائی نسخہ قرآن وحدیث کی تعلیمات کی پیروی کی بجائے غیروں کے افکار ونظریات سے قوم کی زبوں حالی کا علاج ڈھونڈ رہے ہیں اس کا نتیجہ یہی نکلا۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دواء کی

مگر ناکامی پر ناکامی کے باوجود اپنی رائے پر جمے رہنا اور قرآن وحدیث کے ماہرین علماء وصلحاء کی ہدایات کی پیروی نہ کرنا، اس کی مثال اس اناڑی حکیم کی طرح ہوگی جس نے مریض کو بے موقع دستوں کی دوا دی، اب دست پر دست آرہے ہیں، جب حکیم صاحب کو اطلاع دی گئی کہ مرض بڑھ رہا ہے مریض کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو حکیم صاحب یہی فرما رہے ہیں کہ گندا مادہ ہے نکلنے دو۔ جب بعد میں اطلاع ہوئی کہ وہ مریض تو جان ہی سے ہاتھ دو بیٹھا، آپ نے کیسی دواء تجویز کی؟ تو حکیم صاحب جواب میں فرماتے ہیں کہ اچھا ہوا کہ فاسد مواد نکال کر ہی مرا، اگر گندا مواد نہ نکلتا تو نہ معلوم کیا ہوتا، گویا کہ اب بھی اپنی غلط رائے پر ہی قائم ہیں۔

اس عملی کمزوری کی وجہ اعتقاد ویقین کی کمزوری ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ

وسلم پر ایمان ہے تو قرآن وحدیث میں وارد شدہ ہر حکم اور خبر کو سچا ماننا بھی ضروری ہے یہ نہیں کہ کوئی بات مان لی کوئی نہ مانی۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ یعنی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم قرآن کے بعض حصے پر ایمان لاتے ہو اور کچھ حصے کا انکار کرتے ہو؟

اس لئے سخت ضرورت محسوس ہوئی کہ اس سستی غفلت اور عدم توجہی پر از سر نو تنبیہ کی جائے مرض کے اسباب کا تعین اور اس کا صحیح علاج بتایا جائے تا کہ مرض کے اسباب کا ازالہ اور اس کے علاج کا اہتمام ہو سکے۔

عقلی ونقلی دلائل نیز تجربہ اور مشاہدہ سے یہ بات ثابت اور محقق ہو چکی ہے کہ دور حاضر کی تمام پریشانیوں کا حل اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو چھوڑنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں منحصر ہے، یہی کامیابی کی کنجی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے بارے میں یہ دعویٰ بالکل سچا اور برحق ہے۔

ذات پاکش کاملے پرمایہ آفتابے درمیان سایہ
حاذقش گو کو حکیم حاذقست صادقش داں کو امین وصادقست
درعلاجش سحر مطلق رابہیں درمزاجش قدرت حق رابہیں

ترجمہ: اس کی ذات پاک کامل اور پرہنر ہے۔ وہ اندھیرے میں آفتاب کی مانند ہے چونکہ وہ ماہر ہے لہٰذا اسے حکیم حاذق کہو، چونکہ وہ سچا ہے لہٰذا اسے صادق امین سمجھو، اس کے علاج میں بھرپور جادو دیکھو، اس کے مزاج میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کرو۔

جو شخص آپ کی صحت تشخیص کا اعتقاد کر کے آپ کی تجویز پر عمل کرے گا وہ بے ساختہ کہنے لگے گا۔

مطلع نور حق و دفع حرج یعنی الصبر مفتاح الفرج
اے لقائے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل وقال
ترجمان ہرچہ ما را در دست دست گیر ہرچہ پایش در گلست
مرحبی یا مجتبیٰ یا مرتضیٰ ان تغب جاء القضاء ضاق الفضا
انت مولی القوم من لایشتھی قد روی کلا لئن لم ینتہ

ترجمہ: وہ نور حق کا مطلع اور ہر پریشانی دور کرنے والا ہے، وہ "صبر کشادگی کی کنجی

ہے" کا مصداق ہے، آپ وہ شخصیت ہیں کہ محض آپ کی ملاقات ہی ہر سوال کا جواب ہے کچھ کہے سنے بغیر ہی ہر مشکل حل ہوجاتی ہے، جو کچھ ہمارے دل میں ہے آپؐ اس کے ترجمان ہیں، دلدل میں پھنسے ہوئے ہر شخص کو بچانے والے ہیں۔ مرحبا یا مجتبیٰ یا مرتضیٰ، اگر آپؐ نہ ہوں تو موت آجائے اور فضا تنگ ہوجائے، آپ امت کے سردار ہیں جو آپؐ کو نہیں چاہتا اگر وہ اس حماقت سے باز نہ آیا تو بے شک وہ ہلاک ہوجائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت عقیدت کا تقاضاء یہی ہے کہ آپؐ کی تعلیمات وارشادات کی علتیں سمجھ میں نہ بھی آئے تب بھی دل وجان سے قبول کر کے اس پر عمل پیرا ہو اور زبان حال اور قال سے یہ کہے:

آنکہ از حق یابد اووحی وخطاب — ہرچہ فرماید بود عین صواب
آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست — نائبست اودست اودست خداست
ہم چو اسماعیل پیشش سر بنہ — شادوخنداں پیش تیغش جاں بدہ
تا بماند جانت خنداں تا ابد — ہم چو جان پاک احمد ﷺ یا احد
عاشقاں جام فرح آنکہ کشند — کہ بدست خویش خوباں شاں کشند
آں کسے راکش چنیں شاہے کشد — سوئے تخت وبہتریں جاہے کشد

ترجمہ:

(۱) جس ذات پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی اور ہم کلامی کا شرف حاصل ہو وہ جو کچھ فرماتے ہیں بالکل درست ہوتا ہے۔

(۲) جو جاں بخشی کرتا ہے وہ اگر قتل بھی کردے تو درست ہے وہ اللہ تعالیٰ کا نائب ہے اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے۔

(۳) اسماعیل علیہ السلام کی طرح اس کے سامنے سر جھکادو، اس کی تلوار کے سامنے خوشی خوشی جان دیدو۔

(۴) تا کہ تمہاری روح ہمیشہ ہمیشہ خوش وخرم رہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا کر خوش ہے۔

(۵) عاشق جو خوشی کی شراب کشید کرتے ہیں، وہ اپنے ہاتھ سے کیا خوب پاکیزہ چیز کشید کرتے ہیں۔

(۶) جس شخص کو ایسا بادشاہ کھینچ لے، وہ اسے ضرور تخت اور بہترین جگہ کی طرف لے جائے گا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی محبت اور شفقت سے اپنا مدعیٰ عام لوگوں کے سامنے پیش فرمایا، آگے عمل کرنے والوں کی خوش بختی اور بد بختی ہے، امت میں سے جس نے بھی آپ کی تعلیمات وارشادات پر عمل کیا وہ دائمی فلاح وکامیابی سے ہمکنار ہوا اور جو مسلمان شریعت کی اتباع سے روگردانی کرتا ہے اس کو کبھی نہ کبھی اللہ تعالیٰ دنیوی آفات ومصائب بیماریوں اور پریشانیوں میں مبتلاء فرماتے ہیں تاکہ وہ متنبہ ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گناہوں اور نافرمانیوں سے باز آجائے اور اپنے اعمال کی اصلاح ودرستگی کی فکر کرے تاکہ دنیوی مصائب اخروی راحت کا سبب بن جائے، لیکن جو دولت ایمان ہی سے محروم ہیں (کفار مشرکین یہود ونصاریٰ) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کو دنیوی ناز ونعمت سے نوازتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے استدراج اور ڈھیل ہے۔ یہ بظاہر تو کامیابی ہے لیکن وہ آخرت کی نعمتوں سے ہمیشہ کے لئے محروم کردیئے جاتے ہیں جو بہت ہی خسارہ کی بات ہے۔اسی طرح کفار وفجار جو دنیوی مال واسباب سے مالا مال ہوتے ہیں بظاہر تو خوش نظر آتے ہیں لیکن اندرونی طور پر دلی سکون واطمینان کی لذت وحلاوت سے محروم ہوتے ہیں وہ اندرونی طور پر ہمیشہ پریشان ہی ہوتے ہیں۔کفار کے ان حالات کو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ذکر فرمایا ہے:

قولہ تعالیٰ: "أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَل لَّا يَشْعُرُونَ۔"

ترجمہ: کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو ان کو مال اور بیٹے دیئے جاتے ہیں ان کو فائدہ پہنچانے میں جلدی کر رہے ہیں؟ بلکہ بات یہ ہے کہ وہ شعور نہیں رکھتے۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ۔" [سورۃ التوبۃ،آیت:۵۵]

ترجمہ: سو آپ کو ان کے مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ انہیں دنیا کی زندگی میں ان چیزوں کے ذریعہ عذاب دے اور یہ کہ ان کی جانیں کفر کی حالت میں نکل جائیں۔ (سورۂ توبہ آیت:۵۵)

آیت کا مطلب یہ ہے کہ کفار کو باوجود کفر کے مال اور اولاد کی نعمت کا ملنا آپ کو تعجب میں نہ ڈالیں کیونکہ یہ چیزیں مقبولیت عند اللہ کی دلیل نہیں ہیں۔ لہذا کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ لوگ اللہ کے ہاں مردود ہوتے تو ان کے اموال اور اولاد میں کثرت کیوں ہوتی۔ یہ کثرت ان کے حق میں نعمت نہیں ہے بلکہ بطور استدراج ہے جو ان کے لئے باعث عذاب ہے۔

جب قرآن وحدیث کے دلائل اور تجزیہ ومشاہدہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ کامیابی کا دارومدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے نسخوں پر عمل کرنے میں ہے تو تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ غفلت وسستی بدعملی اور دیگر کوتاہیوں کو چھوڑ دے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے نسخوں پر عمل کر کے دنیا وآخرت کی دائمی کامیابی حاصل کرے۔

ہمارے اس بیان سے نفع نقصان کے پرکھنے کا مختصر طریقہ تو معلوم ہو گیا اس کی پوری تفصیل پوری شریعت کے احکام ہیں پھر بعض دواؤں کے عمل کرنے کو سب سمجھ لیتے ہیں کہ یہ ٹھنڈی ہونے کی وجہ سے فلاں بیماری کو مفید یہ گرم ہونے کی وجہ سے فلاں بیماری کا علاج ہے۔ بعض دواؤں کا اثر تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن مؤثر ہونے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی اور جن دواؤں کا اثر سمجھ میں آتا ہے وہ بھی بعض خود اثر کرتی ہے اور بعض بدن ہی کی کسی قوت پر اثر کرتی ہے وہ بیماری دور کرتی ہے۔ یہی سب قسمیں شریعت کے احکام میں ہیں۔ اس وقت جلدی حصولِ منفعت کی مصلحت سے شریعت کی چند آسان چیزیں (اعمال) اپنے مسلمان بھائیوں کے روحانی علاج کے لئے پیش کر رہا ہوں۔ کیونکہ تمام شریعت کو اگر بالکل مختصر کر کے بیان کیا جائے تو عمل کرنا مشکل ہوگا اور اگر پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے تو یہ چھوٹی سی کتاب اس کے لئے ناکافی ہے۔ اس لئے فی الوقت شریعت کی صرف ان باتوں کو بیان کیا جاتا ہے جن کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا بالکل آسان ہے اور اس کتاب میں یہ باتیں شامل ہیں۔ علم دین، نماز، زکوۃ، قرآن، خوش اخلاقی، خوش معاملگی، حلال کمائی، اسراف اور فضول خرچی سے اجتناب، حکایات اولیاء، دعا وغیرہ۔

ان اجزاء کے اثر اور نفع کو دیکھتے ہوئے اس مجموعہ کا نام ''حیاۃ المسلمین'' تجویز کرتا ہوں اور ان اجزاء میں سے ہر جزء کا نام ''روح'' رکھتا ہوں کیونکہ یہ روحانی زندگی کی بنیاد ہیں اور ہر زندہ کے لئے اثر وخاصیت کے لحاظ سے روحانی غذاء ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

واللّٰہ ولی الهداية وبيده الرعاية والحماية

کتبہ اشرف علی

لغرة جمادی الاخری ۱۳۴۶ھ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روح اوّل

اسلام وایمان

ایمان واسلام دونوں لفظوں کا مطلب تقریباً ایک ہی ہے۔

۱......اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ (سچا) دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی اسلام ہے۔
(سورۂ آل عمران آیت:۱۹)

۲......اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو طلب (اختیار) کرے گا تو وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ وہ آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔
(سورۂ آل عمران آیت:۸۵)

۳...... اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تم میں سے اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے پھر کافر ہونے کی حالت میں مر جائے تو ایسے لوگوں کے (نیک) اعمال دنیا و آخرت میں سب غارت ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ دوزخی ہوتے ہیں اور یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔
(سورۃ البقرہ: آیت:۲۱۷)

فائدہ: مرتد کی سزا

جو شخص مرتد ہو جائے دنیا میں اس کے اعمال غارت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی بیوی نکاح سے نکل جاتی ہے۔ اس کے رشتہ داروں میں کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کو میراث کا حصّہ نہیں ملتا ہے اسی حالت میں مر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جاتی، بلکہ دیگر کفار کی طرح ویسے ہی زمین میں گاڑا جاتا ہے اور آخرت میں ضائع ہونا یہ ہے کہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔

مسئلہ: اگر مرتد دوبارہ مسلمان ہو جائے تو اپنی بیوی کو نکاح میں رکھنے کے لئے دوبارہ نکاح کرنا پڑے گا، بشرطیکہ بیوی بھی اس کے نکاح میں رہنے پر راضی ہو، اگر وہ راضی نہ ہو تو زبردستی نکاح نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے مرتد ہونے کی وجہ سے وہ نکاح سے آزاد ہو چکی ہے۔

اللہ، اس کے رسولوں اور کتابوں اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا حکم

۴...... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور اس کی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے نازل فرمائیں، اور جو شخص منکر ہوا اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا تو وہ گمراہ ہو کر دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے، پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا اور نہ ان کو راہ دکھائے گا۔ (سورۂ نساء، آیت: ۱۳۶، ۱۳۷)

اہل دوزخ و اہل جنت

۵......اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہوئے (یعنی ایمان قبول نہیں کیا) ہم ان کو عنقریب ایک سخت آگ میں داخل کریں گے (اور وہاں ان کی برابر حالت یہ رہے گی کہ) جب ایک دفعہ ان کی کھال (آگ سے) جل چکے گی تو ہم پہلی کھال کی جگہ فوراً دوسری (تازی) کھال پیدا کر دیں گے تاکہ (ہمیشہ) عذاب ہی بھگتتے رہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والے ہیں، اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے بہت جلد ہم ان کو ایسی بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے (مکانوں کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) ان کے لئے ان (بہشتوں) میں صاف ستھری بیبیاں ہوں گی اور ہم ان کو نہایت گنجان سائے میں داخل کریں گے۔ (سورۂ نساء، آیت: ۵۶، ۵۷)

فائدہ: ان آیات مبارکہ میں مسلمانوں کے لئے جنت کی نعمتوں اور کفار کے لئے جہنم کے عذاب کا مختصراً ذکر ہے، ان کے علاوہ بہت سی آیات اور احادیث میں جنت کی طرح طرح کی نعمتوں کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح نافرمانوں کے لئے قسم بقسم کے عذاب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

گذارش: اے مسلمانو! دنیا کی زندگی بہت ہی مختصر ہے اگر اس دنیا میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے میں تھوڑی بہت تکلیف بھی برداشت کر لی تب بھی کوئی بات نہیں کیونکہ یہ زندگی تو گذر ہی

جائے گی اس کے عوض آخرت میں ایسے عیش وچین دیکھو گے کہ یہاں کی سب تکلیفیں بھول جاؤ گے، اگر کسی مال ودولت، عزت ومنصب کی لالچ سے یا کسی تکلیف سے بچنے کے لئے کوئی شخص اسلام سے خدانخواستہ پھر گیا تو مرتے ہی ایسی مصیبت کا سامنا ہوگا کہ دنیا کے سب عیش بھول جائے گا، پھر آخرت کی مصیبت تو دائمی ہوگی اس سے کبھی نجات نہ ہوگی، نہ وہاں کبھی موت آئے گی تو جب یہ معلوم ہوگیا کہ دنیا کی تکالیف عارضی ہیں اور آخرت کی دائمی تو جس انسان میں ذرا بھی عقل ہوگی تو وہ ساری دنیا کی بادشاہی کے عوض میں بھی دینِ اسلام کو نہ چھوڑے گا۔

اے اللہ! ہمارے بھائیوں کو ہدایت عطا فرما اور عقل سلیم عطا فرما۔

روحِ دوم

علم دین کی تحصیل و تعلیم

(یعنی دین کا سیکھنا اور سکھلانا)

۱......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”علم دین کا طلب کرنا (یعنی اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا) ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت، شہری ہو یا دیہاتی، امیر ہو یا غریب دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے اور علم کا یہ مطلب نہیں کہ عربی ہی پڑھے اور پورا مولوی بن جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ شریعت کے احکام سیکھیں، عربی زبان میں لکھی ہوئی کتابیں پڑھ کر ہو یا اردو کی کتابیں (بہشتی زیور، تحفہ خواتین وغیرہ) پڑھ کر ہو یا معتبر علماء دین سے زبانی پوچھ کر یا بزرگوں سے وعظ سن کر اسی طرح جو خواتین خود لکھنا پڑھنا نہ جانتی ہو اور کسی عالم تک پہنچ بھی نہ پاتی ہو وہ اپنے محارم مردوں کے ذریعے مسائل شرعیہ علماء سے پوچھ کر عمل کریں۔

ہزار رکعت سے افضل

۲......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اے ابوذر (یہ ایک صحابی کا نام ہے) اگر تم قرآن کریم کی ایک آیت سیکھ لو یہ تمہارے لئے سو رکعت (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر تم علم کا ایک باب سیکھ لو اس پر عمل ہو سکے یا نہ ہو سکے تو یہ تمہارے حق میں ہزار رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

(ابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث سے علم دین حاصل کرنے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی نیز یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ یہ فضیلت عمل پر موقوف نہیں ہے بلکہ عمل ہو یا نہ ہو دونوں حالتوں میں یہ فضیلت حاصل ہوگی لہذا یہ کہنا کہ جب عمل نہ ہو سکے تو مسائل پوچھنے اور سیکھنے سے کیا فائدہ؟ یہ بات قطعاً غلط ہے، کیونکہ علم سیکھنے میں بھی فائدے ہیں (۱) جب دین کی بات معلوم ہوگئی تو گمراہی سے بچ گیا یہ بھی بڑی

دولت ہے (۲) جب دین کا علم حاصل ہو گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی نہ کبھی تو عمل کی توفیق ہو جائے گی۔ (۳) یہ علم کسی اور کو سکھا دے گا یہ بھی بڑے ثواب کا کام ہے۔

افضل صدقہ

۳......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "دین کا علم سیکھ کر دوسروں کو سکھانا سب سے افضل صدقہ ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دین کی جو بات بھی معلوم ہو جائے اس کو دوسروں کو بھی بتا دیا کریں، اس کا ثواب تمام خیر خیرات سے زیادہ ہے۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی رحمت ہے ذراسی زبان ہلانے میں ہزاروں روپے خیرات کرنے سے بھی زیادہ ثواب مل جاتا ہے۔

اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچانا

٤...... قال اللّٰہ تعالیٰ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔

(سورۃ التحریم، آیت:٦)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔

فائدہ: اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جہنم سے بچانے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے گھر والوں کو دین کی باتیں سکھلاؤ۔ (مستدرک حاکم)

اس سے معلوم ہوا کہ خود دین دار بننے کے ساتھ اپنے بیوی بچوں کو بھی دین دار بنانا اور ان کو دین کی باتیں سکھلانا فرض ہے ورنہ تو انجام دوزخ ہے۔ (یہ سب حدیثیں کتاب الترغیب والترہیب سے لی گئی ہیں)

صدقۂ جاریہ

۵......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "مؤمن کو موت کے بعد بھی جن اعمال صالحہ پر اجر ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) علم دین جو دوسروں کو سکھلایا ہو (۲) اس علم کو پھیلایا ہو (۳) نیک اولاد چھوڑ کر مرا ہو۔

(ابن ماجہ، ج:۲، ص:۳۳)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی میں جن اعمال صالحہ کو انجام دیتا ہے ان پر ثواب ملتا ہے اور مرنے کے ساتھ ہی ثواب ملنا بند ہو جاتا ہے البتہ بعض اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے ان میں سے ایک علم دین ہے جو دوسروں کو سکھلایا ہو یعنی کسی کو پڑھایا ہو یا دینی مسائل بتلائے ہوں اور اس علم کو پھیلایا ہو۔ پھیلانے کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں (۱) دینی کتابیں تصنیف کی ہوں جس سے دوسرے لوگ استفادہ کریں (۲) دینی کتابیں خرید کر وقف کی ہوں یا طالب علموں کو دی ہوں (۳) طلباء علم دین کو کھانا، لباس اور دیگر ضروریات فراہم کی ہوں تو اس کو بھی اشاعتِ دین کا شریک سمجھا جائے گا۔

انہی صدقۂ جاریہ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نیک اولاد چھوڑ کر مرا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اولاد کو دین دار بنایا، حافظ و عالم بنایا، ان کی شریعت کی روشنی میں صحیح تربیت کی، ان میں حلال و حرام کی تمیز پیدا کی اور وہ احکام شرع کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کے حق میں نیک دعائیں بھی کرتی ہو۔

اولاد کے لئے تحفہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”کسی باپ نے اپنے اولاد کو اچھے ادب (یعنی علم دین سکھلانے) سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ (ترمذی و بیہقی)

بچوں کی دینی تربیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جو شخص تین بیٹیوں کی یا تین بہنوں کی پرورش کرے پھر ان کو علم دین سکھلائے اور ان کے ساتھ شفقت اور مہربانی کا معاملہ کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو بے فکر کر دے (یعنی ان کی شادی ہو جائے جس سے وہ پرورش سے مستغنی ہو جائیں) اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت کو واجب کر دے گا، ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر دو لڑکیوں کی پرورش کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو کی بھی یہی فضیلت ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ اگر ایک لڑکی کی پرورش کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک کی بھی یہی فضیلت ہے۔ (شرح السنۃ مشکوۃ)

فائدہ: یہ حدیثیں اسی طرح اور بہت سی حدیثوں میں علم دین سیکھنے اور سکھلانے کا ثواب اور اس

کا فرض اور ضروری ہونا مذکور ہے۔ علم دین سیکھنے اور سکھلانے کا اصل مسئلہ تو وہی ہے کہ آدمی اتنا علم سیکھے کہ جس سے پورا عالم دین بن جائے لیکن ہر شخص کو نہ اتنی ہمت ہے اور نہ اتنی فرصت، اس لئے دین سیکھنے اور سکھلانے کے آسان طریقے بتلاتا ہوں جس سے عام لوگ بھی اس فرض کو ادا کر کے ثواب حاصل کر سکیں۔

تفصیل ان طریقوں کی یہ ہے (۱) اردو خواں حضرات اردو زبان میں جو دین کی معتبر کتابیں دستیاب ہیں مثلاً بہشتی زیور، بہشتی گوہر، تعلیم الدین، قصد السبیل، تبلیغ دین اور تسہیل المواعظ وغیرہ کتابوں کو کسی ماہر استاذ سے سبقاً پڑھ لیں۔ اگر ایسا استاذ میسر نہ ہو سکے یا استاذ کے پاس جا کر پڑھنے کی فرصت نہ ہو تو از خود مطالعہ کرتے رہیں جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہاں نشان لگا کر کسی معتبر عالم سے پوچھ لیا جائے، اس طرح جو علم حاصل ہو وہ مسجد میں یا کسی بیٹھک میں بیٹھ کر دوسروں کو بھی پڑھ کر سنا دیا کریں اور گھر میں آ کر اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی سنایا کریں، اسی طرح جن لوگوں کو مسجد یا بیٹھک میں مسائل سنائے ہیں وہ اپنے گھروں میں آ کر سنائیں۔

(۲) جو لوگ ناخواندہ ہیں وہ چند افراد مل کر کسی عالم کو اپنے ہاں بلوا کر ان مذکورہ بالا کتابیں سن لیا کریں اور مسائل سیکھ لیا کریں ان کے لئے مناسب تنخواہ کا بھی بندوبست کیا جائے کیونکہ جہاں سینکڑوں روپے دنیا کے کاموں میں بے ضرر خرچ کر دیئے جاتے ہیں اگر رقم دین سیکھنے کی خاطر خرچ کر دی جائے تو کوئی بڑی بات نہیں، البتہ یہ بات یاد رہے کہ پڑھنے کے لئے کتاب کا انتخاب کرتے وقت از خود انتخاب کرنے کے بجائے کسی بڑے عالم سے مشورہ کر کے ہی کوئی کتاب تجویز کی جائے۔

(۳) جب بھی کوئی کام پیش آئے اور اس کام کے بارے میں شرعی حکم معلوم نہ ہو کہ شریعت کی روح سے یہ کام جائز ہے یا ناجائز تو اس کو انجام دینے سے پہلے کسی معتبر مفتی سے مسئلہ دریافت کر لیا جائے، اس کے بعد اس کے مطابق عمل کیا جائے اور دوسروں کو بھی یہ مسئلہ بتا دیا جائے اور اگر زبانی پوچھنے کی فرصت نہ ہو تو ڈاک کے ذریعے جواب حاصل کیا جائے، اپنا سوال کسی بڑے کاغذ پر واضح طور پر لکھ کر کسی معتبر دارالافتاء کے پتہ پر روانہ کیا جائے اور جوابی لفافہ بھی بھیجا جائے تا کہ جواب تیار ہونے پر روانہ کرنا آسان ہو۔

(۴) وقت اور فرصت نکال کر علماء کی مجلسوں میں حاضری دیا کریں موقع دیکھ کر شرعی مسائل بھی

معلوم کرلیا کریں، اگر ہمیشہ اتنی فرصت نہ ہو یا قرب وجوار میں ایسا عالم میسر نہ ہو جیسے گاؤں، دیہات میں تو جب کبھی شہر جانا ہو تو ضرور اس عالم کے پاس حاضری دیا کریں وہاں کوئی شرعی مسئلہ یاد آجائے وہ بھی پوچھ لیا جائے۔

(۵) اور اس کا بھی اہتمام کرنا ضروری ہے کہ کبھی مہینے دو مہینے میں کسی عالم کو اپنے گاؤں یا محلہ میں بلا کر وعظ و نصیحت کی مجلس قائم کی جائے جس سے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف پیدا ہوگا تو اس سے دین پر عمل کرنا آسان ہوگا۔

دو باتوں سے پرہیز کریں

یہ دین سیکھنے کے طریقوں کا مختصر بیان تھا ان میں سے ہر طریقہ اپنی جگہ آسان ہے اگر ان طریقوں پر عمل کیا جائے تو بلا محنت دین کی بہت سی باتوں کا علم حاصل ہو جائے گا، البتہ دو باتوں کا خاص خیال رکھا جائے

(۱) کافر اور گمراہ لوگوں کی مجلس اور ان کے جلسہ جلوس میں ہرگز شرکت نہ کریں کیونکہ ان کی مجالس میں شرکت کے بہت سے نقصانات ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ کفر اور گمراہی کی باتیں کان میں پڑنے سے دل میں ظلمت پیدا ہوتی ہے اور بعض دفعہ جوش ایمانی اور حمیت دینی کی وجہ سے ایسی خلاف شرع باتوں پر غصہ آجاتا ہے اور ایسے موقعے پر غصہ کا اظہار کیا جائے تو اس سے فساد برپا ہو جاتا ہے جس سے دنیا کا بھی نقصان ہو جاتا ہے لڑائی جھگڑے میں وقت بھی برباد ہوتا ہے اور روپیہ پیسہ بھی اور بہت سی پریشانیوں کے باعث ہیں اور اگر غصے کا اظہار نہ کیا جائے تو دل ہی دل میں گھٹن اور رنج پیدا ہوتا ہے خواہ مخواہ بیٹھے بٹھلائے غم خریدنے کا کیا فائدہ، اس لئے اہل باطل کی مجلس میں شرکت سے بچنا از حد ضروری ہے۔

(۲) کسی سے خواہ مخواہ بحث ومباحثہ نہ کریں کیونکہ اس میں اکثر وہی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن کا ابھی ذکر ہوا اور اہل باطل کی مجالس میں شرکت اور خواہ مخواہ بحث ومباحثہ کرنے میں ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ کوئی بات کفر یا گمراہی کی ایسی کان میں پڑ جاتی ہے جس سے خود بخود شبہ پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے پاس اتنا علم نہیں جو اس شبہ کو دل سے دور کر سکے، تو ایسا کام کیوں کریں جس سے اتنا بڑا نقصان ہونے کا ڈر ہو اور اگر کوئی خواہ مخواہ بحث چھیڑنے

لگے تو سختی سے کہہ دیا جائے کہ ہم سے ایسی باتیں نہ کریں، اگر واقعی آپ کو پوچھنا ہی ہے تو کسی عالم کے پاس جائیں اس طرح بحث ومباحثہ سے جان چھوٹ جائے گی، اب ہر مسلمان اگر ان باتوں کا خیال رکھے تو دوا اور پرہیز کو جمع کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ دین سلامت رہے گا، کبھی بے دینی کی بیماری نہ ہوگی، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت کی دولت سے نوازے۔ بے دینی، گمراہی اور خلاف شرع رسم ورواج کی پابندی اور جہالت کی وباء سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

روحِ سوم

قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا

۱......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری)

۲......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جا کر کلام اللہ شریف کی دو آیتیں سیکھ لے یہ اس کے حق میں دو اونٹنیوں کے (ملنے) سے زیادہ بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہیں۔ اور ان کی گنتی کے جتنے اونٹ ہوں ان سب سے وہ آیتیں بہتر ہیں۔ (مسلم)

فائدہ: قرآن کریم کی آیت سیکھنے کو اونٹ ملنے سے زیادہ بہتر قرار دینے کی وجہ ظاہر ہے کہ اونٹ تو دنیا ہی میں کام آتے ہیں جبکہ آیتیں دونوں جہاں میں کام آتی ہیں۔ اور حدیث میں اونٹ کا نام مثال کے طور پر لیا گیا ہے کیونکہ اس ارشاد کے پہلے مخاطب عرب تھے اور عرب اونٹوں کو بہت محبوب رکھتے تھے، ورنہ ایک آیت کے مقابلے میں ساری دنیا کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی نے پورا قرآن نہیں پڑھا تھوڑا ہی پڑھا ہو اس کو بھی بڑی نعمت حاصل ہوگئی، لیکن چند آیات یا چند سورتیں یاد کر کے بس کرنے کے بجائے پورا قرآن پڑھنے کی کوشش جاری رکھی جائے۔

مکرم فرشتوں کے مرتبہ پر

۳......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قرآن کریم کو صحیح تلفظ کے ساتھ روانی کے ساتھ پڑھتا ہو اس کا مرتبہ اعمال نامے لکھنے والے مکرم فرشتوں کے برابر ہوگا۔ اور جو شخص روانی کے ساتھ نہ پڑھ پاتا ہو بلکہ اس میں اٹکتا ہو اور اس کو مشکل لگتا ہو اس کو دو ثواب ملیں گے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: تلاوت کے وقت اٹکنے والے دو ثواب کے اس طرح حق دار ہوں گے کہ ایک ثواب تو تلاوت کا دوسرا اس محنت کا کہ اس کی زبان اچھی طرح چلتی نہیں مگر اس کے باوجود تکلیف اٹھا کر

پڑھتا ہے۔ اس حدیث میں اس شخص کے لئے بڑی خوشخبری ہے جس کو قرآن اچھی طرح یاد نہیں ہوتا لیکن ناامید ہو کر تلاوت کو نہیں چھوڑتا کہ جب یاد نہیں ہوتا تو پڑھنے کا فائدہ ہی کیا بلکہ ہمت کر کے محنت برداشت کر کے تلاوت کرتا رہتا ہے، اس کی محنت کی اللہ تعالیٰ قدر فرماتے ہیں اور اس کو دو ثواب ملیں گے۔

اجڑا ہوا گھر

۴......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس سینہ میں قرآن کریم کا کوئی حصہ محفوظ نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے اجڑا ہوا گھر۔ (ترمذی ودارمی)

فائدہ: اس میں تاکید ہے کہ ہر مسلمان کو قرآن کریم کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور یاد ہونا چاہئے، مسلمان کا دل قرآن کریم سے خالی نہیں ہونا چاہئے اگرچہ چند سورتیں ہی ہوں۔

ہر حرف پر دس نیکیاں

۵......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کو ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے (تو اس حساب سے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں) اور میں یوں نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے بلکہ اس میں "الف" ایک حرف "لام" ایک حرف اور "میم" ایک حرف ہے۔ (ترمذی ودارمی)

فائدہ: الٓمٓ ایک مثال پیش کی ہے، اسی طرح جب پڑھنے والے نے الحمد للہ کہا تو اس میں پانچ حروف ہیں لہٰذا اس پر پچاس نیکیاں ملیں گی، اللہ اکبر۔ تلاوت قرآن کی کتنی بڑی فضیلت ہے! تو ایسے شخص پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے جو سستی اور غفلت کی وجہ سے اتنی بڑی فضیلت سے محروم رہے۔

خوبصورت تاج

۶......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا، اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی، جو آفتاب دنیا کے گھروں میں سے کسی گھر میں آجائے (یعنی آفتاب کسی شخص کے گھر کے اندر طلوع ہو جائے اس وقت اس گھر میں جتنی روشنی ہوگی باعمل حافظ قرآن کے والد کو پہنایا جانے والا تاج اس سے زیادہ روشن ہوگا) اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے

جس نے خود یہ کام کیا (یعنی خود قرآن پڑھا اس پر عمل کیا اس کا مرتبہ کتنا بلند ہوگا؟)۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث میں اولاد کو قرآن پڑھانے کی کتنی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے؟ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے اپنی اولاد کو ضرور قرآن پڑھائیں، لڑکوں کو بھی اور لڑکیوں کو بھی، اگر کاروباری مصروفیت یا تنگدستی کی وجہ سے پورا قرآن نہ پڑھا سکے تو جتنا ہو سکے پڑھانا چاہئے، جیسا کہ حدیث نمبر۲ میں معلوم ہوا کہ اگر حفظ نہ کرا سکو تو ناظرہ ہی پڑھاؤ اور اگر حفظ کرانے کی توفیق ہو تو سبحان اللہ کیا ہی کہنا؟ اس کی فضیلت اگلی احادیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

باعمل حافظ قرآن

۷......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس کو زبانی یاد کرے، پھر قرآن نے جن چیزوں کو حلال قرار دیا ہے ان کے حلال ہونے کا اور جن کو حرام قرار دیا ہے ان کے حرام ہونے کا عقیدہ رکھے (اور اس کے مطابق عمل کرے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور اس کے خاندان کے ایسے دس افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی تھی (اس کی سفارش پر ان افراد کی بخشش ہوگی اور جنت مل جائے گی)۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

فائدہ: اس حدیث میں حفظ قرآن کی فضیلت کا بیان ہے کہ حافظ قرآن کی سفارش خاندان کے دس افراد کے حق میں قبول کی جائے گی، ظاہر بات ہے کہ خاندان میں سب سے قریب ترین رشتہ والدین ہی کا ہے اس لئے والدین کے حق میں تو بخشش کی سفارش یقینی ہے، اس لئے اولاد کو حافظ قرآن بنانے کی کس قدر فضیلت ثابت ہے۔

دلوں کی صفائی

۸......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کبھی دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے، جیسے پانی لگنے کی وجہ سے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس چیز سے دلوں کی صفائی ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''موت کو کثرت سے یاد کیا جائے اور قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔'' (بیہقی شعب الایمان)

(مطلب یہ ہے کہ گناہوں کی وجہ سے دل زنگ آلود ہو جاتا ہے اور دل میں قساوت اور اللہ تعالیٰ سے

دوری پیدا ہوجاتی ہے۔اس زنگ کو صاف کرنے کے دو طریقے بیان فرمائے (۱) موت کو کثرت سے یاد کیا جائے (۲) کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ (از مسبل عفا اللہ عنہ)

تلاوت قرآن کی ترغیب

۹......حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف لائے جب ہم قرآن کریم پڑھ رہے تھے، ہم میں دیہاتی لوگ اور عجمی لوگ بھی تھے (یعنی جو قرآن اچھا نہ پڑھ سکتے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ قرآن پڑھتے رہو، تم میں سے ہر شخص اچھا پڑھتا ہے۔ (ابوداؤد، بیہقی، مشکوۃ، ص:۱۹۱)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس کو اللہ تعالیٰ تلاوت کی توفیق عطا فرمائے اس کو دل جمعی کے ساتھ تلاوت کرتے رہنا چاہئے، یہ خیال نہ کرے کہ ہماری زبان صاف نہیں یا ہماری عمر زیادہ ہوگئی، اب اچھا نہ پڑھا جائے گا، ہم کو کیا ثواب ملے گا یا شاید گناہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو تسلی دے دی اور تلاوت جاری رکھنے کا حکم فرمایا (البتہ جو قرآن پڑھنا ہی نہ جانتا ہو اس کو چاہئے کہ کسی حافظ قاری صاحب سے سیکھنے کی کوشش کرے۔ (ابن شائق عفا اللہ عنہ)

تلاوت سننے کی فضیلت

۱۰......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم کی ایک آیت بھی اگر غور سے کان لگا کر سنے تو اس کے لئے ایسی نیکی لکھی جاتی ہے جو بڑھتی ہی چلی جاتی ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تلاوت سننے کی یہ فضیلت بیان فرمائی ہے کہ اس کا ثواب بڑھتا چلا جاتا ہے، لیکن بڑھنے کی حد نہیں بتلائی اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ وہ اس کو بے انتہا عطا فرمائیں گے) اور جو شخص ایک آیت کو پڑھے وہ آیت اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی (جو اس کی نیکی بڑھنے سے بھی زیادہ ہے)۔ (مسند احمد)

فائدہ: اللہ اکبر! قرآن مجید کی تلاوت کس قدر باعث اجر و ثواب ہے، اسی طرح کسی تلاوت کرنے والے کی تلاوت سننا بھی بڑا اجر و ثواب رکھتا ہے جس کا بیان اس حدیث میں ہوا ہے، اس لئے جن لوگوں کو قرآن پڑھنا نہیں آتا ہے تو قرآن سیکھنے کے علاوہ اگر وہ کچھ وقت کسی تلاوت کرنے والے کی تلاوت سن لیں تو وہ بھی ثواب سے مالا مال ہو جائیں گے۔

اللہ کے بندو! یہ تو کوئی مشکل کام نہیں، یہ تو ہر آدمی کر سکتا ہے۔

قرآن کی سفارش

۱۱......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا (اور ان کو بخشوا دے گا)۔ (مسلم)

۱۲......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قران کریم کی تلاوت کرنے والا قیامت کے روز جب اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا تو قرآن کریم اس کے حق میں سفارش کرے گا کہ اے پروردگار اس کو جوڑا پہنا دیجئے، پس اس کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا، قرآن پھر کہے گا کہ اے پروردگار اور زیادہ پہنا دیجئے، پس اس کو عزت کا جوڑا پہنا دیا جائے گا، پھر کہے گا کہ اے پروردگار اس سے خوش اور راضی ہو جا، تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور درجوں پر چڑھتا جا اور ہر ایک آیت کے بدلے میں ایک ایک نیکی بڑھتی جائے گی۔
(ترمذی و ابن خزیمہ و حاکم)

فائدہ: اس پڑھنے اور چڑھنے کی تفصیل ایک اور حدیث میں آئی ہے کہ صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھتا تھا آج اسی طرح پڑھتا ہوا جا اور (جنت کے درجات میں) چڑھتا ہوا چلا جا، جس مقام پر جا کر آیت ختم ہوگی وہاں ہی تیرے رہنے کا گھر ہے، قرآن کریم کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں اس حساب سے حافظِ قرآن کا مرتبہ کتنا بلند ہوگا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

قابل عمل باتیں

مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان حدیثوں میں غور کریں تو قرآن حاصل کرنے اور اولاد کو سکھانے کی کوشش کریں، اگر پورا قرآن پڑھنے یا پڑھانے کی فرصت نہ ہو تو جتنا ہو سکے اتنا ہی یاد کرا لیا جائے، اگر اچھی طرح یاد نہ ہوتا ہو یا تلفظ صحیح نہ ہو پاتا ہو تب بھی تلاوت نہ چھوڑی جائے، بلکہ اسی طرح پڑھنے سے بھی ثواب ملتا ہے، اگر قرآن حفظ کرنے کی ہمت نہ ہو تو ناظرہ ہی پڑھنے پڑھانے کا اہتمام کیا جائے کیونکہ اس کی بھی بڑی فضیلت اوپر مذکور ہوئی ہے۔ اسی طرح اگر پورا قرآن پڑھنے کی ہمت نہ ہوئی یا اب تک فرصت نہ مل سکی تو پورا قرآن پڑھنے والے کے پاس بیٹھ کر سن ہی لیا جائے (یعنی اس کی اجازت سے) یہ بھی موٹی سی بات ہے کہ جو کام جتنا اہم ہوتا ہے اسی کے

مطابق اس کا سامان کرنا بھی ضروری ہے اور اس میں ثواب بھی کام کی اہمیت کے حساب سے ملے گا لہٰذا قرآن پڑھنے پڑھانے کا سامان کرنا بھی ضروری ہوا تو قرآن پڑھنے پڑھانے کا سامان یہی ہے کہ ہر جگہ مسلمان آپس میں مل کر قرآن کے مکاتب قائم کریں، ان میں بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیں، بڑی عمر کے حضرات بھی اپنے کاموں سے کچھ وقت فارغ کر کے تھوڑا تھوڑا قرآن سیکھا کریں اور قرآن پڑھانے کے لئے جو استاذ مقرر ہو ان کو گذارہ کے موافق تنخواہ بھی دی جائے، اسی طرح جو غریب بچے قرآن سیکھنا چاہیں، ان کے لئے مفت تعلیم اور کھانا پینا اور لباس وغیرہ فراہم کیا جائے تاکہ وہ اطمینان کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرسکیں۔ مکتب سے تعلیم حاصل کر کے جب بچے گھر کو لوٹیں وہ اپنے اپنے گھروں میں خواتین کو قرآن سکھلائیں، اس طرح گھر کے تمام افراد قرآن کریم پڑھنے والے بن جائیں گے۔

حقوق القرآن

(۱) قرآن کریم سیکھنے کے بعد ہمیشہ اس کی تلاوت جاری رکھی جائے کیونکہ تلاوت چھوڑنے سے خیر و برکت سے محروم ہونے کے علاوہ قرآن بھول بھی جائے گا (جو کہ بڑا گناہ ہے)

(۲) اگر کسی کو قرآن کا ترجمہ پڑھنے کا شوق ہو تو از خود ترجمہ نہ دیکھے کیونکہ اس میں مطلب سمجھنے میں غلطی کا قوی امکان ہے اس لئے کسی عالم سے سبق کے طور پر پڑھ لے۔

(۳) قرآن کے ادب و احترام کا لحاظ رکھا جائے کہ اس کی طرف پاؤں نہ پھیلائے جائیں اس کی طرف پشت بھی نہ کی جائے۔ اسی طرح اس کے بالکل قریب اونچی جگہ پر نہ بیٹھا جائے، اس کو زمین یا فرش پر نہ رکھا جائے بلکہ تپائی، رحل یا تکیہ وغیرہ پر رکھا جائے۔

(۴) اگر قرآن پھٹ جائے تب بھی اس کی بے حرمتی جائز نہیں بلکہ اس کو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر ایسی پاک جگہ دفن کر دیا جائے جہاں کسی کا پاؤں نہ پڑے یا گہرے سمندر میں ڈال دیا جائے۔

(۵) قرآن کریم کی تلاوت کے وقت یہ دھیان رکھا جائے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے دل میں بڑی روشنی حاصل ہوگی۔

روح چہارم

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

(حلاوت ایمانی)

۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہونگی اس کو ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی، ایک وہ شخص جس کے دل میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ ہو (یعنی جتنی محبت اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو اتنی کسی اور سے نہ ہو) ایک وہ شخص جس کو کسی بندہ سے محض اللہ ہی کے لئے محبت ہو (یعنی کسی دنیوی غرض سے نہ ہو بلکہ محض اس وجہ سے محبت ہو کہ وہ شخص اللہ والا ہے) ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے بچالیا ہو (پہلے سے مسلمان تھا یا کفر سے توبہ کر کے مسلمان ہوا) اس کے بعد کفر کی طرف لوٹنے کو اس قدر ناپسند کرتا ہے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

کمال ایمان کی علامت

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میرے ساتھ اپنے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

(۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میرے ساتھ اپنے اہل وعیال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ رکھے۔ (مسلم) اور بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن ہشام کی روایت بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! بے شک مجھ کو آپ کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ محبت ہے سوائے اپنی جان کے (یعنی اپنی جان کے برابر آپ کی محبت معلوم نہیں ہوتی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں بن سکتے جب تک میرے ساتھ اپنی جان سے زیادہ محبت نہ رکھو گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اب تو آپ اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب معلوم ہوتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر! اب کامل مؤمن بنے ہو۔

فائدہ: اس بات کو آسانی کے ساتھ یوں سمجھ لیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پہلے بھی اپنی جان سے زیادہ تھی لیکن اس وقت غور نہیں کیا تھا بعد میں سوچنے سے معلوم ہوا کہ اگر جان دینے کا موقع آجائے تو یقینی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان بچانے کے لئے ہر مسلمان اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے (اللّٰھم اجعلنا منھم) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت کی خاطر بھی ہر مسلمان جان دینے کے لئے تیار ہے تو عرض کر دیا کہ اب تو آپ جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کیجئے

(۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو کیونکہ تمہیں روزی کا ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے نعمت ہے اور مجھ سے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) محبت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مجھ سے محبت ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف کھانا پینا ملنے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کمالات، احسانات بے شمار ہیں اور احسانات سمجھ میں نہ آئے تو یہ احسان تو بہت ظاہر ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ ہی کھلاتا پلاتا ہے، اسی کو پیشِ نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو۔

معیّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہو گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی؟ (جو اس کا اتنا شوق ہے)

صحابی نے عرض کیا کہ بہت زیادہ نماز روزہ کا سامان تو نہیں کیا، مگر اتنی بات ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (قیامت کے دن) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہوگا اور تجھے میرا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا) ساتھ نصیب ہوگا (اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی محبت بھی نصیب ہوگی) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام لانے کی خوشی کے بعد کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا کہ اس خوشخبری پر خوش ہوئے۔ (بخاری مسلم)

فائدہ: اس روایت میں مسلمانوں کے لئے کتنی بڑی بشارت ہے کہ فرائض و واجبات کی ادائیگی ہو اور حلال وحرام کا لحاظ ہو اس کے علاوہ اگر زیادہ عبادت کا ذخیرہ نہ بھی ہو تب بھی صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے اتنی بڑی دولت مل جائے گی۔ (یہ حدیثیں تخریج احادیث الاحیاء للعراقی میں ہیں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت سے محبت

(۶) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تہجد کی نماز میں) ایک ہی آیت کی تلاوت میں پوری رات گذار دی (یعنی بار بار اس آیت کو دھراتے رہے) "إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ" (سورۃ المائدہ:۱۱۸) یعنی اے پروردگار! اگر آپ ان کو (یعنی میری امت کو) عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کی مغفرت فرمادیں (تو یہ آپ کے نزدیک کچھ مشکل کام نہیں) کیونکہ آپ زبردست حکمت والے ہیں (تو گناہ گاروں کی مغفرت فرما دینا بھی حکمت سے ہوگا)۔ (نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ: شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ اس آیت مبارکہ کا مضمون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے (جو انہوں نے اپنی قوم کے حق میں دعا مانگی تھی) غالباً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی حالت اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کر کے ان کے لئے مغفرت کی درخواست کی ہے۔فقط۔ شیخ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے غالباً کا لفظ احتیاط کے لئے فرمایا ہے ورنہ دوسرا احتمال ہو ہی نہیں سکتا، اب اندازہ لگایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت

سے کتنی محبت تھی کہ پوری رات امت کی خاطر جاگ کر گذار دی ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے اور مغفرت و بخشش کے لئے سفارش فرماتے رہے کون سا مسلمان ایسا ہوگا کہ اتنی بڑی شفقت سن کر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر عاشق نہ ہو جائے۔

جہنم سے بچانے کی فکر

(۷) حضرت ابوہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور تمہاری حالت اس شخص کی سی ہے کہ جیسے کسی شخص نے آگ روشن کی اس میں پروانے گرنے لگے اور وہ ان پروانوں کو ہٹاتا ہے اور ان کو آگ سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے، وہ پروانے نہیں مانتے اور آگ میں گھسے جاتے ہیں۔

اسی طرح میں تمہاری کمر پکڑ پکڑ کر آگ سے ہٹاتا ہوں (یعنی دوزخ میں لے جانے والے اعمال سے روکتا ہوں) اور تم اس میں گھسے جاتے ہو۔ (بخاری)

فائدہ: اس حدیث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کو دوزخ سے بچانے کی کتنی فکر تھی کتنا اہتمام تھا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت سے محبت ہی کی دلیل ہے۔ اگر ہمیں ایسی ذات سے بھی محبت نہ ہو تو اس پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔

شیطان کا سر پر خاک ڈالنا

(۸) حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ (یعنی نویں ذی الحجہ) کی شام اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا کہ حقوق العباد کے علاوہ بقیہ گناہوں کی مغفرت کردی (حقوق العباد کے بارے میں ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا اور عذاب دیئے بغیر مغفرت نہ ہوگی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخواست کی کہ اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو (اس کے حق کے عوض) جنت کی نعمتیں دے کر ظالم کی مغفرت فرما سکتے ہیں، مگر اس شام کو یہ دعا قبول نہیں ہوئی پھر مزدلفہ میں صبح وہی دعا دوبارہ کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوگئی، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا کہ جب ابلیس کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا

قبول کرلی اور میری امت کی مغفرت فرمادی تو خاک لے کر اپنے سر پر ڈالتا تھا اور ہائے وائے کرتا تھا، مجھے شیطان کا اضطراب وبے چینی دیکھ کر ہنسی آ گئی (یہ روایت ابن ماجہ میں ہے اور بیہقی میں بھی اس سے ملتی جلتی روایت ہے)

فائدہ: اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حقوق العباد تلف کرنے کے گناہ سزا کے بغیر ہی معاف ہوجائیں گے بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس دعا کے قبول ہونے سے پہلے دو احتمال تھے، ایک یہ کہ حقوق العباد تلف کرنے کی سزامیں ہمیشہ جہنم میں رہنا پڑے، دوسرا یہ کہ گو جہنم میں ہمیشہ تو نہ رہنا ہو لیکن سزا ضرور ہوگی، اب اس دعا کے قبول ہونے کے بعد دو وعدے ہوگئے، یہ کہ سزا کے بعد کبھی نہ کبھی ضرور نجات ہوگی دوسرا یہ کہ بعض دفعہ سزا کے بغیر بھی اس طور پر نجات ہوگی کہ مظلوم کو نعمتیں دے کر اس سے راضی نامہ دلوایا جائے گا، اب اندازہ لگایئے اس قانون کی منظوری لینے میں اس قدر فکر اور تکلیف برداشت کرنا پڑی، یہ سب کچھ اپنی امت کی خاطر برداشت فرمائی جس ہستی نے امت کی خاطر اتنی تکلیف اٹھائی، کیا ایسے محسن اعظم کے لئے دل میں محبت کا جوش نہیں اٹھتا، ضرور اٹھنا چاہیے۔

دوزخ سے نجات

(۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی وہ آیتیں پڑھیں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی اپنی امت کے لئے دعائیں مذکور ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا یا اللہ! میری امت میری امت! حق تعالیٰ شانہ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ (یوں تو تمہارا پروردگار جانتا ہی ہے) اور ان سے رونے کا سبب دریافت کرو، انہوں نے آ کر پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (امت کی نجات کے سلسلہ میں) جو کچھ فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کیا، تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امین سے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہدو کہ ہم آپ کو اپنی امت کے بارے میں خوش کردیں گے غمگین نہیں کریں گے۔ (مسلم)

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ کی امت میں سے کوئی ایک فرد بھی جہنم

میں جلتا رہے تو آپ کبھی خوش نہ ہوں گے۔ (درمنثور عن الخطیب)

جب اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کا وعدہ فرمایا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا ایک امتی بھی دوزخ میں باقی نہ رہے گا۔ اے مسلمانو! اتنی بڑی دولت وسعادت جس ذات کی برکت سے حاصل ہوئی اگر ان سے محبت نہیں کروگے تو پھر اور کس سے محبت کروگے۔؟

(۱۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ نامی ایک شخص تھا لقب اس کا حمار تھا، شراب نوشی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دفعہ سزا دی، پھر دوبارہ شراب نوشی پر گرفتار کر کے لایا گیا اور اس کو سزا دی گئی۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ کس کثرت سے اس کو سزا دی جاتی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت مت کرو، واللہ! میں جانتا ہوں کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے۔ (یہ روایت ابوداؤد میں ہے)

فائدہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا کتنا عظیم فائدہ ہوا کہ اتنا بڑا گناہ کرنے پر بھی اس پر لعنت بھیجنے سے منع فرمادیا۔

اے مسلمانو! ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عظیم دولت ہے اور دولت بھی مفت کی ہے اس میں نہ محنت ہے نہ مشقت، جب یہ دولت نصیب ہوجائے تو دونوں جہاں کی کامیابی حاصل ہوگئی، اس لئے ہر حال میں اس دولت کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے، اپنی رگ رگ میں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعشق کو سمالینا اور رچالینا چاہیے، ہر حکم کے آگے گردن جھکا دی جائے، ہر سنت پر آنکھیں نچھاور کردی جائیں۔ (یہ تمام حدیثیں مشکوٰۃ شریف سے لی گئیں ایک حدیث درمنثور سے)۔

روحِ پنجم

اعتقادِ تقدیر و عمل توکل

(یعنی تقدیر پر یقین اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا)

کسی کو اللہ تعالیٰ پر توکل اور اعتماد حاصل ہو جائے تو اس کے یہ فوائد ہیں:

(۱) جب بھی کوئی مصیبت اور پریشانی کا واقعہ پیش آئے تو دل مضبوط رہے گا اور یوں ہی سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا، اس کے خلاف نہیں ہو سکتا تھا اور اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس مصیبت کو دفع کر دے گا۔

(۲) جب یہ اعتقاد مضبوط ہو گیا تو اگر پریشانی دور ہونے میں دیر بھی لگ جائے تب بھی پریشان، مایوس اور دل برداشتہ نہ ہوگا۔

(۳) اور تقدیر پر یقین حاصل ہونے کے بعد مصیبت کو دفع کرنے کے لئے کوئی ایسی تدبیر اختیار نہیں کرے گا، جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو بلکہ یوں سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ کے چاہے بغیر تو مصیبت ٹل نہیں سکتی پھر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کا کیا فائدہ!

(۴) نیز تقدیر پر یقین کے بعد یہ شخص تمام تدبیروں کے ساتھ دعا میں بھی مشغول ہوگا، کیونکہ یہی سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے یہ مصیبت ٹل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں، اسی سے عرض کرنے میں نفع کی زیادہ امید ہے۔ پھر دعا میں مشغول ہونے سے اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھ جائے گا جو تمام راحتوں کی جڑ ہے۔

(۵) جب یہ یقین حاصل ہوگا کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے کوئی کسی مقصد میں کامیابی کو اپنی تدبیر یا سمجھ کا نتیجہ سمجھ کر فخر و غرور میں مبتلاء نہ ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ ہر یقین رکھنے والا کامیابی میں شکر کرے گا اور ناکامی میں صبر کرے گا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں بیان فرمایا ہے: "لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ الآیہ (سورۃ الحدید)

باقی تقدیر پر یقین کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تقدیر کا بہانہ کر کے شریعت کے موافق ضروری تدبیر ہی کو چھوڑ دے، بلکہ تقدیر پر یقین کرنے والے کو چاہئے کہ تدبیر بھی ضرور اختیار کرے البتہ یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس تدبیر میں اثر ڈالنے والا ہے۔ اگرچہ کمزور تدبیر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس میں بھی اثر ڈال سکتا ہے، اس لئے کبھی ہمت نہ ہارے کہ یہ کام تو میرے بس کا نہیں، کیونکہ حدیث میں کم ہمتی کی مذمت آئی ہے۔ چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمہ کا فیصلہ فرمایا تو ہارنے والے نے کہا "حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" (مطلب یہ ہے کہ اللہ کی مرضی سے میری قسمت) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کم ہمتی کو ناپسند فرماتے ہیں لیکن ہوشیاری سے کام لو (یعنی کوشش اور تدبیر میں کمی مت کرو) پھر جب کوئی کام تمہارے قابو سے باہر ہو جائے اس وقت کہو "حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" (ابوداؤد)

یہ مضمون تو درمیان میں توکل کے فوائد بتانے اور غلطیوں سے بچانے کے لئے ذکر کیا گیا تھا۔ اب اس موضوع سے متعلق احادیث لکھی جاتی ہیں۔

تقدیر پر ایمان

۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک تقدیر پر ایمان نہ لائے اچھی ہو یا بری، یہاں تک کہ یقین کر لے جو بات واقع ہونے والی ہے وہ کبھی ہٹنے والی نہیں اور جو بات اس سے ہٹنے والی تھی وہ اس پر کبھی واقع نہیں ہو سکتی۔ (ترمذی)

چند نصیحتیں

۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ارے لڑکے! میں تمہیں چند باتوں کی تعلیم کرتا ہوں (ان پر عمل کرو) (۱) تم اللہ تعالیٰ (کی اطاعت) کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیں گے (یعنی تمہاری جان، مال، اہل وعیال اور تمہارے دین ودنیا کی حفاظت فرمائیں گے) (۲) اور تقویٰ کو لازم پکڑو تو اللہ تعالیٰ (کی مدد) کو اپنے ساتھ پاؤ گے (۳) اور جب تمہیں کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو اور جب تمہیں مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تمام

لوگ اس بات پر متفق ہوجائیں کہ تمہیں کسی بات سے نفع پہنچائیں وہ ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے مگر صرف اس بات کا جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری تقدیر میں لکھ دی ہے اور اگر تمام لوگ متفق ہوکر تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اس چیز کا جو اللہ نے تمہارے لئے تقدیر میں لکھ دی ہے۔ (ترمذی)

پانچ چیزوں سے فراغت

۳......حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کو پانچ چیزوں سے فراغت فرمادی (۱) اس کی عمر سے (۲) اس کے رزق سے (۳) اس کے عمل سے (۴) اور اس کے دفن ہونے کی جگہ سے (۵) اور یہ کہ انجام کے لحاظ سے نیک بخت ہوگا یا بدبخت۔

(مسند احمد، بزار، معجم کبیر و اوسط)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ انسان کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ پانچ باتوں کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ اس انسان کو کل کتنی عمر ملے گی، کتنا رزق ملے گا، کیسے کیسے اعمال انجام دے گا، کہاں اس کی موت واقع ہوگی، زمین کے کس حصے میں یہ دفن ہوگا اور موت کے وقت یہ نیک، سعید، خوش بخت ہوکر مرے گا یا فاسق و فاجر، کافر، بدبخت ہوکر مرے گا۔ اس لئے ہر انسان کو اپنے انجام سے ڈرتے رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرکے اعمال صالحہ اختیار کرنے چاہئیں۔ (از تسہیل کنندہ)

تقدیر پر اعتماد

۴......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسی چیز کے حاصل کرنے کی کوشش مت کرو جس کے متعلق یہ خیال ہو کہ میں اس کو ضرور حاصل کرلوں گا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے مقدر نہ فرمایا ہو اور جو مصیبت مقدر بن چکی ہو اس کے متعلق یہ خیال مت کرو کہ مقدر ہونے کے باوجود میرے ٹالنے سے یہ مصیبت ٹل جائے گی۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ دونوں گمان غلط ہے، کیونکہ جو چیز مقدر میں نہیں انسان اس کو حاصل کرنے کے لئے کتنی ہی کوشش کرے وہ حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور جو تقدیر الٰہی میں مصیبت آچکی ہے۔ اب وہ انسان کی کوشش سے ٹل نہیں سکتی اس لئے ٹالنے کی کوشش کرنا بے کار ہے۔

۵......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اپنے فائدہ کی چیز کو کوشش سے حاصل کرو، اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگو اور ہمت سے کام لو اور اگر کوئی مصیبت آپڑے تو اس کے متعلق یوں مت کہو کہ اگر میں یوں کرتا تو ایسا ہو جاتا (یعنی یہ تدبیر اختیار کر لیتا تو یہ مصیبت نہ آتی) بلکہ (ایسے وقت میں) یوں کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر تھا، جو اللہ کو منظور ہوا وہی کیا۔ (مسلم)

نوٹ: یہاں تک کی حدیثیں ''جمع الفوائد'' سے نقل کی گئی ہیں، ان حدیثوں میں زیادہ تقدیر کا بیان تھا آگے وہ آیتیں اور حدیثیں آئیں گی جن میں زیادہ توکل کا اور کچھ کچھ تقدیر کا بیان ہے۔

توکل کا حکم

۶......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> پھر (مشورہ لینے کے بعد) جب آپ کی رائے (ایک جانب) پختہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر اعتماد کر کے اس کام کو کر ڈالو، بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔ (سورۂ آل عمران:۱۵۹)

فائدہ: اس سے بڑی دولت اور کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہے اور جس شخص سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے اس کی کامیابی یقینی ہے۔ نیز اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ توکل کے ساتھ ساتھ کوئی تدبیر بھی اختیار کرنے کا حکم ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابۂ کرام سے مشورہ کا حکم فرمایا یہ تدبیر ہی کے لئے ہوتا ہے۔ البتہ تدبیر پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ اس سے ضرور کام بن جائے گا بلکہ تدبیر اختیار کر کے بھی بھروسہ اللہ تعالیٰ ہی پر ہونا چاہئے۔

اللہ کافی ہے

۷......اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کے توکل کی تعریف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسے مخلص لوگ ہیں کہ (بعض) لوگوں نے جب ان سے آکر کہا کہ کفار مکہ نے تمہارے (مقابلہ کے) لئے (بڑا) سامان جمع کیا ہے سو تم کو ان سے ڈرنا چاہئے، تو اس خبر نے ان کے (جوش ایمان) کو اور زیادہ کر دیا اور (نہایت اعتماد و استقلال سے یہ) کہہ (کر بات کو ختم کر) دیا کہ (تمام مہمات میں) اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے وہ اللہ کی نعمت اور فضل لے کر (اس غزوہ سے)

واپس ہوئے ان کو کچھ بھی تکلیف نہیں پہنچی، وہ لوگ (اس واقعہ میں) رضاءِ حق کے تابع رہے (اسی کی بدولت ہر طرح کی نعمتوں سے سرفراز ہوئے) اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔ (سورۂ آل عمران:۱۷۲،۱۷۴)

فائدہ: ان آیتوں میں غزوہ بدر صغریٰ کی طرف اشارہ ہے جس میں صحابۂ کرام کو دنیا اور دین دونوں کا فائدہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ یہ دونوں دولتیں توکل کی بدولت ملی ہیں۔

قضاءِ الٰہی پر راضی رہنا

۸......اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

(اے نبی) آپ فرما دیجئے اس کے علاوہ ہمیں تکلیف نہ پہنچے گی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے، وہ ہمارا مالک ہے (پس مالک حقیقی جو تجویز کرے بندہ کو اس پر راضی رہنا واجب ہے) اور ایمان والے اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کریں (دوسری بات یہ) فرما دیجئے کہ (ہمارے لئے جس طرح اچھی حالت بہتر ہے ایسے ہی سختی اور تنگی کی حالت بھی انجام کے اعتبار سے بہتر ہے، کیونکہ مصائب پر صبر کرنے سے درجات بلند ہوتے ہیں اور گناہ معاف ہوتے ہیں پس) تم تو ہمارے حق میں دو بہتریوں میں سے ایک بہتری ہی کے منتظر رہتے ہو۔ (سورۂ توبہ:۵۱،۵۲)

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ جس کا اللہ تعالیٰ پر توکل ہو اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جائے یا بیماری وغیرہ میں مبتلاء ہو جائے تو اس سے اس کو پریشانی لاحق نہیں ہوتی، بلکہ اس کو اپنے حق میں تقدیر الٰہی سمجھ کر صبر کرتا ہے اور صبر کے بدلہ کی امید رکھتا ہے، اگر دنیا میں اس کا ظہور بھی نہ ہو تو آخرت میں ضرور ہوگا جو ہمارا اصلی گھر ہے اور وہی بھلائی ہمیشہ کام آنے والی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کو توکل کا حکم

۹......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر توکل کرو اگر تم اطاعت کرنے والے ہو، انہوں نے (جواب میں) عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا (اس کے بعد قوم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ) اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالم لوگوں کا (یعنی فرعون اور اس کی قوم کا) تختۂ مشق نہ بنا

اور ہم کو اپنی رحمت کے صدقہ ان کافر لوگوں سے نجات دے (یعنی جب تک ہم پر ان کی حکومت مقدر ہے یہ ہم پر ظلم نہ کرنے پائے۔ (سورۂ یونس:۸۴،۸۶)

فائدہ: اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ توکل کے ساتھ ساتھ دعاء کا بھی التزام کیا جائے، کام بنانے اور مصائب سے بچنے میں بہت ہی مفید ہے۔

۱۰.....اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے کام بنانے کے لئے کافی ہے (یہ کام بنانا عام ہے، ظاہر میں کام بنا ہو مقصد کا حصول نظر آئے اور دلی سکون بھی حاصل ہو یا صرف باطن میں کام بنا کہ محض دلی سکون حاصل ہو جائے، دل مطمئن رہے)

فائدہ: دیکھئے! توکل پر اللہ تعالیٰ نے کیسا عجیب وعدہ فرمایا ہے، باطن کی اصلاح اس وقت تو معلوم نہیں لیکن بہت جلد سمجھ میں آجاتی ہے۔

سعادت اور شقاوت

۱۱.....حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی سعادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس کے لئے مقدر فرمایا اس پر راضی رہے اور آدمی کی شقاوت اور بدبختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر مانگنا چھوڑ دے اور یہ بھی بدبختی اور محرومی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس کے لئے مقرر فرمایا اس سے ناراض ہو۔ (احمد و ترمذی)

توکل کی ہدایت

۱۲.....حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے دل کے لئے ہر جنگل میں ایک شاخ اور ایک گوشہ ہے (یعنی انسان کے دل اور اس کی جبلت میں رزق کے اسباب اور ذرائع اور اس کے حصول کے تعلق سے طرح طرح کی فکریں اور غم ہیں) پس جس شخص نے اپنے دل کو ان شاخوں اور گوشوں کی طرف متوجہ رکھا (یعنی اس نے اپنے دل کو ان تفکرات اور غموں میں مشغول اور منہمک رکھا اور پراگندہ خاطری کا شکار رہا) تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں وہ کسی میدان میں ہلاک ہو جائے (یعنی جب وہ شخص اللہ پر توکل اور اعتماد سے

بے پرواہ ہوکر ساری توجہ اپنی ذات وتدبیر وسعی اور تگ و دو میں مشغول رکھتا ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کو کیا پرواہ کہ وہ کس طرح ہلاکت اور تباہی میں مبتلا ہوتا ہے کس حالت میں اس کو موت آ دبوچتی ہے) اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر اعتماد وتوکل کیا (اور اپنا تمام کام اللہ تعالیٰ کے ہی سپرد کر رکھا) تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کی درستی کے لئے کافی ہو جاتا ہے (یعنی اس کو پریشانی کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ کی مدد ورحمت شامل حال رہتی ہے)۔ (ابن ماجہ)

بے حساب رزق کا انتظام

۱۳...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص (اپنے دل سے) اللہ تعالیٰ کا ہو کر رہے اللہ تعالیٰ اس کی سب ضروریات کی کفالت فرماتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کا ہو کر رہے (یعنی ہر وقت دنیا کے مال واسباب جمع کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا ہی کے حوالہ کر دیتا ہے۔“ (طبرانی، ترغیب وترہیب)

توکل کے ساتھ اسباب اختیار کرنا

۱۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی (بدوی) کو فرمایا کہ اونٹ کو باندھ پھر توکل کر۔ (رواہ الترمذی)

فائدہ: توکل میں تدبیر کی ممانعت نہیں، ہاتھ سے تدبیر اختیار کرے اور دل سے اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرے، صرف اس تدبیر پر بھروسہ نہ کرے جو ہاتھ سے اختیار کیا۔

جھاڑ پھونک

۱۵...... ابوخزامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دوا اور جھاڑ پھونک کیا تقدیر کو ٹال دیتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی تقدیر ہی میں داخل ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

فائدہ: یعنی یہ بھی تقدیر میں لکھا ہوا ہے کہ فلاں دواء یا جھاڑ پھونک سے فائدہ ہو جائے گا اور فلاں سے فائدہ نہیں ہوگا۔ (یہ حدیث تخریج عراقی میں ہے)

مسلمانو! ان آیات واحادیث سے سبق حاصل کرو، کیسے ہی ناموافق حالات پیش آئیں،

مصائب بیماریاں دشمنی فقروافلاس وغیرہ تو اس میں دل تنگ نہیں ہونا چاہئے، بلکہ ثابت قدم رہا جائے اور ہمت وحوصلہ سے کام لیا جائے۔ دین پر مضبوطی سے عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی، چند روزہ مشکلات کے بعد اللہ تعالیٰ صبر اور توکل کی برکت سے پھر راحت وسکون اور کشادگی پیدا فرمادیں گے۔ (کتبہ اشرف علی تھانہ بھون)

روحِ ششم

اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا

یعنی جس چیز کی ضرورت ہو خواہ وہ دنیا کا کام ہو یا دین کا، خواہ وہ اپنی کوشش سے حاصل ہو اور خواہ اپنی کوشش اور قابو سے باہر ہو، سب کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے، البتہ اتنا خیال رکھنا ضروری ہے کہ وہ گناہ کا کام نہ ہو کیونکہ گناہ کے کام کے لئے دعا مانگنا جائز نہیں، اس میں ساری باتیں آ گئیں (۱) جیسے کوئی کھیتی باڑی کرتا ہے (۲) یا تجارت کرتا ہے تو اس کے لئے محنت بھی کرنی چاہئے اور سامان بھی جمع کرنا چاہئے، اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگنی چاہیئے کہ یا اللہ اس میں برکت نازل فرما اور نقصان سے بچا (۳) یا کوئی دشمن ستائے چاہے دین کا دشمن ہو یا دنیا کا، تو اس سے بچنے کی تدبیر بھی کرنی چاہئے، چاہے وہ تدبیر اپنے اختیار میں ہو یا حکومت سے مدد لینی پڑے، تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگے کہ اے اللہ! اس دشمن کو مغلوب فرما دے (۴) اسی طرح اگر کوئی بیماری لاحق ہو تو علاج معالجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگتا رہے کہ اے اللہ! اس بیماری کو دور فرما دے (۵) یا اپنے پاس کچھ مال ہے تو اس کی حفاظت کا انتظام بھی کرنا چاہیئے جیسے کہ کسی محفوظ مکان میں تالا لگا کر رکھنا یا اپنے گھر والوں اور نوکروں کے ذریعہ سے اس پر پہرہ دلوانا، اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگنا چاہیئے کہ اے اللہ! اس کی چوروں، ڈاکوؤں سے حفاظت فرما (۶) یا مثلاً کسی پر مقدمہ قائم کر رکھا یا اس پر کسی نے مقدمہ کر دیا تو مقدمہ کی پیروی بھی کرنی چاہئے۔ وکیل اور گواہوں کا انتظام بھی کیا جائے، اس کے ساتھ دعاؤں کا بھی اہتمام ہونا چاہیئے۔ اے اللہ! اس مقدمہ میں مجھے کامیابی نصیب فرما، ظالم کے شر سے میری حفاظت فرما (۷) یا قرآن کریم کی تعلیم یا دیگر علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کر رہا ہو اس کے لئے جی لگا کر محنت کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! اس کو میرے لئے آسان فرما دے اور میرے ذہن میں بٹھا دے، (۸) یا نماز، روزہ وغیرہ شروع کیا ہے یا بزرگوں کے بتائے ہوئے وظائف ادا کرنا شروع کیے اور نوافل اذکار وغیرہ عبادتوں میں لگ گیا تو سستی اور نفس کے حیلے بہانے کا مقابلہ کر کے ہمت کے ساتھ اس کو نبھانا چاہیئے، اس کے ساتھ دعا کا بھی اہتمام

ہونا چاہئیے کہ اے اللہ! میری مدد فرما اور ہمیشہ ان عبادتوں کو انجام دینے کی توفیق دے اور اس کو قبول فرما۔

یہ نمونے کے طور پر چند مثالیں لکھ دی ہیں، ہر کام اور مصیبت میں جو تدبیر اپنے اختیار میں ہے وہ بھی کرے اور تمام تدبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے خوب عاجزی اور توجہ کے ساتھ دعا بھی کرتا رہے۔ اور جس کام کی تدبیر اپنے اختیار میں نہیں اس کے حصول کے لئے تو تمام تر کوشش دعا ہی میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ جیسے بارش کا ہونا، اولاد کا زندہ رہنا یا لاعلاج بیماری سے شفاء یاب ہونا، نفس اور شیطان کے بہکاؤ سے محفوظ رہنا، اسی طرح وبا اور طاعون جیسی بیماریوں سے محفوظ رہنا، یا ظالم کے قابو میں آجانے کے بعد اس کے شر سے بچنا، ان کاموں کا بنانے والا تو اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ ہی کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے، اس لئے ان کاموں میں تدبیر کی جگہ بھی دعاء ہی ہے، غرضیکہ جن کاموں میں تدبیر چل سکتی ہے اس میں تو دعا اور تدبیر دونوں کو اختیار کیا جائے اور جو اختیار میں نہیں اس میں زیادہ دعا مانگنی چاہیے حتی کہ تدبیر کی جگہ بھی دعا ہی کرتے رہنا چاہیے۔

تنبیہ: دعاء صرف اس چیز کا نام نہیں کہ دو چار باتیں یاد کرلیں نمازوں کے بعد صرف زبان سے رٹے رٹائے الفاظ دہرالئے، اس کو دعا نہیں کہتے یہ تو محض دعا کی نقل ہے دعا تو درحقیقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنی درخواست پیش کرنے کا نام ہے۔

دعا کے آداب

اگر دربار الٰہی کے پورے آداب کا لحاظ نہ ہو سکے تو کم از کم دعا اس طرح تو مانگنی چاہئیے جس طرح حاکم کے یہاں درخواست دیتے ہیں کہ درخواست دیتے وقت آنکھیں بھی اس طرف لگی ہوتی ہیں، دل بھی ہمہ تن ادھر ہی ہوتا ہے، صورت بھی عاجزوں کی بناتے ہیں، اگر زبانی کچھ عرض کرنا ہوتا ہے تو کیسے ادب سے گفتگو کرتے ہیں اور اپنی عرض منظور ہونے کے لئے پورا زور لگاتے ہیں اور اس کا یقین دلانے کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہم کو آپ سے پوری امید ہے ہماری درخواست پر پوری توجہ فرمائی جائے گی، پھر درخواست قبول نہ ہو حاکم درخواست دینے والے سے کہہ دے کہ افسوس تمہاری مرضی کے مطابق فیصلہ نہ ہو سکا تو یہ شخص شکوہ شکایت کی بجائے یہی کہتا ہے کہ مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں کہ شاید قانون میں اس کی گنجائش نہیں۔ یا میری پیروی میں کوئی کمی رہ گئی تھی، بہر حال مجھے آپ سے ناامیدی نہیں۔ پھر عرض کرتا رہوں گا اصل بات تو یہ

ہے کہ مجھے تو جناب والا کی مہربانی کام سے زیادہ عزیز ہے، کیونکہ کام تو خاص وقت اور محدود مدت کی چیز ہے، آپ کی مہربانی تو عمر بھر کی لامحدود درجے کی دولت اور نعمت ہے۔

ارے مسلمانو! ذرا سوچو! ہماری دعا کی کیا کیفیت ہوتی ہے کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کی رعایت کر کے دعا مانگتے ہیں، دعا مانگنے کے بعد اگر قبولیت کے آثار ظاہر نہ ہو تو اس وقت کیا برتاؤ کرتے ہیں؟ اگر اتنی عاجزی اور انکساری کے ساتھ نہ دعا مانگتے ہیں اور نہ ہی قبولیت ظاہر نہ ہونے کی صورت میں پر امید ہو کر دوبارہ دعا مانگتے ہیں تو آپ ہی انصاف سے بتائیں ہماری دعا اس کے مستحق ہے کہ اس کو دعا و درخواست کہا جائے؟

دعا کے لئے کوئی وقت مخصوص نہیں

انسان کو غور کرنا چاہئے کہ دعاء کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنی رعایت ہے کہ دعاء کرنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں، جس وقت جی میں آئے دعاء مانگی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے ضروری نہیں کہ نمازوں کے بعد ہی دعاء مانگی جائے اگرچہ اس وقت دوسرے اوقات کے مقابلے میں قبولیت کی زیادہ امید ہے۔ تاہم کوئی حاجت یاد آئے تو اس کا انتظار نہ کیا جائے کہ نماز کے وقت ہی دعاء کروں گا، بلکہ جس وقت بھی کوئی حاجت یاد آگئی فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر دل سے دعاء مانگ لی جائے۔ مذکورہ باتوں کو مدنظر رکھ کر دعا کی جائے، تو ضرور قبول ہوگی۔

قبولیت دعا کا مطلب

قبولیت دعاء کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے فوراً مل جائے، بلکہ کبھی تو وہی چیز مل جاتی ہے جیسے کوئی آخرت کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگے کیونکہ وہ تو بندہ کے حق میں بھلائی ہی بھلائی ہے، البتہ اس میں ایمان واطاعت شرط ہے، کیونکہ وہاں کی چیز قانوناً مؤمن ہی کو مل سکتی ہے اور کبھی بعینہ جو چیز مانگے وہ نہیں، جیسے کوئی دنیا کی چیز کے لئے دعا مانگی جائے اب دنیا کی چیزیں بندے کے لئے کبھی اچھی ہوتی ہیں اور کبھی بری اب مانگی ہوئی چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بندے کے حق میں بہتر ہو تو مل جاتی ہے ورنہ نہیں جیسا کہ کوئی بیٹا اپنے باپ سے پیسے مانگتا ہے تو باپ کبھی مناسب سمجھ کر دیتا ہے اور کبھی نقصان دہ سمجھتا ہے مثلاً بچہ اس سے کوئی ایسی چیز خریدے جو اس کی صحت کے لئے نقصان دہ ہے تو پیسہ اپنے پاس ہوتے ہوئے بھی نہیں دیتا ہے۔ لہٰذا دعا قبول ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مانگی ہوئی چیز ضرور مل جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ

دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی توجہ بندے کی طرف ہوجاتی ہے اگر مانگی ہوئی چیز کسی مصلحت سے نہ ملے تو تب بھی بندے کے دل میں تسلی اور قوت پیدا ہوجاتی ہے۔ پریشانی اور کم ہمتی ختم ہوجاتی ہے۔ حق تعالیٰ کی یہی توجہ دعا کی قبولیت کا یقینی درجہ ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر دعا گو بندے کے لئے ہوا ہے اور حاجت کو پورا فرمادینا یہ قبولیت دعا کا دوسرا درجہ ہے جس کا وعدہ مشروط ہے، بندے کی مصلحت کے ساتھ حق تعالیٰ کی توجہ کا حاصل ہونا یہ وہ دولت ہے جس کے سامنے دنیا کی دولت ہیچ ہے۔ یہی توجہ خاص بندہ کی اصل پونجی ہے جس سے دنیا میں بھی اس کو حقیقی اور دائمی راحت نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں بھی لامحدود اور ابدی نعمت وحلاوت نصیب ہوگی، جب دعا کا لازمی نتیجہ حق تعالیٰ کی توجہ کا حاصل ہونا ہے اس ثمرے کے حاصل ہوتے ہوئے دعا کرنے والے کو خسارہ اور محرومی کا اندیشہ کرنے کی کب گنجائش ہوسکتی ہے؟ اس لئے اللہ تعالیٰ پر کامل اعتماد کے ساتھ دعاء کرتے رہنا چاہئے، اب دوچار حدیثیں دعا کی فضیلت اور آداب کے متعلق لکھتا ہوں۔

ہر دعا قبول ہوتی ہے

۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ کسی گناہ کے کام کے لئے یا رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کے متعلق دعا نہ کی جائے، اسی طرح دعا کے متعلق جلدی نہ مچائے، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! جلدی مچانے کا کیا مطلب ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ جلدی مچانا یہ ہے کہ یوں کہنے لگے کہ بار بار دعاء کرنے کے باوجود دعاء قبول ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی حتیٰ کہ دعا مانگنے سے تھک جائے اور دعاء مانگنا ہی چھوڑ دے۔ (مسلم)

فائدہ: اس حدیث میں اس بات کی تاکید ہے کہ دعا ظاہری طور پر قبول نہ بھی ہو تب بھی دعا مانگتے رہنا چاہئے، کبھی بھی اس سے تنگ ہوکر دعا کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔

۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز قدر کی نہیں۔ (ترمذی وابن ماجہ)

دعا آفات کو دور کرتی ہے

۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

دعا آئی ہوئی آفات اور مصائب کو دور کرتی ہے اور آئندہ آنے والے مصائب سے بچاتی ہے، اس لئے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑ لو۔ (ترمذی واحمد)

اللہ تعالیٰ کا غصہ کرنا

۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ فرماتے ہیں (یعنی اس سے ناراض ہوتے ہیں)۔ (ترمذی)

فائدہ: لیکن جو اللہ تعالیٰ کی طرف ہر وقت متوجہ رہے ذکر و تلاوت میں ایسا مشغول رہے کہ اس کو دعا کی فرصت ہی نہیں وہ اس وعید میں داخل نہیں۔

دعا میں جزم و یقین کا حکم ہے

۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں دعا کرو کہ قبولیت کا مکمل یقین رکھو، نیز جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتے۔ (ترمذی)

فائدہ: تو معلوم ہوا کہ دعا خوب توجہ اور یقین کے ساتھ کرنا چاہئے یعنی یہ یقین کرنا کہ دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی توجہ خاص جس کا وعدہ ہے وہ تو یقیناً حاصل ہوگی، اس کے علاوہ خاص مطلوب چیز کے ملنے کی بھی امید ہے۔ قبولیت کا ایک اور درجہ بھی ہے جس کا تذکرہ اگلی حدیث میں موجود ہے۔

کثرت دعا کا حکم

۶..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مؤمن بندہ دعاء کرتا ہے جس میں کوئی گناہ کی بات نہ ہو، نہ قطع رحمی ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز اس کو ضرور عطا ہوتی ہے۔ (۱) اس نے جو چیز مانگی ہے وہی چیز اس کو ہاتھ کے ہاتھ عطا فرمادی جاتی ہے (۲) یا دعا کے نتیجہ میں اس پر آنے والی بلا و مصیبت کو روک دیا جاتا ہے (۳) یا اس دعا کو اس کے لئے ذخیرۂ آخرت بنادیا جاتا ہے، صحابۂ کرام نے (یہ ارشاد سن کر) عرض کیا جب بات ایسی ہے تو ہم خوب کثرت سے دعاء کریں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ

(عطا کرنے کی) کثرت ہے۔ (احمد)

حاصل یہ ہے کہ کوئی بھی دعا خالی نہیں جاتی بلکہ ضرور کوئی نہ کوئی ثمرہ اس کو حاصل ہوتا ہے۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ سے مانگنا

۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں مانگنا چاہئیے اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے وہ بھی اسی سے مانگے۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہوئے یہ خیال نہ کرے کہ ایسی حقیر چیز اتنی بڑی ذات سے کیا مانگیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تو بڑی چیز بھی چھوٹی ہے۔ (محمد اشرف علی عفی عنہ)

روح ہفتم

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا

نیک لوگوں کے پاس اس نیت سے بیٹھنا چاہیئے تا کہ ان سے اچھی باتیں سنیں اور ان سے اچھی عادات اور اخلاق سیکھیں، اسی طرح جو نیک لوگ دنیا سے گذر گئے ان کے اچھے حالات کی بھی پیروی کرنا چاہیئے۔اب اگرچہ ان کی مجلس میسر نہیں ہے لیکن ان کے حالات جن کتابوں میں موجود ہیں ان کو خود پڑھ کر یا کسی سے پڑھوا کر معلوم کرنا ایسا ہی ہے جیسے گویا کہ خود ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان سے باتیں سن لیں یا ان سے اچھی خصلتیں سیکھ لیں۔

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے کے فائدے

چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ دوسرے انسان کے خیالات اور حالات سے بہت جلد اور بہت قوت کے ساتھ بدون خاص کوشش کے اثر قبول کر لیتا ہے، ماحول اور حالات اچھے ہوں تو اچھا اثر قبول کرتا ہے اور اگر برے ہوں تو برا اثر قبول کرتا ہے، لہٰذا اچھی صحبت کا میسر آجانا بہت بڑے فائدے کی چیز ہے اور بری صحبت بڑے نقصان کی چیز ہے۔

اہل اللہ کے اوصاف

اچھی صحبت سے مراد ایسے شخص کی صحبت ہے جس کے اندر یہ صفات موجود ہوں:
(۱) ضرورت کے موافق دین کے مسائل سے واقفیت ہو (۲) عقیدے بھی اچھے ہوں (۳) شرک وبدعت اور خلاف شرع رسومات سے بچتا ہو (۴) ظاہری اعمال بھی اچھے ہوں، نماز، روزہ اور ضروری عبادتوں کا پابند ہو (۵) معاملات بھی اچھے ہوں (۶) مزاج میں عاجزی اور انکساری ہو (۷) کسی کو بلاوجہ تکلیف نہ دیتا ہو (۸) حاجت مندوں کو ذلیل نہ سمجھتا ہو (۹) اخلاق باطنی بھی اچھے ہوں، اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف دل میں رکھتا ہو (۱۰) دل میں دنیا کا لالچ نہ رکھتا ہو (۱۱) دین کے مقابلے میں مال، راحت اور آبرو کی پروانہ رکھتا ہو (یعنی مقابلے کے وقت دین کو ترجیح دیتا ہو)۔
(۱۲) آخرت کی زندگی کے سامنے دنیا کی زندگی کو عزیز نہ رکھتا ہو (۱۳) ہر حال میں صبر وشکر کرتا ہو۔

جس شخص میں یہ باتیں پائی جائیں اس کی صحبت اکسیر ہے۔

تلاش شیخ کا طریقہ

جس شخص کو ان باتوں کی پہچان نہ ہو سکے اس کے لئے شیخ کے تلاش کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے زمانے کے نیک لوگ جس بزرگ کو اچھا کہتے ہوں ان کی مجلس میں چند بار حاضری دی جائے، ان کے پاس بیٹھنے سے اگر بری باتوں سے دل ہٹنے لگے اور نیک باتوں کی طرف دل مائل ہونے لگے تو ایسے اللہ والے کو اچھا سمجھ کر ان کی صحبت اختیار کی جائے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بری صحبت سے اجتناب کیا جائے

اور جس شخص میں بری باتیں دیکھی جائیں بدون سخت مجبوری کے اس سے میل جول نہ رکھا جائے، کیونکہ بری صحبت سے دین تو بالکل تباہ ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ دنیا کا بھی بڑا نقصان ہو جاتا ہے، کبھی تو اس کی وجہ سے جان سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے، کبھی کسی تکلیف اور پریشانی کا سامنا ہو جاتا ہے کبھی مال غلط جگہ خرچ ہو جاتا ہے، کبھی دھوکہ میں آکر کسی غلط آدمی کو دیدیا، یا کبھی محبت کے جوش میں آکر مفت دیدیا، یا کبھی قرض دیا تو وصول ہی نہ ہوا، کبھی عزت کا نقصان ہو جاتا ہے کہ برے آدمی کے ساتھ یہ بھی رسوا اور بدنام ہو گیا۔

نیز جس آدمی کی اچھائی یا برائی ظاہر نہ ہو اس کے ساتھ اچھا گمان رکھنا چاہیئے، لیکن جب تک اچھائی ظاہر نہ ہو اس وقت تک صحبت اختیار کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

غرضیکہ تجربہ سے ثابت ہوا کہ نیک لوگوں کی صحبت کو دین کے سنوارنے میں اور ایمان کے پختہ ہونے میں بڑا دخل ہے اسی طرح برے لوگوں کی صحبت دین کے بگڑنے اور ایمان کے کمزور ہونے پر اثر کرتی ہے۔

آیات واحادیث مبارکہ

آئندہ نیک صحبت کی ترغیب اور بری صحبت کی مذمت میں آیات واحادیث مبارکہ لکھی جاتی ہیں۔

۱......ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو لوگ (دین کے پکے اور) سچے ہیں ان کے ساتھ رہو۔ (سورۂ توبہ:۱۱۹)

فائدہ: اس آیت مبارکہ میں جو سچے دیندار لوگوں کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا ہے اس میں دو باتیں آ گئیں ہیں (۱) صحبت اختیار کرنا (۲) ان کی راہ پر چلنا۔

برے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت

۲......اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (اے مخاطب) جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات (اور احکام) میں عیب جوئی کررہے ہیں تو ان لوگوں (کے پاس) بیٹھنے سے کنارہ کش ہو جا یہاں تک وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر تجھ کو شیطان بھلا دے (یعنی ایسی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت یاد نہ رہے) تو جب یاد آ جائے یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ (بلکہ فوراً اٹھ کھڑا ہو اور اس سے ایک آیت کے بعد ارشاد ہے) اور (صرف آیات کو جھٹلانے والوں کی تخصیص نہیں) بلکہ ایسے لوگوں سے کنارہ کش رہو جنہوں نے اپنے دین کو لہو لعب بنا رکھا ہے الخ۔

(سورۃ انعام: ۶۸، ۷۰)

فائدہ: اس آیت سے مطلقاً برے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت ہے، ہر قسم کے گناہ کی مجلس سے اجتناب کرنا ایک مسلمان کا فریضۂ دینیہ ہے۔

سب سے اچھا شخص کون ہے؟

۳......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ! مجلس میں بیٹھنے کے لئے سب سے بہتر کون سا شخص ہے؟ (یعنی اسی کی مجلس میں بیٹھا کریں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسے شخص کی صحبت اختیار کرو جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ یاد آئے، اس کی گفتگو تمہارے لئے علمی فائدہ پہنچائے اور اس کا عمل تم کو آخرت یاد دلائے۔ (رواہ ابویعلیٰ)

فائدہ: اوپر اللہ والوں کی جو صفات مذکور ہوئی ہیں ان میں سے بعض کا اس حدیث میں ذکر ہے۔

حضرت لقمان حکیم کی نصیحت

۴......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا قول ہو تب بھی حدیث ہی ہے) کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی، اے جانِ پدر! تو علماء کی مجلس میں بیٹھنے کو اپنے ذمہ لازم رکھنا اور اہل

حکمت کی باتوں کو سنتے رہنا (حکمت دین کی باریک باتوں کو کہتے ہیں جیسے جو سچے درویش کیا کرتے ہیں) کیونکہ اللہ تعالیٰ تو حکمت سے مردہ دلوں کو اس طرح زندہ کر دیتے ہیں جس طرح مردہ زمین کو موسلا دھار بارش سے زندہ کر دیتے ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر)

اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے

۵...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری محبت ایسے لوگوں کے لئے واجب ہوگئی ہے (یعنی ضرور حاصل ہوگی) جو میرے ہی تعلق سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری ہی خاطر آپس میں جمع ہو کر بیٹھتے ہیں۔ (مالک وابن حبان)

فائدہ: اللہ کے تعلق اور واسطہ سے محبت رکھنا اور ایک دوسرے کے پاس آنے جانے کا مطلب یہ ہے کہ محض دین کی خاطر آپس میں تعلق رکھتے اور کوئی غرض درمیان میں حائل نہ ہو۔

صالح دوست کی مثال

۶...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نیک صالح دوست اور برے دوست کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص مشک لئے ہوئے (یہ مثال ہے نیک صحبت کی) اور ایک شخص بھٹی کو دھونک رہا ہو (یہ بری صحبت کی مثال ہے) جو مشک والا ہے (اگر اس کی صحبت میں بیٹھا جائے) یا تو وہ (محبت میں آکر) مشک کا کچھ حصّہ دیدے (یا اگر نہ بھی دیا تو) مشک سے خوشبو پہنچ ہی جائے گی اور بھٹی دھونکنے والا (اگر کوئی اس کے پاس بیٹھے) یا تو وہ تمہارے کپڑے جلادے گا (کہ اچانک کوئی چنگاری آپڑی) اور یا (اگر اس سے بچ بھی گیا تو) اس کی گندی بو تو پہنچ ہی جائے گی۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر نیک اور صالح شخص کی صحبت میں بیٹھنے سے مکمل فائدہ بھی نہ ہو تب بھی کچھ نہ کچھ تو ضرور فائدہ حاصل ہوگا اور بری صحبت میں بیٹھنے سے کامل نقصان نہ ہو تب بھی کچھ تو ضرور نقصان ہو ہی جائے گا، اس لئے نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا چاہئے اور برے لوگوں کی مجلس سے دور رہنا چاہئے۔

مؤمن کامل کی صحبت

۷......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اہل ایمان کے سوا کسی اور کی صحبت مت اختیار کرو۔

(ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

فائدہ: اس حدیث کے دو مطلب ہو سکتے ہیں (۱) کافر کی صحبت میں مت بیٹھو (یعنی ان سے دوستی مت رکھو آنا جانا مت رکھو)۔ (۲) کمزور ایمان والے لوگوں کے پاس مت بیٹھو، کیونکہ اس سے تمہارے ایمان کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ بس صرف ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھا کرو جو مؤمن ہو خصوصاً جو کامل دیندار ہو۔

تین باتوں کا اہتمام

۸......حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلادوں جو اس دین حق کا مدار ہے جس سے تم دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل کر سکتے ہو۔ (۱) اہل ذکر کی مجالس کو مضبوطی سے تھام لو (یعنی ان کے پاس بیٹھنے کا اہتمام کرو)، (۲) جب تنہائی ہو تو جہاں تک ممکن ہو سکے اپنی زبان کو ذکر اللہ سے تر رکھو، (۳) اللہ تعالیٰ کی خاطر دوسروں سے محبت رکھو اور اللہ ہی کے لئے بغض رکھو۔ (بیہقی فی شعب الایمان)۔

فائدہ: یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی کہ نیک لوگوں کی مجلس دین کی جڑ اور بنیاد ہے۔ دین کی حقیقت، حلاوت اور قوت کے جتنے ذرائع ہیں سب سے مضبوط ذریعہ نیک صحبت ہے، اس لئے اس کو اختیار کیا جائے۔

جنت میں اعلیٰ مقام

۹......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں یاقوت کے ستون پر زبرجد کے بنے ہوئے بالاخانے ہیں اور ان میں کھلے ہوئے دروازے ہیں جو چمکدار ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان بالاخانوں میں کون رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ لوگ جو اللہ کے لئے (یعنی دین کی نسبت سے) آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو لوگ

اللہ کے لئے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے لئے آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

کفار کے ساتھ سکونت اختیار کرنے کی ممانعت

۱۰...... حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ سکونت اختیار مت کرو، نہ ان کی مجلس میں بیٹھو جو شخص ان کے ساتھ سکونت اختیار کرے گا یا ان کی مجلس میں بیٹھے گا وہ انہی میں سے ہے۔ (ترمذی) یہ حدیث "جمع الفوائد" سے لی گئی ہے۔

ان آیات واحادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا لازم ہے تاکہ ان سے اچھی باتیں سنیں اور اچھی خصلتیں سیکھیں۔

علماء اور صلحاء کی کتابوں کا مطالعہ

اب رہی یہ بات کہ گذرے ہوئے علماء اور صلحاء کی کتابوں کا مطالعہ کرنا تاکہ ان کے اچھے حالات معلوم ہوں، ان سے بھی ایسے ہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جیسے ان کی صحبت میں بیٹھنے سے، اس بات پر دلائل ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱۱...... ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے (مذکورہ) قصے (یعنی حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ اور حضرت ہود علیہ السلام کا اور حضرت صالح علیہ السلام کا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ سب قصے) آپ سے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعہ ہم آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں۔ (سورۂ ہود: ۱۲۰)

فائدہ: نیک لوگوں کے واقعات سننے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان سے دل کو مضبوطی اور تسلی حاصل ہوتی ہے جس طرح وہ حضرات حق پر قائم رہے ہمیں بھی قائم اور مضبوط رہنا چاہئے اور جس طرح دین پر قائم رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی اگر ہم بھی دین پر مضبوطی سے قائم رہیں گے ہماری بھی مدد فرمائیں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں ذکر فرمایا:

> "کہ ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والے بندوں کی (یہاں) دنیوی زندگانی میں مدد کرتے ہیں اور اس روز بھی (مدد کریں گے) جس میں گواہی دینے والے فرشتے کھڑے ہوں گے (اس سے مراد قیامت کا دن ہے)۔ (سورۂ مؤمن: ۵۱)

آخرت کی مدد تو ظاہر ہے کہ فرمانبردار کامیاب ہوں گے اور حکم عدولی کرنے والے نافرمان ناکام ہوں گے، دنیوی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی مدد تو کبھی اس طرح ہوتی ہے کہ حکم ماننے والوں کو شروع میں کامیابی دے دی جاتی ہے اور کبھی دوسری طرح ہوتی ہے کہ ابتداء میں نافرمانوں کو فرمانبرداروں پر غلبہ دے دیا جاتا ہے بعد میں منجانب اللہ کسی وقت ان کفار وفساق وفجار اور اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں سے ضرور بدلہ لیا گیا چنانچہ تاریخ بھی اس پر گواہ ہے۔ (ابن کثیر)

اور انبیاء علیہم السلام کے قصوں سے یوں بھی تسلی ہوتی ہے کہ دین پر مضبوط اور ثابت قدم رہنے کی وجہ سے جس طرح وہ آخرت میں کفار کے مقابلہ میں غالب رہے، جس کی خبر کئی قصوں کے بعد اس ارشاد میں دی گئی ہے، یقیناً نیک انجامی متقیوں ہی کے لئے ہے۔ (سورۂ ہود) اسی طرح ہم سے بھی مدد اور غلبہ کا وعدہ ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کہ جو لوگ متقی ہیں ان کافروں سے اعلیٰ درجہ (کی حالت) میں ہوں گے۔“ (سورۂ بقرہ: ۲۱۲)

گذرے ہوئے اکابر کا طریقہ اختیار کیا جائے

۱۲..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کوئی (دائمی راستہ) اختیار کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئیے کہ ان لوگوں کا طریقہ اختیار کرے جو دنیا سے گذر چکے ہیں (یعنی ایمان اور اعمال صالحہ پر ان کا خاتمہ ہوا ہو) کیونکہ زندہ آدمی پر تو راہ پر بھٹک جانے کا بھی شبہ ہے (اس لئے زندہ کا راستہ اسی وقت تک اختیار کیا جاسکتا ہے جب تک کہ وہ راہ راست پر رہے) یہ لوگ ہمیشہ جن کے نقش قدم پر چلا جاسکتا ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں (اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ) جہاں تک ہو سکے ان کے اخلاق وعادات کو سند بناؤ۔ (رزین/جمع الفوائد)

فائدہ: یہ بات ظاہر ہے کہ صحابۂ کرام کے عادات واخلاق کو اسی وقت سند بنائی اور اتباع کی جاسکتی ہے جب ان کے حالات اور واقعات معلوم ہوں لہٰذا اس کے لئے صحابۂ کرام کے حالات پر مشتمل کتابوں کا مطالعہ کرنا یا کسی جاننے والے سے سننا ضروری ثابت ہوا۔

۱۳..... جس طرح قرآن مجید میں حضرات انبیاء علیہم السلام، علماء اور اولیاء کے قصے ان کے حالات کی پیروی کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی مصلحت سے مذکور ہیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فبهداهم اقتده" (سورۂ انعام:۹)

اسی طرح حدیثوں میں بھی ان مقبول بندوں کے قصّے بکثرت مذکور ہیں چنانچہ حدیث کی اکثر کتابوں میں "کتاب القصص" کے نام پر اس کے مستقل عنوان قائم کر کے ان واقعات کو ذکر کیے جاتے ہیں اس سے ایسے قصوں کا مفید اور قابل عمل ہونا ثابت ہوتا ہے، اسی وجہ سے اکابرین امت نے ایسے مفید قصوں کو کتابی شکل میں جمع کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

اب ذیل میں ایسی چند مفید کتابوں کی فہرست دی جاتی ہے ان کو پڑھنے یا کسی باعمل عالم سے سننے کا اہتمام کریں۔

(۱) تاریخ حبیب الٰہ (۲) نشر الطیب (۳) مغازی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (۴) قصص الانبیاء (۵) مجموعۂ فتوح الشام والمصر والعجم (۶) فتوح العراق (۷) فردوس آسیہ (۸) حکایات الصالحین (۹) تذکرۃ الاولیاء (۱۰) انوار المحسنین (۱۱) نزہۃ البساتین (۱۲) امداد المشتاق (۱۳) حکایات الصحابیات (۱۴) سبق آموز واقعات۔

نوٹ: ان میں۔۱۰،۱۱،۱۲۔ میں بعض مضامین اور۔۱۳۔ کا حصہ ملفوظات عام لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے تو ان سے اپنا ذہن خالی رکھیں۔ (اشرف علی عفی عنہ تھانوی)

روحِ ہشتم

یہ مضمون اگرچہ روح ہفتم کے دوسرے حصے کا تتمہ ہے مگر ایک تو وہ حصہ خود مستقل تھا دوسرے یہ کہ تتمہ شاندار ہونے کی وجہ سے مستقل کی طرح ہے اس لئے اس کو الگ نمبر میں ذکر کیا گیا۔

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جو شعر ہذا کا مصداق ہے:

فتوح فی فتوح فی فتوح وروح فوق روح فوق روح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات اپنے دل میں جمانا جس سے آپ کی محبت بڑھے اور ان عادات کو اختیار کرنے کا شوق بھی پیدا ہو، اب اس سلسلہ میں چند آیات واحادیث پیش کی جاتی ہیں:

۱...... ارشاد باری تعالیٰ ہے: بے شک آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانہ پر ہے۔ (سورۂ قلم:۴)

۲...... اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: (اے لوگو!) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جن کو تمہاری (سب کی) مضرت کی بات نہایت گراں گذرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں (بالخصوص) ایمان داروں کے ساتھ تو بڑے شفیق (اور) مہربان ہیں۔ (سورۂ توبہ:۱۲۸)

۳...... کچھ صحابۂ کرام دعوت ولیمہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف محسوس فرما رہے تھے لیکن شرم وحیا کی وجہ سے زبان سے اٹھ کر جانے کا حکم نہیں فرمایا اس موقع پر آیت نازل ہوئی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے، سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں (اور زبان سے نہیں فرماتے کہ اٹھ کر چلے جاؤ) اور اللہ تعالیٰ صاف بات کہنے سے (کسی کا) لحاظ نہیں کرتے۔ (سورۂ احزاب:۵۳)

فائدہ: یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ صحابہ کرام جو آپ کے انتہائی وفادار ساتھی تھے ان کو یہ فرماتے ہوئے شرماتے تھے کہ یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ اپنے کاموں میں لگ جاؤ اور لحاظ اپنے ذاتی معاملات میں تھا، احکام الٰہیہ کی تبلیغ میں یہ لحاظ نہیں فرماتے تھے بلکہ جیسے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملتا فوراً امت تک پہنچا دیتے۔

خادم خاص کے ساتھ اخلاقی برتاؤ

۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، آپ نے کبھی (ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) مجھ کو اف بھی نہ کہا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: ہر وقت کے خادم کو دس سال کے طویل عرصے تک "ہوں سے ہاں" نہ فرمایا یہ معمولی بات نہیں کیا! اتنے عرصے تک کوئی بات بھی مزاج لطیف کے خلاف نہ ہوئی ہوگی؟ ضرور ہوئی ہوگی لیکن اخلاق کریمانہ کی وجہ سے معاف فرماتے گئے خادم کو محسوس نہ ہونے دیا۔

۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر خوش اخلاق تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے کسی کام کے لئے بھیجا، میں نے کہا میں نہیں جاتا، دل میں یہ تھا کہ جہاں کے لئے حکم دیا وہاں جاؤں گا، یہ بچپن کا اثر تھا (اب میں کام کرنے کے ارادہ سے وہاں سے چلا تو بازار میں چند کھیلنے والے لڑکوں پر گذر ہوا) میں وہیں رک گیا (اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن پکڑلی، میں نے آپ کو دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تو جہاں میں نے کہا تھا جارہے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! میں جارہا ہوں۔ (مسلم)

حلم و بردباری

۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا اور آپ کے جسم اطہر پر نجران کی بنی ہوئی ایک موٹی چادر تھی، راستے میں ایک بدوی شخص ملا، اس نے آپ کی چادر مبارک پکڑ کر بڑی زور سے اپنی طرف کھینچا اور آپ اس کے سینے کے قریب جا پہنچے پھر کہا اے محمد! اللہ کا وہ مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم دو، آپ نے اس

کی طرف التفات فرمایا پھر ہنسے اور خادم کو حکم دیا کہ بیت المال سے اس کو دیا جائے۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتقام لینے پر ہر طرح کی قدرت تھی اس کے باوجود اس بدویانہ حرکت پر آپ نے کوئی انتقام نہیں لیا، بلکہ الٹا اس پر احسان فرمایا۔

جود وسخاوت

۴..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی گئی آپ نے رد نہیں فرمایا (اگر آپ کے پاس وہ چیز ہوتی تو اس وقت عطا فرما دیتے ورنہ اس وقت معذرت فرما کر دوسرے وقت کے لئے وعدہ فرماتے)۔ (بخاری ومسلم)

۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریاں مانگیں جو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تھیں اور) دو پہاڑوں کے درمیان پھر رہی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ساری بکریاں اس کو دے دیں، وہ شخص اپنی قوم کے پاس واپس آیا اور کہنے لگا اے قوم! مسلمان ہو جاؤ، بخدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خوب عطا یا دیتے ہیں کہ خالی ہاتھ رہ جانے کا بھی اندیشہ نہیں کرتے۔ (مسلم)

۶..... جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین سے تشریف لا رہے تھے میں آپ کے ساتھ تھا راستہ میں ایک شخص آپ سے اس قدر اصرار کے ساتھ مانگ رہا تھا کہ آپ کے ساتھ لپٹ گیا حتیٰ کے آپ کو ایک ببول کے درخت کے ساتھ اڑا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر بھی چھین لی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میری چادر تو دے دو، پھر ارشاد فرمایا کہ اگر میرے پاس ان درختوں کی گنتی کے برابر بھی اونٹ ہوتے تو میں سب تم لوگوں میں تقسیم کر دیتا، پھر تم مجھ کو بخیل پاؤ گے نہ جھوٹا، نہ تھوڑے دل والا۔ (بخاری)

دوسروں کی دل جوئی

۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے مدینہ (والوں) کے غلام اپنے اپنے برتن لے کر حاضر ہوتے جو پانی سے بھرا ہوتا جو برتن بھی آپ کے سامنے پیش کیا جاتا آپ (برکت کے لئے) اس میں اپنا دست مبارک ڈال دیتے بعض اوقات سردی کی صبح ہوتی، جب بھی اپنا دست مبارک اس میں ڈال دیتے۔ (مسلم)

فائدہ: سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی کے برتن میں بار بار ہاتھ ڈالنا انتہائی تکلیف کی بات ہے تاہم صحابہ کی دل جوئی کی خاطر آپ اس تکلیف کو برداشت فرمارہے تھے۔

فحش گوئی سے اجتناب

۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش کلامی کرنے والے تھے نہ لعن طعن اور گالم گلوچ کرتے، اگر کوئی بات عتاب کی ہوتی تو یوں فرماتے کہ فلاں شخص کو کیا ہوگیا، اس کی پیشانی کو خاک لگ جائے (خاک لگنا یہ دعا ہے، جس سے کوئی تکلیف ہی نہیں خصوصاً اگر سجدہ کرتے ہوئے لگ جائے تب تو یہ نمازی ہونے کی دعا ہوگی اور نماز کی خاصیت ہے کہ بری باتوں سے روکتی ہے تو یہ اس شخص کی اصلاح کی دعا ہوئی)۔ (بخاری)

حیاو شرم

۹...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکی سے زیادہ حیاء و شرم والے تھے، جب کوئی ناپسندیدہ بات دیکھتے (تو شرم کے سبب زبان سے نہ فرماتے مگر) ہم لوگ اس کا اثر چہرے مبارک پر دیکھتے۔ (بخاری ومسلم)

گھر والوں کے کام میں ہاتھ بٹانا

۱۰...... حضرت اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر امور انجام دیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے کام میں لگے رہتے تھے (جس کی مثالیں اگلی حدیث میں آتی ہیں)۔ (بخاری)

۱۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی میں خود گرہ لگا لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں ایسے ہی کام کر لیتے تھے جس طرح تم معمولی آدمی اپنے گھر میں کام کر لیتے ہو اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منجملہ بشر میں سے ایک بشر تھے (گھر کے اندر مخدوم اور ممتاز ہو کر نہ رہتے تھے) آپ کپڑے میں جوئیں دیکھ لیتے تھے (کہ شاید چڑھ گئی ہوں کیونکہ آپؐ اس سے پاک تھے کہ آپؐ کے کپڑے میں جوئیں پڑ جائیں) اور اپنی بکری کا دودھ خود نکالتے تھے (یہ مثالیں ہیں گھر کے کام کاج میں گھر والوں کے ہاتھ بٹانے کی ورنہ رواج یہی ہے کہ یہ کام گھر والے ہی انجام دیتے اور اپنا (ذاتی) کام بھی کر لیتے

تھے۔ (ترمذی)

اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہیں مارا

۱۲......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا اور نہ کسی بیوی کو نہ کسی خادم کو، ہاں اللہ کی راہ میں جہاد اس سے مستثنیٰ ہے (نہ مارنے سے مراد وہ مار ہے جو غصے کے جوش میں عادتاً پٹائی کی جاتی ہے) اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی گئی پھر آپ نے ایذاء پہنچانے والے سے انتقام لیا ہو، ہاں البتہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ چیزوں میں سے کسی چیز کا ارتکاب کرتا تو اس وقت آپ اللہ کے لئے اس سے انتقام لے لیتے تھے۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لئے انتقام نہیں لیا البتہ اگر کوئی شخص حدود اللہ کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا، مثلاً اس سے زنا کا صدور ہوا تو اس پر حد زنا جاری فرماتے یا چوری ثابت ہوتی تو اس پر حد جاری کرتے ہوئے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرماتے۔ اسی قسم کی شرعی سزاؤں کا نفاذ یہ اپنی ذات کے لئے نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری تھی اس کو انتقام نہیں کہا جائے گا۔

عفو و درگذر

۱۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں آٹھ سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آگیا تھا اور دس سال تک آپ کی خدمت کی، اس دوران کبھی اگر میرے ہاتھ سے کسی چیز کو نقصان پہنچا تو اس پر آپ نے کبھی ملامت نہیں فرمائی، اگر آپ کے گھر والوں میں سے کوئی ملامت فرماتا تو آپؐ فرماتے جانے دو، اگر کوئی دوسری بات مقدر میں ہوتی تو وہی ہوتی۔
(مشکوٰۃ و بیہقی مع تغیر)

۱۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ مریضوں کی عیادت فرماتے تھے اور جنازہ کے ساتھ جاتے تھے۔ (ابن ماجہ و بیہقی)

مصافحہ میں تواضع

۱۵......حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ فرماتے تو اس وقت تک ہاتھ نہ چھوڑتے جب تک دوسرا خود ہی نہ چھوڑ دے اور اپنا چہرہ اس

وقت تک نہ پھیرتے جب تک دوسرا خود ہی اپنا چہرہ نہ پھیر لیتا اور کبھی آپ کو اپنے صحابہ کے سامنے زانو پھیلا کر بیٹھتے نہیں دیکھا گیا (بلکہ صف کے برابر بیٹھتے تھے) ایک مطلب اس حدیث کا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کسی کی طرف پاؤں نہیں پھیلاتے تھے۔ (ترمذی)

(حدیث نمبر ۱۶، ۱۷) شمائل ترمذی میں تواضع اور اخلاق کے متعلق دو لمبی حدیثیں مذکور ہے ان کے بعض جملے یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

گھر کے اندر کے معمولات

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں تشریف لے جاتے تو مکان میں رہنے کے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔ ایک حصہ اللہ جل شانہ کی عبادت کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے (حقوق ادا کرنے کے لئے) اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے خاص تھا، پھر اپنے خاص حصے کو اپنے اور لوگوں کے درمیان اس طرح تقسیم فرماتے کہ اس حصے کے (برکات) کو اپنے خاص صحابہ کے ذریعہ عام لوگوں تک پہنچاتے (یعنی اس خاص وقت میں مخصوص حضرات کو استفادہ کی اجازت تھی پھر وہ عام لوگوں تک ان علوم کو پہنچاتے) اپنے مخصوص اوقات میں جوامت کو استفادہ کی اجازت تھی اس میں آپ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جو اہل فضل ہوتے (یعنی علم اور عمل میں دوسروں سے فوقیت رکھنے والے) ان کو ترجیح دیتے تھے اور اس وقت کو ان پر بقدر ان کی اپنی ضرورت کے تقسیم فرماتے کیونکہ کسی کو ایک ضرورت ہوتی کسی کو دو ضرورتیں کسی کو کئی ضرورتیں ہوتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان صحابہؓ کو ایسے ہی کاموں میں مشغول رکھتے جس میں ان کی اور امت کی مصلحت اور فائدہ ہو، جیسے: مسائل شرعیہ معلوم کرنا، مناسب حالات کی اطلاع کرنا وغیرہ اور سب ہی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طالب بن کر آتے) اور علمی فوائد حاصل کرنے کے علاوہ کچھ کھا پی کر جاتے، دین کے ہادی بن کر نکلتے، یہ رنگ تھا آپ کی مجلس خاص کا۔

عمومی مجلس کے حالات

اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اپنے والد سے گھر سے باہر تشریف لانے کے متعلق پوچھا (تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باہر کی عمومی مجلس کی تفصیل بیان فرمائی

جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں موجود ہے جو یہاں نقل کی جارہی ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت کشادہ رو، نرم خو، نرم مزاج تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں لوگ آپس میں جھگڑتے نہ تھے جو آپ کے روبرو کوئی بات کرتا اس کے فارغ ہونے تک آپ خاموش رہتے (یعنی پوری بات توجہ سے سنتے) کوئی اجنبی شخص اگر گفتگو اور سوال میں جاہلانہ طرز اختیار کرتا اور بدتمیزی کرتا تو اس پر آپ تحمل فرماتے، کسی بات کو درمیان سے نہیں کاٹتے تھے، ہاں اگر وہ حد سے بڑھنے لگتا تو اس کو کاٹ دیتے یا تو منع فرمادیتے یا مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے (یہ رنگ تھا مجلس عمومی کا) یہ برتاؤ تو اپنے تعلق والوں سے تھا اور مخالفین کے ساتھ جو برتاؤ تھا اس کا بھی کچھ تذکرہ کیا جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے برتاؤ

۱۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! مشرکین کے خلاف بددعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ دشمنوں کے حق میں بھی دعا خیر کرنے کی تھی، البتہ کبھی کبھی اپنے مالک حقیقی سے فریاد کے طور پر کچھ درخواست فرمادیتے، یہ اس لئے ہوتا کہ دشمنوں کی شر سے آپ کی حفاظت ہوجائے۔

۱۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے طائف کا قصہ ذکر فرمایا جس میں آپ کو کفار کی طرف سے کافی سخت اذیت پہنچی ہے، جس کو آپ نے جنگ احد کی تکلیف سے بھی زیادہ سخت فرمایا، جب غمگین ہو کر ایک طرف بیٹھ گئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام پہاڑوں کے فرشتوں کو لے کر حاضر ہوئے اس نے آکر سلام کر کے عرض کیا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، اگر آپ حکم فرمائیں تو ان دونوں پہاڑوں کو ان کفار پر ملادوں (جس میں آپ کو تکلیف پہنچانے والے سارے کفار پس جائیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا اور فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید کرتا ہوں (شاید) اللہ تعالیٰ نے ان کی نسل سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمادیں جو صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: دیکھئے اگر اس وقت ہاتھ سے بدلہ لینے کا موقع نہ تھا تو زبان سے کہنا تو آسان تھا خصوصاً جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرائیل علیہ السلام نے یہ یقین دلایا تھا کہ زبان ہلاتے ہی سب تہس نہس کردیئے جائیں گے مگر آپ نے پھر بھی شفقت ہی سے کام لیا۔ یہ برتاؤ ان مخالفین سے تھا جو آپ کے مدمقابل تھے بعض مخالفین آپ کے رعایا تھے ان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باضابطہ بھی قدرت حاصل تھی اس کے باوجود آپ ان کے ساتھ شفقت کا معاملہ فرماتے تھے اور قدرت حاصل ہوتے ہوئے بھی انتقام نہیں لیتے تھے۔

رعایا کے ساتھ حسن سلوک

۲۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی رعیت میں مدینہ منورہ میں آباد ایک یہودی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کچھ قرض تھا، ایک دفعہ اس نے اپنے قرض کا مطالبہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر تنگ کیا کہ ظہر سے اگلے دن صبح تک مسجد سے گھر بھی نہیں جانے دیا، لوگوں کے دھمکانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی معاہد اور غیر معاہد پر ظلم کرنے سے منع فرمایا ہے، اسی واقعہ میں مذکور ہے اگلے دن صبح سورج کچھ بلندی پر پہنچنے کے بعد اس یہودی نے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرلیا "اشھدان لا الہ الا اللّٰہ و اشھدانک رسول اللّٰہ" اور اس نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی آخرالزماں کی جو صفات تورات میں مذکور ہیں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کے بیٹے ہیں، آپ کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہوگی اور ہجرت کا مقام مدینہ منورہ اور سلطنت شام میں ہوگی (چنانچہ بعد میں ہوئی) آپ نہ سخت خو ہیں نہ درشت مزاج، نہ بازاروں میں شوروغل کرنے والے ہیں اور بے حیائی کے کام اور باتوں سے دور رہنے والے ہیں، یہ صفات آپ میں موجود ہیں یا نہیں، یہ دیکھنا تھا، اب دیکھ لیا سو وہ آپ ہی ہیں "اشھدان لا الہ الا اللّٰہ و اشھدانک رسول اللّٰہ"۔ (بیہقی) شمائل کی دو حدیثوں کے علاوہ اس باب کی تمام حدیثیں مشکوٰۃ کے حوالہ سے نقل کی گئیں ہیں۔

مشورہ: سیرت طیبہ کے متعلق اس باب میں جو احادیث مذکور ہوئی ہیں تھوڑی سی حدیثوں کو اگر روزانہ ایک مرتبہ پڑھ لیا جائے یا کسی سے سن لیا جائے تو بہت جلد عادات و اخلاق کے درست ہونے کی امید ہے، تجربہ کرکے دیکھ لیا جائے۔

روحِ نہم

مسلمانوں کے حقوق ادا کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ایمان والے (سب آپس میں ایک دوسرے کے) بھائی بھائی ہیں، اس لئے اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔ (سورۂ حجرات:۱۰)

اے ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے پھر آگے ارشاد ہے: نہ تو عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے (جس سے دوسرے کی تحقیر ہو) کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستی ہیں) وہ ان (ہنسنے والیوں) سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو۔ (آیت:۱۱)

آگے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو، کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور (کسی کے عیب کا) سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔ (سورۂ حجرات:۱۲)

گالم گلوچ

۱......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان کو (بلاوجہ) برا بھلا کہنا بڑا گناہ (فسق ہے) اور اس سے (بلاوجہ) لڑنا (قریب) کفر کے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

اپنے کو عیوب سے پاک سمجھنے کی مذمت

۲......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص (لوگوں کے عیوب پر نظر کر کے اور اپنے کو عیوب سے پاک سمجھ کر بطور شکایت کے) یوں کہے کہ لوگ ہلاک ہوگئے (یعنی جہنم کی آگ کے مستوجب ہوگئے) تو یہ شخص سب سے زیادہ برباد ہونے والا ہے (کہ مسلمانوں کو حقیر سمجھتا ہے)۔ (مسلم)

چغل خور جنت سے محروم ہوگا

۳......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ چغل خور (قانوناً سزا کے بغیر) جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

منہ دیکھی بات کرنے والوں کی مذمت

۴......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے بدتر حالت میں وہ شخص ہوگا جو (فتنہ انگیزی کی خاطر) دو منہ رکھتا ہو (یعنی منافق کی صفت رکھتا ہو) ایک جماعت کے پاس آکر کچھ کہتا ہے اور دوسری جماعت کے پاس آتا ہے تو کچھ اور کہتا ہے (یعنی جس فریق کے پاس جاتا ہے اس کی خواہش اور مرضی کے موافق اپنی زبان کھولتا ہے)۔ (بخاری و مسلم)

غیبت کا معنیٰ اور اس کی تفسیر

۵......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تم اپنی مسلمان بھائی کا ذکر اس طرح کرو جس کو وہ (اگر سنے تو) ناپسند کرے، بعض صحابہ نے (یہ سن کر) عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میرے اس بھائی میں (جس کا میں نے برائی کے ساتھ ذکر کیا ہے) وہ عیب ہو جو میں نے بیان کیا ہے جب بھی غیبت ہوگی؟ (یعنی اگر میں سچی برائی بیان کرتا ہوں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کی جس برائی کا ذکر کیا ہے اگر واقعی اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ برائی موجود نہیں جس کو تم نے ذکر کیا تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔ (مسلم)

بڑی خیانت

۶......حضرت سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ یہ بہت بڑی خیانت کی بات ہے کہ آپ اپنے بھائی کی ایسی کوئی بات کریں کہ وہ اس میں آپ کو سچا سمجھ رہا ہو اور آپ اس میں جھوٹ بول رہے ہوں۔ (ابوداؤد)

عار دلانے پر وعید

۷.....حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی گناہ پر عار دلاتا ہے (یعنی اگر کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور کوئی شخص اس کو شرم اور غیرت دلاتا ہے) تو عار دلانے والا مرنے سے پہلے خود بھی ضرور اس گناہ میں مبتلاء ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ گناہ ہے جس سے توبہ کرلی ہو۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان سے بتقاضائے بشری کوئی گناہ سرزد ہو جائے پھر وہ شرمسار اور نادم ہو کر اس گناہ سے توبہ کرلے، اس کے باوجود کوئی شخص اس کو رسوا کرنے کے لئے عار دلاتا ہے تو اس کی سزا یہ ہے کہ وہ خود اس گناہ میں مبتلاء ہوگا۔ ہاں! کسی خاص وجہ سے یہ وبال ٹل جائے تو وہ اور بات ہے اور خیر خواہی کے ارادے سے کسی گناہ گار کو نصیحت کرنا اس وعید میں داخل نہیں۔

کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر خوشی کا اظہار نہ کرو

۸.....حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے (مسلمان) بھائی کو (کسی دینی یا دنیوی مصیبت میں مبتلاء) دیکھ کر خوشی کا اظہار مت کرو، ہوسکتا ہے (اللہ تعالیٰ تمہاری بے جا خوشی کو دیکھ کر تم پر ناراض ہو جائے اور) تمہیں عذاب میں گرفتار فرمائیں اور اس پر رحمت فرمائے (اور اس کو نجات دیدے)۔ (ترمذی)

۹.....اور حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: انسانوں میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلی کے ذریعہ دوستوں میں تفریق ڈلواتے ہیں۔ (احمد و بیہقی)

وعدہ پورا کرنا

۱۰.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے (مسلمان) بھائی سے نہ (فضول) بحث و مباحثہ کرو اور نہ اس سے (ایسی) دل لگی کرو (جو اس کو ناگوار ہو) اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جس کو پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ (ترمذی)

فائدہ: کسی سے وعدہ کرنے کے بعد وعدہ پورا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے نفاق کی علامت ہے، اس حدیث میں اس سے منع فرمایا ہاں البتہ اگر کسی عذر کے سبب سے وعدہ پورا نہ کرسکے تو وہ معذور ہے، چنانچہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ

نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس وقت وعدہ پورا کرنے کی نیت تھی مگر بعد میں (کسی عذر کی وجہ سے) وعدہ پورا نہ کر سکا اور (جس وقت آنے کا وعدہ تھا) وقت پر نہ آسکا تو اس پر گناہ نہ ہوگا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فخر کی ممانعت

۱۱......عیاض مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ سب لوگ تواضع اختیار کریں، یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے (کیونکہ فخر اور ظلم و زیادتی تکبر ہی سے ہوتا ہے)۔ (مسلم)

ضعیف اور کمزور لوگوں کی مدد

۱۲......حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (بخاری و مسلم)

۱۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بیوہ اور غریبوں کی مدد کے لئے کوشش کرے وہ (ثواب میں) اس شخص کے برابر ہوگا جو جہاد میں کوشش کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

یتیم کی کفالت کا ثواب

۱۴......حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، خواہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا غیر ہو، ہم دونوں جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے، آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ والی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں میں تھوڑا سا فرق بھی کر دیا (کیونکہ نبی اور غیر نبی میں فرق مراتب تو ضروری ہے مگر جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہو جانا یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے)۔ (بخاری)

تمام مسلمانوں سے حسن سلوک کا حکم

۱۵......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اے مخاطب) تم مسلمانوں کو باہمی ہمدردی باہمی محبت اور ایک دوسرے کے ساتھ

فقت ومہربانی کا سلوک کرنے میں ایسا پاؤ گے جیسے (جاندار) بدن کا حال ہے جب اس کے ایک ضو میں تکلیف ہوتی ہے تو بدن کے باقی اعضاء بدخوابی اور بیماری میں اس (تکلیف زدہ ضو) کا ساتھ دیتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ مسلمان دنیا میں جہاں کہیں بھی آباد ہوں رنگ ونسل زبان وکلچر کے اختلافات وتفاوت ذات وقبائل اور علاقہ کی تفرقہ بازی سے آزاد ہو کر ایک دوسرے کے غم ودرد میں بحیثیت مسلمان بھائی ہونے کے شریک رہنا چاہیئے۔ (از تسہیل کنندہ)

نیک کام میں سفارش

۱۶..... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی سائل یا حاجت مند آتا تو (صحابہؓ سے) فرماتے کہ تم (مجھ سے) سفارش کردیا کرو تاکہ تمہیں سفارش کا ثواب مل جائے، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو حکم چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: کسی کی سفارش کرنا گویا کہ اس کے ساتھ ہمدردی اور اس کی مدد کرنا ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ سفارش کرتے رہا کرو، آگے سفارش کا قبول ہونا نہ ہونا وہ تو تقدیر الٰہی پر موقوف ہے، لیکن تمہیں تو سفارش کا ثواب مفت مل جائے گا، البتہ یہ خیال رکھا جائے سفارش کسی گناہ کے کام میں نہ ہو نیز جس سے سفارش کی جائے اس کو گرانی وناگواری بھی نہ ہو جیسا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ سفارش کردیا کرو۔

ظالم کی مدد اس کو ظلم سے روکنا ہے

۱۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو مسلمان مظلوم ہے اس کی مدد تو مجھے کرنی چاہیئے (اور میں جانتا ہوں کہ اس کی کس طرح مدد کی جاسکتی ہے) لیکن اس مسلمان کی کس طرح مدد کرسکتا ہوں جو دوسرے پر ظلم کر رہا ہو تو ارشاد فرمایا کہ اس کو ظلم سے روک دو، یہی (یعنی اس کو ظلم سے روکنا) اس کے حق میں تمہاری مدد ہے۔ (بخاری ومسلم)

تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں

۱۸......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا (دینی) بھائی ہے لہذا کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور اس کو کسی ہلاکت میں مبتلاء نہ کرے، نہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو اس کے دشمن کے ہاتھوں میں چھوڑ دے (بلکہ دشمن کے مقابلہ پر اس کی اعانت اور مدد کرے) اور جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے، جو شخص کسی مسلمان بھائی کے کسی غم کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کے غموں میں سے ایک بڑے غم سے نجات دے گا، جو شخص کسی مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

کسی مسلمان کو حقیر سمجھنے کی ممانعت

۱۹......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ آدمی کے لئے یہ شر کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے (یعنی کسی مسلمان بھائی کو ذلیل و حقیر سمجھنا بجائے خود اتنی بڑی برائی ہے کہ وہ کوئی اور گناہ نہ بھی کرے تو اسی ایک برائی کی وجہ سے سزاء کا مستحق ہوگا) اور (یاد رکھو) مسلمان پر مسلمان کی ساری چیزیں حرام ہیں جیسے اس کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت وآبرو۔ (مسلم)

(یعنی کسی مسلمان کو جانی تکلیف پہنچانا، اس کے مال کو نقصان پہنچانا یا مقدمہ کرنا اس کی عزت وآبرو سے کھیلنا، یہ ساری باتیں حرام ہیں)۔

ایمان کامل کی علامت

۲۰......حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، کوئی بندہ اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک

۲۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کا پڑوسی اس کے خطرات سے مطمئن نہ ہو (یعنی ہر وقت اس سے تکلیف پہنچنے کا خطرہ لگا رہے)۔ (مسلم)

چھوٹوں پر شفقت بڑوں کا احترام

۲۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہماری اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم وشفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا (جو خواہ جوان ہوں یا بوڑھے) عزت واحترام نہ کرے، نیکی اور بھلائی کا حکم نہ کرے، بدی اور برائی سے منع نہ کرے، کیونکہ یہ بھی مسلمان کا حق ہے موقع محل دیکھ کر ان کو دین کی باتیں بتلا دیا کرے اور بری باتوں سے روکے، مگر یہ کام نرمی اور تہذیب سے ہونا چاہیئے۔ (ترمذی)

غیبت کرنے والے کو منع کرنا

۲۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے، وہ اس مسلمان بھائی کی مدد کرنے پر قادر ہے تو اس کی مدد کرے اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی مدد کرے گا (مدد کرنا یہ ہے کہ غیبت کرنے والے کو غیبت سے روک دے تاکہ مسلمان کی تحقیر اور بے عزتی نہ ہو) اور اگر مدد کرنے پر قدرت کے باوجود اس کی مدد نہ کی تو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کا مواخذہ فرمائے گا (یعنی مسلمان بھائی کی عزت بچانے کی کوشش نہ کرنے پر دنیا وآخرت میں اس کو سزا میں مبتلا کیا جائے گا۔ (شرح السنہ)

عیوب کی پردہ پوشی کا ثواب

۲۴......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان میں کوئی عیب دیکھے پھر اس کو چھپا لے (یعنی دوسروں پر ظاہر نہ کرے) اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسے کسی نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کی جان بچالی (یعنی قبر سے اس کو زندہ نکال لیا۔ (احمد وترمذی)

مؤمن دوسرے مؤمن کے حق میں آئینہ کی طرح ہے

۲۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے حق میں آئینہ کی طرح ہے، پس اگر اپنے مسلمان بھائی میں کوئی برائی (گندی بات) دیکھو تو اس سے (اس طرح) دور کر دو (جیسا کہ آئینہ چہرہ کا داغ دھبہ صاف کر دیتا ہے) کہ صرف عیب والے پر تو ظاہر کر دیتا ہے اور کسی پر ظاہر نہیں کرتا اسی طرح اس شخص کو چاہئیے کہ اس کے عیب کی خفیہ طور پر اصلاح کر دے اس کو رسوا نہ کرے۔ (ترمذی)

۲۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے ان کے مرتبہ کے موافق برتاؤ کرو (یعنی ہر شخص سے اس کے مرتبہ اور حیثیت کے موافق معاملہ کرنا چاہئیے یہ نہیں کہ سب کو ایک ہی لکڑی سے ہانکے)۔ (ابوداؤد)

پڑوسی کا خیال رکھنا لازم ہے

۲۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص (پورا) ایماندار نہیں جو خود تو پیٹ بھر کے کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے برابر میں بھوکا رہے۔ (بیہقی)

باہمی الفت و محبت اتفاق کا ذریعہ ہے

۲۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان الفت و محبت کا مقام و مخزن ہے اور اس شخص میں بھلائی نہیں جو نہ خود کسی سے الفت رکھے اور نہ ہی اس سے محبت کی جاتی ہے (یعنی جو شخص ایسا ہو کہ نہ تو وہ مسلمانوں سے الفت محبت نہیں رکھتا بلکہ سب سے الگ رہے نہ دوسرے مسلمان اس سے محبت کریں، تو وہ کسی کام کا نہیں، البتہ حفاظت دین کی خاطر اگر کسی سے تعلق نہ رکھے یا کم رکھے وہ اس میں داخل نہیں۔ (احمد و بیہقی)

مسلمانوں کی حاجت روائی کی فضیلت

۲۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری امت میں سے کسی کی حاجت ضرورت کو پورا کرے اس سے اس کا مقصد اس کو خوش

کرنا ہو اس نے مجھے خوش کیا (کیونکہ مسلمانوں کی خوشی میری خوشی ہوتی ہے) اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بیہقی)

۳۰......نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی پریشان حال کی امداد کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر ۷۳ بخشش لکھ دیتا ہے، ان میں سے ایک مغفرت وہ ہے جو اس کے تمام (دنیوی واخروی) امور کے اصلاح کے لئے کافی ہے اور باقی بہتر ۷۲ قیامت کے دن اس کے لئے درجات کی بلندی کا سبب ہوں گی۔

بیمار پرسی کی فضیلت

۳۱......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے یا ویسے ہی ملاقات کے لئے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو بھی پاکیزہ ہے اور تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہے تو نے جنت میں اپنا مقام بنالیا ہے (یعنی تو چل کر جو یہاں تک آیا ہے ہر قدم پر تجھے ثواب ملا اور تجھ کو جنت میں ایک بڑا اور عالی مرتبہ مقام حاصل ہوا)۔ (ترمذی)

تین دن سے زیادہ قطع تعلق حرام ہے

۳۲......حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے تعلقات منقطع رکھے، صورت یہ ہو کہ (جب وہ کہیں ایک دوسرے کے سامنے آئیں) تو اپنا منہ ادھر کو پھیر لے اور وہ اپنا منہ دوسری طرف پھیر لے (یعنی دونوں ہی ایک دوسرے کی ملاقات سے احتراز کریں) اور ان دونوں میں بہتر شخص وہ ہے جو سلام میں پہل کرے (یعنی تعلقات بحال کرنے کے لئے سلام کرے)۔ (بخاری ومسلم)

بدگمانی وغیرہ کی ممانعت

۳۳......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی پر بدگمانی کرنے سے اجتناب کرو، کیونکہ بدگمانی سب سے بدتر جھوٹ ہے، بلاضرورت کسی کی مخفی حالت کی کرید مت کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو، کسی کے سودے نہ بگاڑو، آپس میں حسد نہ کرو،

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، اے اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے ساتھ بھائی بن کر رہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ایک دوسرے پر شک نہ کرو۔ (بخاری و مسلم)

مسلمانوں کے حقوق

۳۴......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں (اس وقت انہی چھ کے ذکر کا موقع تھا) عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ حقوق کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۱) جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرنا (۲) دعوت قبول کرنا (۳) نصیحت و خیر خواہی کا طلب گار ہو تو خیر خواہی کرنا (۴) جب چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا (۵) جب بیمار ہو جائے تو عیادت کرنا (۶) وفات ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا۔ (مسلم)

۳۵......حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے اور اس کے ساتھ دھوکہ دہی کا معاملہ کرے۔ (ترمذی)

(یہ تمام حدیثیں مشکوٰۃ المصابیح سے لی گئی ہیں) مذکورہ بالا احادیث میں جو حقوق بیان ہوئے ہیں یہ سب مسلمانوں کے عمومی حقوق ہیں جن سے عام طور پر واسطہ پڑتا ہے کچھ خاص اسباب وحالات کے تحت خاص حقوق بھی ایک دوسرے پر لازم ہوتے ہیں جن کو بقدر ضرورت رسالہ ’’حقوق الاسلام‘‘ میں لکھ دیا ہے، اس میں دیکھ لیا جائے۔ ان تمام حقوق کی ادائیگی کی مکمل کوشش کی جائے، کیونکہ حقوق کی ادائیگی میں بہت کوتاہی ہوتی ہے جو نہایت نقصان کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین۔ (اشرف علی عفی عنہ)

روح دہم

اپنی جان کے حقوق ادا کرنا

جس طرح انسان پر دوسروں کے حقوق ادا کرنا لازم ہے، اسی طرح ہر انسان پر اس کی جان اور نفس کے بھی کچھ حقوق ہیں ان حقوق کو ادا کرنا بھی لازم ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی جان کا مالک بھی اللہ تعالیٰ ہے انسان کو صرف امانت کے طور پر دی گئی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق جان کی حفاظت انسان کے ذمہ لازم ہے، جان کی حفاظت ایک: تو یہ ہے کہ صحت کا خیال رکھے دوسرے: قوت کی حفاظت کرے، تیسری: جمعیت خاطر رکھے یعنی کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے خواہ مخواہ دل پریشان ہوجائے کیونکہ صحت وقوت میں کمی یا دلی پریشانی سے دین کے کاموں میں خلل واقع ہوجاتا ہے، کم ہمتی اور سستی پیدا ہوجاتی ہے نیز دوسرے ضرورت مند لوگوں کی امداد نہیں کرسکتا، نیز کمزوری، دلی پریشانی کی وجہ سے آدمی کبھی ایسی ناشکری اور بے صبری میں مبتلاء ہوجاتا ہے کہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، اب قوت وصحت لازم ہونے کے متعلق چند آیات واحادیث لکھی جاتی ہیں۔

۱.....قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول منقول ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرتے ہوئے فرمایا ''جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھ کو شفاء دیتا ہے۔ (سورۂ شعراء:۸۰)

فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ صحت مطلوب ہے۔

۲.....اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ''اور ان (دشمنوں) کے لئے جس قدر تم سے ہو سکے قوت تیار رکھو۔'' (سورۂ انفال:۶۰)

فائدہ: اس میں قوت کی حفاظت کا صاف حکم ہے حضرت مسلم بن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارکہ میں جو ''قوت'' کا ذکر ہے اس کی تفسیر تیراندازی سے فرمائی ہے، تیراندازی کو قوت اس لئے فرمایا کہ اس سے دین اور دل دونوں میں مضبوطی اور قوت پیدا ہوتی ہے۔ اس میں دوڑنا بھاگنا پڑتا ہے اس میں بدن میں مضبوطی اور قوت پیدا

ہوتی ہے یہ اس زمانے کا ہتھیار تھا، موجودہ زمانہ میں جو جدید ہتھیار ہیں وہ بھی تیر کے حکم میں ہے۔ اس مضمون کا بقیہ حصہ حدیث ۱۳ کے ذیل میں آئے گا۔

۳.....اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ''اسراف مت کرو (یعنی مال کو بے موقع مت اڑاؤ)''۔

(سورۂ بنی اسرائیل:۲۶)

فائدہ: اس آیت میں اسراف سے منع فرمایا ہے، کیونکہ بے جا مال خرچ کرنے سے مالی تنگی ہوتی ہے، اس سے انسان کا دل پریشان ہوتا ہے، لہٰذا اس پریشانی سے بچنے کا حکم ہے اور جن باتوں سے اس سے زیادہ پریشانی لاحق ہو ان سے بچنے کا تو اور زیادہ حکم ہے، اس حکم سے ثابت ہوا کہ اطمینانِ قلب کا حصول شرعاً مطلوب ہے۔

مسئلہ: فتاویٰ عالمگیریہ میں مسئلہ موجود ہے غذا کی وہ مقدار جس سے جان بچ جائے اس کا استعمال فرض ہے اگر قدرت ہوتے ہوئے کھانا پینا ترک کر رکھا جس سے موت واقع ہوگئی تو یہ شخص جان کو ہلاک کرنے کی وجہ سے سخت گناہ گار ہوا، اسی طرح کھانے پینے کی مقدار کو اتنا کم کر دینا جس سے جسمانی کمزوری لاحق ہو جانے اور فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی اور سستی ہونے لگے یہ بھی ناجائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیریہ، کتاب الکراھیہ)

فائدہ: معلوم ہوا کہ جان کی حفاظت فرض ہے اور اس کو ضائع اور نقصان پہنچانا شرعاً ممنوع ہے۔

احادیث مبارکہ

۱.....حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ نفل روزے زیادہ رکھنے یا رات کو بیدار رہ کر زیادہ نفل پڑھنے سے صحت خراب ہو جائے گی اور آنکھیں آشوب کر آئیں گی، بعد میں جو نفل روزے سنت سے ثابت یا تہجد کی جو رکعتیں مطلوب ہیں، وہ بھی ادا نہ ہو سکیں گی۔ اس لئے نفل روزے رکھنے میں اسی طرح شب بیداری میں اعتدال سے کام لینا چاہئے۔

دو قابل قدر نعمتیں

۲.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارے میں اکثر لوگ خسارے میں ہوتے ہیں (اور وہ دونوں نعمتیں) تندرستی اور فراغت ہیں۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ لوگ ان دونوں نعمتوں کی حقیقی قدر نہیں کرتے کہ ان نعمتوں کے حصول کے وقت ان سے خوب آخرت کا نفع اٹھائے۔ بہر حال اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تندرستی اور فراغت ایسی نعمت ہے کہ ان سے دین میں مدد ملتی ہے۔ فراغت یعنی بے فکری اس وقت حاصل ہوتی ہے کہ انسان کے پاس زیادہ مقدار میں مال ہو اور کوئی پریشانی بھی لاحق نہ ہو، تو معلوم ہوا کہ افلاس اور پریشانی سے بچے رہنے کی کوشش کرنا شرعاً مطلوب ہے۔

پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھو

۳..... حضرت عمرو بن میمون (تابعی) اودی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت فرمائی کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں (کے آنے) سے پہلے غنیمت سمجھو (یعنی ان اوقات کو دین کے کاموں کا ذریعہ بنالو) (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) بیماری سے پہلے صحت کو (۳) افلاس سے پہلے مالداری کو (۴) مشاغل و تفکرات میں مبتلاء ہونے سے پہلے وقت کے فراغت اور اطمینان کو (۵) موت سے پہلے زندگی کو۔ (ترمذی)

فائدہ: اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جوانی، صحت، دولت، فراغتِ وقت اور زندگی ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ ساتھ نہیں دیتیں، جوانی کے بعد بڑھاپا، صحت کے بعد بیماری، دولت کے بعد محتاجی، فراغت کے بعد تفکرات اور مشاغل اور زندگی کے بعد موت کا پیش آنا لازمی امر ہے، لہٰذا جب تک یہ چیزیں پیش نہ آئیں موقع کو غنیمت جانو، اس میں اپنی دنیوی اور اخروی بھلائی و بہتری کے لئے جو کچھ کرسکتے ہو اس سے غفلت اختیار نہ کرو، یہ بھی معلوم ہوا کہ جوانی میں صحت و قوت کا ہونا اور اسی طرح بے فکری اور مالی گنجائش کا ہونا یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتیں ہیں۔

دنیا کی اصل نعمتیں

۴..... حضرت عبید اللہ بن محصن رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ اپنی جان کی طرف سے بے خوف ہو (ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی) اس کا بدن (بیماری سے) درست و عافیت میں ہو اور اس کے پاس (حلال ذریعہ سے حاصل کیا ہوا) ایک دن کی بقدر ضرورت خوراک کا سامان ہو (جس سے بھوکا

رہنے کا اندیشہ نہ ہو) تو گویا اس کے لئے ساری دنیا کی نعمتیں جمع کردی گئی ہیں۔ (ترمذی)
فائدہ: اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ صحت وعافیت امن واشتی شرعاً مطلوب ومحمود ہے۔

بقدر ضرورت دنیا کمانے کی فضیلت

۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے بچنے، اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کی خاطر جائز وسائل اور ذرائع سے دنیا (کے مال واسباب) کو حاصل کرے، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند جیسا (روشن ومنور) ہوگا۔ (بیہقی، ابونعیم)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین بچانے اور اہل وعیال اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے بقدر ضرورت مال کمانے کی بڑی فضیلت ہے، اس سے اطمینان قلب کا مطلوب ہونا بھی معلوم ہوا۔

۶...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی اس چیز کا نام نہیں کہ حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے یا یہ کہ مال کو بے موقع خرچ کر ڈالے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث میں بھی مال کو ضائع کرنے کی صراحتاً ممانعت ہے کیونکہ اس سے بعد میں پریشانی لاحق ہوتی ہے۔

حرام چیزوں کے ذریعہ علاج کی ممانعت

۷...... ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری بھی اتاری ہے اور دوا بھی، اور ہر بیماری کے لئے دوا بھی مقرر کی ہے لہٰذا تم دوا سے بیماری کا علاج کرو، لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث میں حرام چیز خاص طور پر شراب وغیرہ کو علاج کے لئے استعمال کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ علاج کرنا صحت حاصل کرنا شرعاً مطلوب ہے۔

معدہ بدن کا حوض ہے

۸......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (آدمی کا) معدہ بدن کا حوض ہے، اور پیٹ کی رگیں (جو اعضاء جسم سے پیوستہ ہیں) معدہ کی طرف (پانی پینے والے کی طرح) آتی ہیں جب معدہ درست ہوتا ہے وہ رگیں صحت لے کر جاتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہو تو رگیں بیماری لے کر جاتی ہیں (یعنی فاسد رطوبت لے کر جاتی ہیں جس سے بدن کو بیماری اور ضعف لاحق ہو جاتا ہے)۔ (شعب الایمان و بیہقی)

فائدہ: اس حدیث میں معدے کی خاص رعایت کرنے کا حکم فرمایا ہے کہ معدہ درست رکھنے کی کوشش کریں تاکہ جسم کے دیگر اعضاء صحیح اور تندرست رہیں۔

بیمار کے لئے پرہیزی کھانا

۹......حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ (کھجوریں) مت کھاؤ، کیونکہ تمہیں کمزوری لاحق ہے (یعنی تم ابھی ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور تم پر ضعف کا اثر غالب ہے اس لئے تمہارے لئے پرہیز ضروری ہے) حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء کے لئے چقندر اور جو تیار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے علی! تم اس میں سے کھاؤ اس لئے کہ یہ تمہارے لئے بہت مفید اور موافق ہے۔ (احمد، ترمذی و ابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث سے بدپرہیزی کی ممانعت معلوم ہوئی کہ یہ مضر صحت ہے اس لئے بدپرہیزی نہیں کرنی چاہئے۔

بھوک سے پناہ مانگنا

۱۰......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بھوک سے، وہ بھوک بری ہم خواب ہے۔ (ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ)

فائدہ: ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی شرح مشکوٰۃ میں علامہ طیبی کے حوالہ سے نقل فرمایا ہے کہ بھوک سے پناہ مانگنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے قویٰ ضعیف ہو جاتے ہیں اور دماغ پریشان ہو جاتا ہے اس

سے ثابت ہوا کہ صحت وقوت اور اطمینان قلب شرعاً مطلوب ہے، کیونکہ زیادہ بھوک سے یہ سب فوت ہوجاتے ہیں اور بھوک اور بیماری کی جو فضیلت وارد ہوئی ہے اس سے بھوک اور بیماری کا حاصل کرنا مطلوب ہونا لازم نہیں آتا، کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ غیر اختیاری طور پر بھوک اور بیماری لاحق ہوجائے تو اس پر صبر کیا جائے تو یہ فضیلت حاصل ہوگی، لہٰذا بھوک اور بیماری بذات خود مطلوب نہیں۔

تیراندازی سیکھنے کا حکم

۱۱...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تیراندازی بھی کیا کرو اور سواری بھی کیا کرو۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، دارمی)

فائدہ: اس روایت میں تیراندازی اور سواری سیکھنے کی تعلیم ہے اس میں ورزش ہے جس سے قوت بڑھتی ہے۔

۱۲...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے تیراندازی سیکھی اور پھر اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے یا یوں فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی۔ (مسلم)

فائدہ: اس حدیث سے قوت کی حفاظت کی تاکید ثابت ہوئی کہ قوت ضائع کرنے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نافرمانی قرار دے کر اس پر وعید بیان فرمائی اور تیراندازی کے قوت ہونے کا بیان آیت ۳ کے ذیل میں گذر چکا ہے اور ان دو حدیثوں میں بیان کردہ مضمون کا بقیہ اگلی حدیث کے ذیل میں آرہا ہے۔

طاقت وقوت کی فضیلت

۱۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قوت والا مؤمن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کم قوت والے مؤمن سے بہتر اور زیادہ پیارا ہے اور یوں تو سب ہی مؤمنین میں خیر اور خوبی ہے۔ (مسلم)

فائدہ: جب قوت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی پیاری چیز ہے تو اس کو باقی رکھنا اور بڑھانا اور جو چیزیں قوت کو کم کرنے والی یا ختم کرنے والی ہیں ان سے احتیاط رکھنا، سب شرعاً مطلوب ہوگا۔

قوت کو کم کرنے والی چیزوں سے اجتناب

قوت کو کم کرنے والی چیزیں مثلاً غذا کا بہت کم کر دینا، نیند کا بہت کم کر دینا، ہم بستری میں اپنی طاقت سے آگے بڑھنا، ایسی چیزیں کھانا جس سے بیماری پیدا ہو یا بد پرہیزی کرنا جس سے بیماری بڑھ جائے یا جلدی صحت یابی نہ ہو سب اس میں داخل ہو گئیں، ان سب باتوں سے بچنا چاہیے۔

قوت بڑھانے والی چیزوں کو اختیار کرنا

اسی طرح قوت بڑھانے میں ورزش کرنا، دوڑنا، پیدل چلنے کی عادت بنانا جن اسلحہ کی قانوناً اجازت ہے یا اجازت حاصل ہو سکتی ہے ان کی مشق کرنا، یہ سب داخل ہے مگر حد شرع اور حد قانون سے باہر نہ ہونا چاہیے کیونکہ شریعت اور قانون کے خلاف کام کرنے سے اطمینان قلب اور راحت جو شرعاً مطلوب ہے وہ برباد ہو جاتا ہے اور پریشانی لاحق ہوتی ہے۔

سفر میں کم از کم تین آدمیوں کا ساتھ ہونا

۱۴......حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار قافلہ ہے۔

(مالک وترمذی، ابوداؤد ونسائی)

فائدہ: اس روایت میں ایک یا دو آدمی کے تنہا سفر کرنے کو منع کیا گیا ہے اور یہ فرمایا کہ کم از کم تین ساتھی ہونا چاہیے، تاکہ نماز جماعت کے ساتھ اداء ہو سکے اور اگر کوئی ضرورت وحادثہ وغیرہ پیش آئے تو اس کا کوئی مددگار ہو۔ یہ حکم ایسے راستہ پر سفر کے لئے ہے جہاں تنہا سفر کرنے میں دشمن کا خطرہ ہو، اس سے ثابت ہوا کہ اپنی حفاظت کا سامان ضروری ہے۔

جماعت سے علیحدہ رہنے کی ممانعت

۱۵......حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (پہلے عام طور پر ایسا ہوتا تھا) کہ صحابہ جب کسی منزل پر اترتے تو الگ الگ ہو کر پہاڑی دروں اور نشیبی میدانوں میں پھیل جاتے تھے (یعنی متفرق طور پر ٹھہرتے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا اس طرح دروں اور نشیبی میدانوں میں متفرق طور پر ٹھہرنا یہ شیطان کی طرف سے ہے (اس لئے کہ اگر کسی پر آفت آئے تو دوسروں کو خبر بھی نہ ہوگی) اس ارشاد کے بعد صحابۂ کرام جب بھی کسی منزل پر اترتے تو آپس

میں اتنے قریب قریب ہوکر ٹھہرتے کہ کہا جانے لگا کہ اگر ان سب پر ایک کپڑا پھیلا دیا جائے تو سب کو ڈھانک لے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس روایت سے بھی اپنی جان اور مال اور اسباب کے بارے میں حفاظت اور احتیاط کی تاکید ثابت ہوئی کہ اپنی طرف سے جو احتیاطی تدابیر ہوسکیں اختیار کی جائیں۔

۱۶......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک اجازت لینے والے سے) فرمایا، اپنا ہتھیار ساتھ لے لو، مجھ کو بنوقریظہ سے (جو کہ یہودی اور مسلمانوں کے دشمن تھے) نقصان پہنچانے کا خطرہ ہے، چنانچہ اس صحابی نے اپنے ساتھ ہتھیار لیا اور گھر چلا گیا، لمبی حدیث ہے۔ (مسلم)

فائدہ: جس موقع پر دشمنوں سے ایسا خطرہ اور اندیشہ ہو تو اپنی حفاظت کے لئے جائز اسلحہ اپنے ساتھ رکھنا چاہئے، مذکورہ بالا حدیث سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدل چلنا

۱۷......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ غزوۂ بدر کے سفر میں تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر سوار تھے اور حضرت لبابہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ایک اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدل چلنے کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے کہ ہم آپ کی طرف سے پیدل چلیں گے تو جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں (آخرت میں) تم سے زیادہ ثواب سے بے نیاز نہیں ہوں (یعنی جہاد کے لئے پیدل چلنے میں جو ثواب ہے اس کی مجھے بھی ضرورت ہے)۔

(شرح السنہ)

فائدہ: اس روایت سے ثابت ہوا زیادہ آرام طلبی ٹھیک نہیں ہے بلکہ پیدل چلنے کی بھی عادت رکھنی چاہئے۔

۱۸......حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں زیادہ آرام طلبی سے منع فرماتے تھے اور حکم فرماتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کرو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث میں پہلے سے بھی زیادہ اہم بات یہ ارشاد فرمائی کہ ننگے پاؤں چلا کریں۔

۱۹......حضرت ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ گذار تنگی کی رکھو اور جفاکشی سے کام لو اور ننگے پاؤں چلا کرو۔ (جمع الفوائد از کبیر واوسط)

فائدہ: اس میں کئی مصلحتیں ہیں، مضبوطی، جفاکشی، آزادی وغیرہ۔

اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں

۲۰...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس سے کیا مراد ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ نفس کو ذلیل کرنا یہ ہے کہ جس بلا کو برداشت نہ کر سکے اس کا سامنا کرے۔ (ترمذی)

فائدہ: اس روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو کام انسان کے اختیار اور قابو میں نہ ہو اس کو خود انجام دینے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس سے پریشانی بڑھتی ہے۔ مثلاً کسی مخالف دشمن کی طرف سے کوئی فتنہ پردازی سامنے آئے تو حکام کے ذریعہ ہی مدافعت کی جائے خود معاملہ ہاتھ میں نہ لیا جائے یا خود وہ انتظام کریں یا آپ کو انتقام لینے کی اجازت دیدیں یا اگر خود حکام کی طرف سے کوئی ناگوار واقعہ پیش آئے تو کسی مناسب طریقہ سے اپنی تکلیف ظاہر کر دی جائے اور پھر بھی اگر اپنی مرضی کے موافق انتظام نہ ہو سکے تو صبر سے کام لینا چاہئے، عمل سے زبان سے یا قلم سے مقابلہ نہ کیا جائے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے کہ وہ مصیبت کو دور فرمادیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس موضوع پر یہ تین آیات قرآنیہ اور بیس احادیث مبارکہ پیش کی گئی ہیں، یہ تمام روایات آخری دو کے علاوہ سب مشکوٰۃ شریف میں موجود ہیں، ان سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں ہیں۔

(۱) صحت وقوت اور اطمینان قلب، امن وعافیت راحت وسکون شرعاً مطلوب ہے، جس کی تقریر مختلف حدیثوں کے فائدہ کے تحت لکھی گئی ہے۔

(۲) انسان کے جو افعال مذکورہ مقاصد میں خلل انداز ہوں، اگر ان مقاصد کو حاصل کرنا واجب کے درجہ میں ہو تو خلل انداز ہونے والے افعال کو انجام دینا حرام ہوگا، اگر مقاصد واجب کے درجہ میں نہ ہوں تو خلل انداز ہونے والے افعال کو انجام دینا مکروہ ہوگا۔

(۳) اگر بندہ کے اختیار کے بغیر منجانب اللہ ایسے واقعات پیش آجائیں جن سے انسان کی صحت، قوت اور ذہنی سکون برباد ہو جائے، تو ان کو منجانب اللہ سمجھ کر صبر کرنا لازم ہے اس پر بہت ہی

بڑا اجر وثواب مرتب ہوتا ہے اور صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آتی ہے دل کی پریشانی ختم ہوجاتی ہے۔اس لئے خوشی کے ساتھ ان پر صبر کیا جائے۔تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام سب کے ساتھ ایسا معاملہ پیش آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلاف طبع امور کے ذریعہ اپنے بندوں کے ایمان کا امتحان لیتے ہیں۔ایسے امتحانات کے واقعات قرآن و حدیث میں بکثرت موجود ہیں۔

روح یازدہم

نماز کی پابندی

نماز کی پابندی کرنا شرعاً ہر مسلمان عاقل بالغ مرد اور عورت پر لازم ہے اس سلسلہ میں چند آیات اور احادیث مبارکہ نقل کی جاتی ہیں جن میں نماز کی پابندی لازمی قرار دی گئی ہے۔

آیت نمبر۱: متقی اور پرہیزگار لوگوں کی صفات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور وہ لوگ نماز کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں۔ (سورۂ بقرہ:۳)

آیت نمبر۲: ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور نماز کو ٹھیک ٹھیک ادا کرو۔ (سورۂ بقرہ:۴۳)

فائدہ: ان الفاظ کے ساتھ نماز کا حکم قرآن کریم میں بار بار آیا ہے، بار بار نماز کی تاکید ہے۔

مدد حاصل کرنے کا نسخہ

آیت نمبر۳: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو، بلاشبہ حق تعالیٰ (ہر طرح سے) صبر کرنے والوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ (سورۂ بقرہ:۱۵۳)

فائدہ: اس آیت میں ہدایت ہے کہ انسان کی تمام حوائج وضروریات کے پورا کرنے اور تمام آفات اور مصائب اور تکالیف کو دور کرنے کا نسخۂ اکسیر دو جزء سے مرکب ہے، ایک صبر دوسرا نماز۔

آیت نمبر۴: پابندی کرو سب نمازوں کی اور درمیان والی نماز کی (اور اسی کے آخر میں فرمایا) پھر اگر تم کو اندیشہ ہو (دشمن وغیرہ کا) تو کھڑے ہوئے یا سواری پر بیٹھے ہوئے نماز پڑھ لیا کرو۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ نماز کا حکم اس قدر اہم ہے کہ عام حالات میں تو پابندی لازم ہے ہی، اگر دشمن وغیرہ کے خوف کی وجہ سے قبلہ کی طرف رخ کرنا ممکن نہ ہو یا رکوع سجدہ پر بھی قدرت نہ ہو تب بھی نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں بلکہ اس حالت میں بھی جیسے بھی ممکن ہو نماز کی پابندی کی جائے۔

خوف کی حالت میں نماز کا حکم

اگر دشمن کے مقابلے کے موقع اندیشہ ہو کہ اگر سب نماز میں لگ جائیں گے تو دشمن موقع پا

کر حملہ کردے گا تو اس وقت بھی نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں، البتہ نماز کا طریقہ بتلایا کہ: جب آپ ان میں موجود ہوں پھر ان کے لئے نماز قائم کریں تو چاہیئے (ان کی دو جماعتیں بنادی جائیں) ان میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوجائے اور یہ لوگ اپنے ہتھیار لے لیں، پھر جب سجدہ کر چکیں (یعنی ایک رکعت پوری کرلیں) تو یہ لوگ (نگہبانی کے لئے) آپ کے پیچھے ہو جائیں تو دوسری جماعت آجائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی سو وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔

(سورۂ نساء:۱۰۲)

نوٹ: فقہاء کرام اس نماز کو ''صلوٰۃ الخوف'' کے نام سے ذکر کرتے ہیں فقہ کی کتابوں میں اس کی تفصیلات موجود ہیں، اصل کتاب میں بھی کچھ تفصیلات موجود ہیں لیکن عوام کے لئے سمجھنا مشکل تھا اس لئے تسہیل کے وقت حذف کردیا بوقت ضرورت علماء سے رجوع کیا جائے۔

عذر کی حالت میں بھی نماز کا حکم ہے

۶.....ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! جب تم نماز کی طرف اٹھو تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرلو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھولو اور اگر حالت جنابت میں ہو تو اچھی طرح سے پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا تم میں سے کوئی شخص قضاء حاجت کی جگہ سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو پھر تم کو (وضو یا غسل کے لئے) پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔ (سورۂ مائدہ:۶)

فائدہ: دیکھیئے نماز کی کتنی اہمیت ہے کہ اگر بیماری کی حالت میں کسی کو پانی نقصان کرتا ہو یا کسی مجبوری کی وجہ سے وضو یا غسل کے لئے پانی نہ ملتا ہو تب بھی حکم یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھی جائے اسی طرح نماز میں آسانی ہوگئی ہے کہ اگر کھڑے ہو کر پڑھنا دشوار ہو تو بیٹھ کر پڑھی جائے اور اگر بیٹھ کر پڑھنا دشوار ہو تو لیٹ کر نماز ادا کی جائے معاف تب بھی نہیں۔

۷.....ارشاد باری تعالیٰ ہے: (شراب اور جوئے کے حرام ہونے کی وجہ میں یہ بھی فرمایا) اور (شیطان یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تم کو) اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے باز رکھے (نماز اللہ تعالیٰ کی یاد کا سب سے افضل طریقہ ہے)۔

(سورۂ مائدہ:۹۱)

فائدہ: دیکھئے نماز کس قدر اہم ہے کہ جو چیز نماز سے روکنے والی تھی اس کو حرام قرار دیا تا کہ نماز میں خلل نہ آئے۔

نماز مسلمان ہونے کی علامت ہے

۸......(ایک ایسی جماعت کے بارے میں جنہوں نے ہر طرح سے اسلام کو اور اہل اسلام کو اذیت پہنچائی تھی ارشاد فرمایا) اگر یہ لوگ (کفر سے) توبہ کرلیں (یعنی مسلمان ہو جائیں) اور (اس اسلام کو ظاہر کردیں مثلاً) نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہو جائیں گے (اور پچھلا کیا ہوا سب معاف ہو جائے گا)۔ (سورۂ برأت:۱۱)

فائدہ: اس آیت میں نماز کو اسلام کی علامت فرمایا ہے یہاں تک کہ اگر کسی کافر کو کسی نے کلمہ پڑھتے ہوئے تو نہیں سنا لیکن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو علماء امت کا اس پر اجماع ہے کہ اس پر واجب ہے کہ اس نمازی کو مسلمان سمجھیں اور زکوٰۃ کی کوئی خاص صورت وشکل نہیں اس لئے اس کو اس درجہ کی علامتِ اسلام قرار نہیں دیا گیا۔

نماز کو ضائع کرنے والوں کے لئے وعید

۹......(اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کی ایک جماعت کا ذکر فرما کر ان کے بعد ناخلف لوگوں کا ذکر فرمایا ہے کہ) ان کے بعد بعض ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کر دیا (اس سے تھوڑا آگے فرماتے ہیں کہ) یہ لوگ عنقریب (آخرت میں) خرابی دیکھیں گے یعنی عذاب کا مزہ چکھیں گے۔ (سورۂ مریم:۵۹)

فائدہ: دیکھئے نماز ضائع کرنے والے اگرچہ انبیاء کی اولاد ہوں خاندانِ نبوت میں سے ہوں ان کو ناخلف فرمایا یعنی یہ نبی کے نقش قدم پر نہیں ہیں، اس لئے خاندان نبوت سے ہونے کے باوجود نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عذاب الٰہی سے نہیں بچ پائیں گے، نماز میں سستی غفلت یا بالکل چھوڑ دینے کی وجہ سے ضرور عذاب میں مبتلاء ہوں گے۔

متعلقین کو نماز کا پابند بنانا

۱۰......ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اپنے متعلقین کو نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی اس کے پابند رہئے۔'' (سورۂ طٰہ:۱۳۲)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے تاکہ دوسرے سننے والے سمجھ لیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے تو اوروں کو کیسے معاف ہو سکتی ہے؟ اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح نماز کا خود پابند رہنا ضروری ہے اسی طرح اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید کرنا ضروری ہے کیونکہ ماتحت افراد کو دین پر لانے کی کوشش کرنا یہ ہر انسان کی شرعی ذمہ داری ہے، بہر حال نماز کی تاکید کے متعلق بکثرت آیات موجود ہیں تاہم اس موقع پر انہی دس آیات پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

نمازوں سے گناہ معاف ہوتے ہیں

۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتلایئے اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر ہو اور اس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کیا کرے تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ نے فرمایا کہ "یہی حالت ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ نمازیوں کے سب گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: دیکھئے! نماز کی کتنی بڑی فضیلت ثابت ہوئی البتہ مسلم شریف کی ایک روایت میں اجتناب کبائر کو شرط قرار دیا ہے یعنی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے اگر ہو جائے تو توبہ کر لی جائے، تمام صغیرہ گناہ نمازوں کی بدولت معاف ہو جائیں گے یہ کتنی بڑی دولت ہے!

نماز ایمان اور کفر کے درمیان حد ہے

۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا چھوڑنا بندۂ مؤمن اور کفر کے درمیان (کی دیوار کو ڈھا دیتا) ہے۔ (مسلم)

فائدہ: اس حدیث میں نماز چھوڑنے والوں کے لئے سخت وعید ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز کی دیوار حائل تھی جب نماز چھوڑ دی وہ دیوار ہٹ گئی اور آدمی کفر کے بالکل قریب پہنچ گیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کبھی یہ فسق و فجور آدمی کو کفر ہی میں مبتلاء کر دے اس لئے ہر مسلمان کو نماز کی پابندی ضرور کرنا چاہئے۔

نماز چھوڑنے والے کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا

۳..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر فرمایا چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز پر محافظت کرتا ہے (یعنی ہمیشہ پابندی سے پڑھتا ہے) تو وہ نماز قیامت کے روز اس کے لئے ایمان کے نور (ایمان کے کمال کی واضح) دلیل ہوگی، نیز قیامت کے روز مغفرت کا ذریعہ بنے گی، اور جو شخص نماز پر محافظت نہیں کرتا تو اس کے لئے نہ (ایمان کے) نور نہ (کمال ایمان کی) دلیل اور نہ (قیامت کے روز) مغفرت کا ذریعہ بنے گی بلکہ ایسا شخص قیامت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ (عذاب میں مبتلاء) ہوگا یعنی اگر چہ دوزخ میں ہمیشہ ان کے ساتھ نہ رہے گا، مگر عذاب میں ان کے ساتھ ہونا ہی بڑی سخت بات ہے۔ (احمد، دارمی، بیہقی شعب الایمان)

نماز پڑھنا ایمان کی علامت ہے

۴..... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور منافقین کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے لہذا جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔

(احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ منافقین کے ساتھ جو امن امان کا معاہدہ ہے وہ نماز اور اسلام کے دیگر ظاہری احکام کی تابعداری کرنے کے سبب سے ہے، جب نماز کی پابندی چھوڑ دی تو اب ہم ان کے ساتھ کافروں کا برتاؤ کریں گے، کیونکہ اور کوئی علامت ان میں ایمان کی نہیں پائی جاتی، البتہ یہ کہ جس میں دیگر علامات اسلام موجود ہوں اس کو کافر نہیں کہا جائے گا، لیکن ترک نماز جو کفر کی علامت ہے اس کو اختیار کرنا بہت بڑی بات ہے۔

سات سال کے بچوں کو نماز کا حکم

۵..... حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد مکرم سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں (تو نماز چھوڑنے پر) انہیں مارو، نیز ان کے بستر علیحدہ کر دو (ابوداؤد) یہ حدیثیں مشکوۃ سے لی گئی ہیں۔

نمازوں کی وجہ سے شہادت سے اونچا مرتبہ

۶......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف بااسلام ہوئے، ان میں سے ایک شہید ہوگیا دوسرا ایک سال بعد (طبعی موت سے) فوت ہوا، حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا ایک سال بعد وفات پانے والا اس شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوگیا مجھ کو بڑا تعجب ہوا تو صبح کو اس کا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا اس بعد میں مرنے والے نے اس شہید کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے اور ایک سال تک ہزاروں رکعتیں نماز نہیں پڑھیں؟ (اگر صرف فرض، واجب، سنت مؤکدہ ہی لی جائیں تو دس ہزار رکعت کے قریب ہوتی ہیں یعنی ان عبادات کی وجہ سے وہ شہید سے مرتبہ میں بڑھ گیا)۔ (احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی)

فائدہ: ابن ماجہ اور ابن حبان کی روایت میں اتنا اور اضافہ ہے کہ ان دونوں حضرات کے درجوں میں آسمان وزمین کے فاصلے سے بھی زیادہ فرق ہے۔ اور ظاہر ہے بعد میں وفات پانے والے کو جو اتنی فضیلت حاصل ہوئی اس میں زیادہ دخل نماز ہی کو ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ہی کی کثرت کا بیان فرمایا ہے نماز ہی ایسی چیز ہے جس کی بدولت شہید سے بھی بڑا رتبہ مل جاتا ہے۔

۷......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔ (دارمی)

فائدہ: نماز کو جنت کی کنجی قرار دینا اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ نماز تمام عبادات سے بڑھ کر جنت میں لے جانے والی ہے۔

قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

۸......حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں آدمی سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب ہوگا وہ نماز ہے، اگر وہ ٹھیک نکلی تو اس کے سارے اعمال ٹھیک ثابت ہوں گے، اور اگر وہ خراب نکلی تو اس کے سارے عمل خراب نکلیں گے۔

(طبرانی اوسط)

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز کی برکت دیگر تمام عبادات میں اثر کرتی ہے جو نماز کو ٹھیک طریقہ سے ادا کرتا ہے اس کی برکت سے دیگر تمام عبادات درست ہوتی ہیں، اگر نماز کو صحیح پابندی کے ساتھ ادا نہ کیا جائے تو اس سے دیگر عبادات میں بھی خلل واقع ہوتا ہے، یہ دلیل ہے نماز کی اہمیت کی۔

۹......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک حدیث میں یہ بھی) فرمایا کہ جس کے پاس نماز نہیں (جو نماز نہ پڑھتا ہو) اس کے پاس دین نہیں، نماز کو دین سے وہ نسبت ہے جیسے سر کو دھڑ سے نسبت ہے (کہ جسم کے ساتھ نہ ہو تو جسم مردہ ہے اسی طرح جو شخص نماز نہ پڑھتا ہو تو اس کے دیگر تمام اعمال بھی بے جان ہیں)۔ (طبرانی اوسط وصغیر)

فائدہ: جب نماز پر دین کا اتنا بڑا دار و مدار ہے تو اس کو چھوڑ کر دوسرے کسی نیک عمل کو نجات کے لئے کافی سمجھنا کتنی بڑی غلطی ہے، اس لئے زکوٰۃ، روزے اور حج کے فائدہ مند اور نجات دہندہ ہونے کے لئے نماز کی پابندی کرنا نہایت اہم ہے اس لئے ان کی فرضیت سال یا زندگی بھر میں ایک مرتبہ ہے جبکہ نماز کی فرضیت دن میں پانچ مرتبہ ہے، اس لئے نماز کے بغیر دین کے دیگر شعبوں میں جان نہیں پیدا ہو سکتی۔

نماز کی پابندی کرنے والوں پر جہنم حرام ہے

۱۰......حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص پانچوں نمازوں کی محافظت کرے یعنی ان کے رکوع سجدہ صحیح طریقہ پر ادا کرے اور نمازوں کو وقت پر پڑھے (اس میں کوئی کوتاہی نہ کرے) اور اس کا اعتقاد بھی رکھے کہ تمام نمازیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برحق ہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا فرمایا کہ اس کے لئے جنت واجب ہوگی، یا فرمایا کہ وہ دوزخ پر حرام ہو جائے گا (ان سب کا ایک ہی مطلب ہے)۔ (احمد)

یہ پانچ حدیثیں ترغیب سے نقل کی گئی ہیں۔ بہرحال یہ دس آیتیں اور دس احادیث مبارکہ ہیں جن میں نماز کی اہمیت کا ذکر ہے اور نماز کی پابندی کا حکم ہے اور نماز پڑھنے والوں کے لئے جنت کی بشارت ہے اور جہنم کے حرام ہونے کا وعدہ ہے ان تمام آیات و احادیث سننے اور جاننے کے بعد بھی کیا کوئی مسلمان نماز میں سستی اور غفلت برت سکتا ہے؟ اور غفلت و کوتاہی کرے تو اس کے لئے بڑی محرومی کی بات ہے، اللہ تعالیٰ توفیق عمل عطا فرمائے۔

روح دوازدہم

مسجد بنانا

مسجد بنانے سے مراد اس کی تعمیر میں جان ومال سے حصہ لینا یا مسجد بنانے کے لئے زمین وقف کرنا یا ٹوٹی ہوئی مسجد کی مرمت کرنا، یہ سب باتیں مسجد بنانے کے مفہوم میں داخل ہیں۔اسی طرح مسجد کے حقوق ادا کرنا یعنی (۱) اس میں حاضر ہو کر نماز پڑھنا خصوصاً جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا (۲) اس کو صاف ستھرا رکھنا (۳) مسجد کے آداب کا لحاظ کرنا (۴) اس کی خدمت کرنا (۵) کثرت سے مسجد میں حاضری دینا یعنی نماز کے علاوہ بھی کچھ وقت مسجد میں گذارنا۔اب اس کے متعلق آیات واحادیث نقل کی جاتی ہیں۔

بڑا ظالم کون ہے؟

۱......ارشاد باری تعالیٰ ہے: اس شخص سے زیادہ اور کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اس کا ذکر (اور عبادات) ادا کرنے سے روکے اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے۔ (سورۂ بقرہ:۱۱۴)

فائدہ: مساجد کی آبادی یہ ہے کہ ان میں وہ کام ہوتے رہیں جن کاموں کے لئے وہ بنائی گئی ہیں یعنی نماز، تلاوت، ذکر، اعتکاف وغیرہ جو شخص ان کاموں سے روکے گا وہ ان کی ویرانی کی کوشش کرنے والا ہوگا، مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جگہیں ہیں ان میں عبادت سے روکنے والے کو اللہ تعالیٰ نے بڑا ظالم قرار دیا ہے اس لئے مسجد میں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جو دوسروں کی عبادت میں خلل انداز ہو۔

مساجد کو آباد کرنے والے

۲......ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ہاں اللہ تعالیٰ کی مساجد کو (حقیقۃ) آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں اور نماز کی پابندی کرتے ہوں اور زکوٰۃ دیتے ہوں اور اللہ کے سواء کسی سے نہ ڈرتے

ہوں سوایسے لوگوں کے لئے توقع (یعنی وعدہ) ہے کہ اپنے مقصود (یعنی جنت ونجات) تک پہنچ جائیں۔" (سورۂ توبہ:۱۸)

فائدہ: اس آیت مبارکہ میں مسجد کے آباد کرنے والوں کے لئے ایمان اور جنت کی خوشخبری ہے چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد کا خیال رکھتا ہے (یعنی مسجد کی خدمت کرتا ہے، وہاں زیادہ قیام کرتا ہے اور نمازوں کی پابندی کرتا ہے، سب باتیں اس میں داخل ہیں) تو تم لوگ اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "انما یعمر مساجد اللّٰہ" الآیہ۔ یہ وہی آیت ہے جس کا ترجمہ ابھی اوپر گذرا ہے۔ (مشکوٰۃ، ترمذی، ابن ماجہ)

ہدایت یافتہ لوگ

۳......وہ (اہل ہدایت) ایسے گھروں میں (جا کر عبادت کرتے) ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔ (سورۂ نور:۳۶)

فائدہ: ان گھروں سے مراد مسجدیں ہیں اور ان کا ادب ان کی خدمت اور عبادت ان میں خلاف شرع امور کی انجام دہی سے اجتناب وغیرہ ہے جیسا کہ آئندہ احادیث میں تفصیلات آ رہی ہیں۔

جنت میں گھر کی بشارت

۱......حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے کوئی مسجد بنائے (جس میں اور کوئی فاسد غرض نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی طرح کا (گھر) جنت میں بنا دے گا۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نیت کی درستگی بھی ضروری ہے اسی طرح اگر کوئی شخص نئی مسجد نہ بنائے بلکہ بنی ہوئی مسجد کی مرمت کر دے، اس کو بھی ایسا ہی ثواب ملنے کی امید ہے، کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مرمت کے بعد یہ حدیث بیان فرمائی تھی اور دوسری حدیثوں سے بھی اس کا ثبوت ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی مسجد بنا دے (جس میں تعمیر مساجد میں مال یا جان خرچ کرنا دونوں داخل ہیں، چنانچہ جمع الفوائد میں رزین کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت خود بھی

اینٹیں اٹھارہے تھے) خواہ وہ قطاط پرندے کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔ (ابن خزیمہ، ابن حبان)

مسجد میں چندہ دینے کی فضیلت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت سے مسجد میں چندہ دینے کی فضیلت ثابت ہوئی کیونکہ گھونسلے کے برابر مسجد بنانے کا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ پوری مسجد تو نہ بناسکا لیکن اس کے بننے میں تھوڑی سی شرکت کرلی جس سے اس کی رقم کے مقابلے اس مسجد کا اتنا سا حصّہ آگیا جو پرندہ کے گھونسلہ کے برابر ہے اوپر والی حدیث میں جو آیا ہے کہ مسجد بنانے والے کے لئے اس کی مثل جنت میں گھر بن جائے گا، اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اتنا معمولی چندہ میں مثل مراد نہیں بلکہ اخلاص مراد ہے کہ اخلاص کے مطابق گھر بنے گا، لیکن لمبائی اور چوڑائی میں بہت بڑا ہوگا، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنادے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادے گا جو اس سے بہت لمبا چوڑا ہوگا۔ (احمد)

حلال مال سے مسجد تعمیر کی جائے

۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عبادت کے لئے حلال مال سے کوئی عمارت (یعنی مسجد) بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بنادے گا۔ (طبرانی اوسط)

فائدہ: معلوم ہوا کہ مسجد میں حرام مال لگانا جائز نہیں، خواہ وہ حرام رقم ہو یا حرام ملبہ ہو یا حرام زمین۔ جیسے بعض لوگوں کو شوق ہوتا ہے کہ دوسروں کی مملوکہ زمین میں ان کی اجازت کے بغیر مسجد بنالیتے ہیں پھر اس کے روک ٹوک کرنے پر (یعنی ان کو شرعی حکم بتادیا جائے کہ یہ مسجد ناجائز بنی ہے وغیرہ) تو لڑنے مرنے کو تیار ہوجاتے ہیں، اس ناجائز جگہ بنی ہوئی مسجد کی حمایت کرنے کو اسلام کی بڑی طرف داری اور خدمت سمجھتے ہیں خصوصاً زمیندار اگر غیر مسلم ہو تب تو اس کو کفر واسلام کا مقابلہ سمجھتے ہیں، خوب سمجھ لیں کہ غیر کی زمین میں اس کی بلا اجازت جو مسجد بنائی گئی ہے وہ شرعی مسجد ہی نہیں ہے اس کو ختم کرکے مالک کو واپس کی جائے گی، البتہ اگر زمیندار کی خوشی سے اس کو خرید کر اپنی ملک میں لے آئے تو اس کے بعد اس پر مسجد تعمیر کی جائے۔

مسجد کی صفائی کی فضیلت

۳......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت تھی (شاید حبشی ہو) وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جھاڑو دیا کرتی تھی ایک رات اس کا انتقال ہو گیا (اور صحابۂ کرامؓ نے رات ہی کو اسے دفن کر دیا) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے رات ہی کو کیوں خبر نہ کی؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرامؓ کو لے کر قبر پر تشریف لے گئے، اور قبر ہی پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اور اس کے حق میں دعا فرمائی پھر واپس تشریف لے آئے۔ (ابن ماجہ و ابن خزیمہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس سے پوچھا تو نے کون سا عمل زیادہ فضیلت کا پایا؟ تو اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینے کو۔ (ابوالشیخ اصفہانی)

فائدہ: دیکھئے مسجد میں جھاڑو دینے کی بدولت ایک غریب گمنام حبشی عورت جس کی مسکنت اور گمنامی کے سبب اس کی وفات کی اطلاع بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دی گئی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بڑی قدر فرمائی کہ اس کی وفات کی خبر نہ دینے کی شکایت بھی فرمائی پھر قبر پر تشریف لے گئے اور اس پر جنازہ کی نماز پڑھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور اس کے لئے دعا فرمائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر خود اس نے اس عمل کی کتنی بڑی فضیلت بیان کی، افسوس اب مسجد میں جھاڑو دینے کو لوگ عیب اور ذلت کا کام سمجھتے ہیں، کوئی یہ عمل اختیار کرے اس کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

حوروں کا مہر

۴......حضرت قرصافہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد سے کوڑا کباڑ نکالنا بڑی آنکھوں والی حوروں کا مہر ہے۔ (طبرانی کبیر)

۵......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مسجد سے ایسی چیز باہر نکال دی جس سے تکلیف ہوتی تھی (جیسے کوڑا کباڑ کانٹا، اصلی فرش سے زائد کنکر پتھر وغیرہ) اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔ (ابن ماجہ)

ہر محلّہ میں مسجد بنانا

۶......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہر محلے میں مسجد بنائی جائے اور ان کو پاک صاف رکھا جائے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ وابن خزیمہ)

فائدہ: اس حدیث میں مسجد کو پاک وصاف رکھنے کا حکم ہے پاک رکھنا یہ ہے کہ اس میں کوئی ناپاک آدمی یا ناپاک کپڑا ناپاک تیل وغیرہ نہ جانے پائے اور صاف رکھنا یہ ہے کہ اس کو کوڑا کباڑ، گردوغبار وغیرہ سے صاف رکھا جائے۔

مسجد میں خوشبو لگانا

۷......حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی روایت میں ارشاد فرمایا کہ مسجدوں کو جمعہ جمعہ (خوشبو کی) دھونی دیا کرو۔ (ابن ماجہ وکبیر طبرانی)

فائدہ: جمعہ کی قید نہیں خوشبو سے تو ہر روز معطر کیا جاسکتا ہے، حدیث میں جمعہ کے روز استعمال کرنے میں یہ مصلحت ہے کہ اس دن نمازی زیادہ ہوتے ہیں ان میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں پسینے وغیرہ کی بدبو سے ایذاء پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس دن دھونی دینا خوشبو لگانا زیادہ مناسب ہے۔

مسجد میں تجارت کی ممانعت

۸......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں خرید وفروخت کر رہا ہے تو یوں کہہ دیا کرو "لاارب‍ح اللّٰہ‌فی تج‍ارتك" یعنی اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب ایسے شخص کو دیکھو کہ گم شدہ چیز مسجد میں پکار پکار کر تلاش کر رہا ہے تو یوں کہہ دیا کرو "لاردّاللّٰہ‌علیك" یعنی اللہ تیری چیز تجھ پر نہ لوٹائے۔ (ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، حاکم)

اور ایک روایت میں یہ بھی ارشاد ہے کہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئیں (یعنی تجارت اور گم شدہ چیز کی تلاش کے لئے)۔ (مسلم، ابوداؤد وابن ماجہ)

فائدہ: اس روایت میں عام حالات میں مسجد میں تجارت کرنے کی ممانعت ہے، اسی طرح گم شدہ چیز کی تلاش کی ممانعت ہے، اس سے مراد اس چیز کا تلاش کرنا جو مسجد سے باہر کھو گئی ہے اور مسجد میں اس لئے اعلان کر رہا ہے کہ بڑا مجمع ہے شاید کوئی پتہ بتلا دے اور اس کے حق میں

بد دعا اس کو تنبیہ کرنے کے لئے کہ یہ کام آداب مسجد کے خلاف ہے۔ لیکن بلند آواز سے بد دعا دینے کی صورت میں اگر فتنہ فساد کا خطرہ ہو تو یہ کلمات دل میں کہہ دے۔ بہر حال اس روایت میں مسجد کے باطنی آداب کا ذکر ہے کہ وہاں کوئی دنیا کا کام نہ کیا جائے۔

مسجد کے چند آداب کا ذکر

۹.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسجد میں چند کام مناسب نہیں (ان سے بچنا چاہیئے) (۱) مسجد کو راستہ اور گذرگاہ نہ بنایا جائے (جیسا کہ بعض لوگ چکر سے بچنے کے لئے مسجد کے اندر سے ہو کر دوسری طرف نکل جاتے ہیں) (۲) اس میں ہتھیار نہ سوتے جائیں (۳) نہ اس میں کمان کھینچی جائیں (۴) نہ اس میں تیروں کو بکھیرا جائے (تا کہ کسی کو چبھ نہ جائے) (۵) اور نہ کچا گوشت لے کر مسجد میں سے گذرا جائے (۶) نہ اس میں کسی کو سزا دی جائے (۷) اور نہ اس میں کسی سے بدلہ لیا جائے (جس کو شرعی حدود وقصاص کہتے ہیں) (۸) نہ اس کو بازار بنایا جائے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: یہ سب باتیں مسجد کے آداب کے خلاف ہیں اس لئے ہر مسلمان کو ان سے بچنا چاہیئے۔

مسجد میں دنیا کی باتیں

۱۰.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو مسجد میں (دنیوی) باتیں کیا کریں گے، اللہ تعالیٰ کو ان کی کچھ پرواہ نہ ہوگی (یعنی اللہ تعالیٰ ان سے ناخوش ہوں گے۔ (ابن حبان)

فائدہ: مسجد میں دنیا کی باتوں میں مشغول ہونا یہ مسجد کی بے ادبی ہے، اس سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں، مسجد میں آ کر عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے بجائے دنیوی باتوں میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینا بہت خسارہ اور نقصان کی بات ہے۔

مسجد کی طرف اٹھنے والا ہر قدم مبارک ہے

۱۱.....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد کی طرف چلے تو اس کا ہر قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے اور آتے جاتے ہر قدم پہ ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ (احمد طبرانی وابن حبان)

فائدہ: کیا ٹھکانہ ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مسجد کی طرف جاتے ہوئے تو ثواب ملتا ہی ہے واپسی میں بھی وہی ثواب ملتا ہے۔

اندھیری رات میں مسجد جانا

۱۲......حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کے اندھیرے میں (نماز کے لئے) مسجد کی طرف چلے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے نور (روشنی) کے ساتھ ملاقات کرے گا۔ (طبرانی)

مسجد سے دل لگانے والا

۱۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ عرش کے سایہ میں جگہ دے گا، جس دن عرش کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا ان سات میں سے ایک وہ شخص ہوگا جس کا دل مسجد کے ساتھ لگا ہوا ہو۔

(بخاری و مسلم وغیرہما)

فائدہ: مسجد کے ساتھ دل معلق ہونے کا ایک معنی تو یہ ہوسکتا ہے کہ نمازوں کا انتظار رہتا ہے ایک نماز سے فارغ ہونے کے بعد دوسری نماز کے وقت داخل ہونے کا انتظار کرتا ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ جب مسجد میں نماز کے لئے جاتا ہے تو ذکر و تلاوت نوافل وغیرہ میں بھی کچھ وقت خرچ کرتا ہے۔ (از تسہیل کنندہ)

بدبودار چیز سے مسجد کو بچانا

۱۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان بدبودار ترکاریوں سے (یعنی پیاز، لہسن جیسا کہ دوسری حدیثوں میں صراحت ہے) پرہیز کرو کہ ان کو کھا کر (فوراً) مسجد میں مت آیا کرو، اگر تم کو ان کے کھانے کی ضرورت ہو تو ان کی (بدبو) کو آگ سے زائل کردو (یعنی پکا کر کھاؤ کچی کھا کر مسجد میں نہ آؤ۔ (طبرانی)

ایک روایت میں اس کی علت بھی بیان ہوئی کہ اس سے انسان اور مسجد میں رہنے والے فرشتے دونوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

مسجد میں دین کی باتیں سکھانا

۱۵...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد کی طرف محض اس ارادہ سے جائے کہ کوئی اچھی بات (یعنی دین کی بات سیکھے یا سکھائے تو اس کو حج کرنے والے کے برابر پورا ثواب ملے گا۔ (طبرانی)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسجد جیسے نماز کے لئے ہے ایسے ہی علم دین سیکھنے اور سکھانے کے لئے بھی ہے تو مسجد میں ایسے شخص کا انتظام ہونا چاہئے جو مسلمانوں کو دین کی باتیں سکھائے یا کسی کے پوچھنے پر بتائے۔

مسجد کے متعلق تمام حدیثیں ترغیب سے لی گئی ہیں سوائے دو حدیثوں جو ایک مشکوٰۃ اور ایک جمع الفوائد سے لی گئی ہیں جن کا حوالہ ساتھ مذکور ہے۔

دستور العمل

ان سب آیات واحادیث سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں:

(۱) ہر چھوٹی بڑی بستی میں وہاں کی ضرورت کے موافق مسجد بنانا چاہئے۔

(۲) مسجد حلال مال سے حلال زمین پر بنائی جائے۔ حرام مال مسجد میں نہ لگایا جائے۔

(۳) مسجد کے آداب کا خوب خیال رکھے یعنی اس کو پاک وصاف رکھے، اس میں جھاڑو دیا کرے، اس کی مرمت وغیرہ ضروری خدمت کا خیال رکھے، اس میں بدبودار چیز (پیاز، لہسن، حقہ، نسوار، سگریٹ وغیرہ استعمال کر کے) فوراً نہ جائے۔

(۴) مسجد میں کوئی دنیوی کام انجام نہ دیا جائے تجارت وغیرہ۔

(۵) مردوں کو مسجد جا کر جماعت سے نماز پڑھنا لازم ہے۔ شدید عذر کے بغیر جماعت چھوڑنا جائز نہیں، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے احوال معلوم ہوں گے، اس سے آپس کا تعلق بڑھے گا۔ مؤطا امام مالک کی حدیث سے اس کا ثبوت ہے، چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں نہیں پایا فکر لاحق ہوئی، بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار تشریف لے جا رہے تھے راستے میں حضرت سلیمان بن ابی حثمہ کا گھر تھا ان کی والدہ سے پوچھا میں نے سلیمان کو صبح

کی نماز میں نہیں دیکھا کیا وجہ ہے؟ الخ۔

اس حدیث کے ذیل میں علماء نے یہ فائدہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس سے آپس کے حالات معلوم ہوں گے۔

(۶) مسجد میں ایسے شخص کا انتظام کیا جائے جو بستی والوں کو مسائل بھی بتاتا رہے۔

(۷) جب فرصت ملے تو مسجد میں جا کر وقت گذاریں وہاں بیٹھ کر دین کا کام کریں اور دین کی باتیں ایک دوسرے کو سکھلائیں یا تلاوت ونفل عبادت میں مشغول رہیں۔ اگر تمام لوگ اس کی پابندی کریں گے تو ثواب کے علاوہ جماعت کو بھی قوت پہنچے گی۔

عورتوں کے لئے مسجد میں حاضر ہونا منع ہے

حدیثوں میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ عورتوں کے لئے مسجد کے مقابلے میں گھروں میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے، پھر ان کے مسجد میں آنے میں فتنہ کا بھی خطرہ ہے اس لئے ان کے لئے مسجد کی جماعت میں شرکت جائز نہیں۔

روح سیزدہم

کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

یعنی جس قدر ہو سکے کثرت سے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے قرآن وحدیث میں اس کا حکم بھی آیا ہے اور فضیلت وثواب بھی وارد ہوا ہے اور یہ کام نہایت آسان بھی ہے کیونکہ ذکر اللہ میں نہ کسی گنتی کی قید ہے نہ وقت کی، نہ تسبیح رکھنے، نہ زور سے بلند آواز سے پڑھنے کی، نہ وضو کی، نہ کسی خاص جگہ بیٹھنے کی بلکہ جب چاہے جتنا چاہے جس وقت چاہے ذکر کرنے میں ہر طرح سے آزادی اور اختیار حاصل ہے۔ اتنے آسان کام میں سستی اور غفلت کا ارتکاب کر کے اتنے بڑے اجر وثواب سے محروم رہنا کوئی عقل مندی کی بات نہیں۔

تسبیح ہاتھ میں لینے کا حکم

ہاں البتہ کوئی شخص اپنی خوشی سے تسبیح پر ذکر کرنا چاہے، مقصد گنتی یاد رکھنا ہو یا یہ ہو کہ تسبیح ہاتھ میں ہوگی تو پڑھنے کا خیال آجائے گا، خالی ہاتھ یاد نہیں رہتا تو اس مصلحت سے تسبیح ہاتھ میں رکھنا بھی جائز ہے، بلکہ بہتر ہے۔

تنبیہ نمبر ۱: بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ تسبیح ہاتھ میں رکھنے میں دکھلاوا ہو جائے گا اس لئے نہیں رکھتے یہ خیال غلط ہے کیونکہ دکھلاوا تو نیت سے ہوتا ہے یعنی تسبیح ہاتھ میں لینے سے کسی کی یہ نیت ہو کہ لوگ مجھے بزرگ سمجھیں گے تب تو درست نہیں لیکن اگر یہ نیت نہ ہو تو دکھلاوا بھی نہیں، اس کو خواہ مخواہ دکھلاوا سمجھنا اور ایسے وہم میں مبتلاء ہو کر ذکر اللہ کو چھوڑ دینا یہ شیطان کا دھوکہ ہے وہ انسان کو اس طرح بہکا کر ثواب عظیم سے محروم رکھنا چاہتا ہے۔

تنبیہ نمبر ۲: شیطان ایک دھوکہ یہ دیتا ہے کہ جب دل دنیا کے کام میں پھنسا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہیں تو صرف زبان سے اللہ کا نام لیتے رہے اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ یہ خیال بھی بالکل غلط ہے کیونکہ جب دل سے ایک دفعہ یہ نیت کر لی کہ ہم ثواب کے واسطے اللہ تعالیٰ کا نام لینا شروع کرتے ہیں۔ اس کے بعد زبان سے ذکر جاری ہے نیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اب جب تک

ذکر چل رہا ہے برابر ثواب مل رہا ہے، البتہ یہ کوشش کرنی چاہئے جب دیگر کاموں سے فراغت ہوجائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر ذکر کیا جائے تو ثواب میں اضافہ ہوجائے گا۔

اب ذکر اللہ کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں آیات واحادیث نقل کی جاتی ہیں۔

آیات قرآنیہ

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے: پس تم مجھ کو یاد کرو میں (اپنی عنایت سے) تم کو یاد رکھوں گا۔ (سورۂ بقرہ:۱۵۲)

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے: (عقل والوں کی صفت میں) ایسے لوگ جو (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں، کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے بھی۔ (سورۂ آل عمران:۱۹۱)

ذکر جہری کا حکم

(۳) ارشاد باری تعالیٰ ہے: اپنے رب کی یاد کیا کر (خواہ) اپنے دل میں (یعنی آہستہ آواز سے) عاجزی اور خوف کے ساتھ اور خواہ زور آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ (اسی عاجزی اور خوف کے ساتھ) صبح اور شام (یعنی ہمیشہ) اور (ہمیشہ کا مطلب یہ ہے کہ) غفلت کرنے والوں میں سے مت ہونا۔ (سورۂ اعراف:۲۰۵)

فائدہ: بہت زور شور سے ذکر کرنا کوئی ثواب کی بات نہیں، ہاں البتہ کوئی پابند شرع بزرگ کسی شخص کو روحانی علاج کے طور پر ذکر جہری کی تلقین کرے تو یہ ذکر جہری جائز ہے، علاج یہ ہے کہ اس سے بعض لوگوں کے دل پر زیادہ اثر ہوتا ہے البتہ ذکر جہری کے وقت یہ خیال رکھے کہ اس سے کسی کی نیند یا عبادت میں خلل واقع نہ ہو، ورنہ گناہ ہوگا۔

دلوں کا سکون

(۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے: جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف رسائی دیتا ہے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے، خبردار! اللہ کے ذکر (میں ایسی خاصیت ہے کہ اس) سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے (اس طرح کہ ذکر اللہ سے اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلق بڑھ جاتا ہے اور اطمینان کی جڑ تعلق ہے)۔ (سورۂ رعد:۲۷،۲۸)

تجارت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت میں نہ ڈالے

(۵) ارشاد باری تعالیٰ ہے: (مسجدوں میں ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں) جنہیں اللہ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے، سوداگری اور خرید وفروخت غفلت میں نہیں ڈالتی۔ (سورۂ نور: ۳۷)

(۶) ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی چیز ہے (یعنی اس میں بہت بڑی فضیلت ہے۔ (سورۂ عنکبوت: ۴۵)

ذکر اللہ کی کثرت

(۷) ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کیا کرو۔ (سورۂ احزاب: ۴۱)

(۸) ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں۔ (سورۂ منافقون: ۹)

ذکر میں یکسوئی اختیار کریں

(۹) ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اپنے رب کا ذکر کرتے رہو اور سب سے الگ ہوکر اسی کے ہو جاؤ (الگ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تعلق تمام تعلقات پر غالب رہے۔ (سورۂ مزمل: ۸)

کامیابی حاصل ہونا

(۱۰) ارشاد باری تعالیٰ ہے: (وہ شخص) بامراد ہوا جو (برے عقیدوں اور برے اخلاق سے) پاک ہوگیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ (سورۂ اعلیٰ: ۱۴)

ذاکرین پر اللہ کی رحمت کا نزول

۱..... حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھیں ان کو (رحمت کے) فرشتے گھیر لیتے ہیں ان

پر (اللہ تعالیٰ کی) رحمت چھا جاتی ہے اور ان پر سکون کی کیفیت اترتی ہے۔ (مسلم)

زندہ اور مردہ

۲.....حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہو اور جو شخص ذکر نہ کرتا ہو ان کی حالت زندہ اور مردہ کی سی حالت ہے (یعنی پہلا شخص مثل زندہ کے ہے اور دوسرا شخص مثل مردہ کے، کیونکہ روح کی زندگی یہی اللہ تعالیٰ کی یاد ہے یہ نہ ہو تو روح مردہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ کی معیّت

۳.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث قدسی میں) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندہ کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے پھر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرے میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرے تو میں اس کا ذکر ایسے مجمع میں کرتا ہوں جو اس مجمع سے بہتر ہوتا ہے (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے مجمع میں)۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے جی کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا کہ ہمارا جی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب بندہ تنہائی میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس کو اس طرح یاد فرماتے ہیں کہ اس کی کسی کو خبر نہیں ہوتی جیسا کہ دوسری حالت میں فرشتوں کے مجمع کو خبر ہوگئی اور وہاں کے مجمع کا دنیا کے مجمع سے اچھا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتوں کی اکثریت انسانوں کی اکثریت سے بہتر ہے۔ یہ ضروری نہیں فرشتہ ہر انسان سے افضل ہو، اب دنیا میں اگر مجمع ایسا ہو کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف فرما ہوں یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء و تمام فرشتوں سے افضل ہیں لیکن مجموعی لحاظ سے وہ مجمع بہتر ہوگا۔

جنت کے باغات

۵.....حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جنت کے باغوں سے گذرو تو اس کے پھل کھاؤ، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ذکر کے حلقے (اور مجمع)۔ (ترمذی)

فائدہ: دوسری روایت میں ہے کہ پھل کھانے سے مراد ان کلمات کو پڑھنا" سبحان اللہ والحمدللہ و لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر" ہے۔ (تسہیل کنندہ)

کوئی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہ ہو

۶......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور اس جگہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے گھاٹا ہوگا اور جو شخص کسی جگہ لیٹے اور اس جگہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے گھاٹا ہوگا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ کوئی موقع، کوئی حالت اللہ کے ذکر سے خالی نہیں ہوتی، سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، ہر حالت میں اللہ کا ذکر جاری رہے۔

ذکر اللہ سے زبان کو تر رکھا جائے

۷......حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ پر اسلام کے شرعی اعمال بہت زیادہ ہوگئے (مراد نفلی اعمال ہیں، کیونکہ فرائض کی تعداد کم ہے، مطلب یہ ہے کہ ثواب کے اتنے اعمال ہیں کہ سب کا یاد رکھنا ان پر عمل کرنا مشکل ہے) مجھے کوئی ایسا عمل بتلادیجئے کہ اس کا پابند ہو جاؤں (اور سب کے بدلے کافی ہو جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اس کی پابندی کرلو کہ) تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے (یعنی چلتی رہے)۔ (ترمذی وابن ماجہ)

قیامت کے دن سب سے افضل کون؟

۸......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ بندوں میں سب سے افضل اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر کون شخص ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں۔ پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا ذاکرین اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں سے بھی افضل ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص کفار اور مشرکین پر اس قدر تلوار چلائے کہ تلوار بھی ٹوٹ جائے، اللہ کا ذکر کرنے والا درجہ میں اس سے بھی افضل ہے۔ (احمد و ترمذی)

فائدہ: ذکر جہاد سے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جہاد خود اللہ تعالیٰ کے ذکر کی سربلندی کے لئے مشروع ہوا ہے جیسے وضو نماز کے لئے مقرر ہوا ہے۔ سورۂ حج میں اس کا صاف ذکر ہے تو یا د اصل ہوئی، اصل کا دوسری چیزوں سے افضل ہونا صاف ظاہر ہے۔

دلوں کی صفائی

۹..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کی صفائی کا ایک آلہ ہوتا ہے (جس کے ذریعہ اس کی صفائی ہوتی ہے) اور دلوں کی صفائی کا آلہ اللہ کا ذکر ہے۔ (بیہقی)

شیطانی تسلط کا خاتمہ

۱۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے دل پر چمٹا بیٹھا رہتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ہٹ جاتا ہے اور جب (اللہ کی یاد سے) غافل ہو جاتا ہے وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔ (بخاری)

دل کی سختی سے حفاظت

۱۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذکر اللہ کے علاوہ دوسری باتوں میں کثرت مت کرو، کیونکہ ذکر اللہ کے علاوہ دوسری باتیں زیادہ کرنا دل میں سختی پیدا کرتی ہے۔ اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور وہ دل ہے جس میں سختی ہو۔ (ترمذی)

فائدہ: آخری تینوں حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ دل کی اصل صفائی اچھے اعمال سے اور اصل سختی برے اعمال سے ہوتی ہے اور دونوں عملوں کی جڑ دل ہے اور ارادہ کی جڑ خیال ہے جب ذکر اللہ کی کمی ہوتی ہے تو شیطان دل میں برے برے خیالات پیدا کرتا ہے جس سے برے ارادوں کی نوبت آجاتی ہے اور نیک ارادوں کی ہمت نہیں ہوتی، تو برے کام ہونے لگتے ہیں، نیک کام ہونے نہیں پاتے، اس کے برخلاف جب آدمی کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہے تو دل میں برے خیالات کے لئے جگہ نہیں رہتی، اس سے برے ارادے پیدا نہیں ہوتے، اس طرح انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے اور اعمال صالحہ کی توفیق مل جاتی ہے اور دل میں صفائی اور پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔

تنبیہ: لیکن یہ بات بھی یاد رہے اعمال صالحہ خود بخود انجام نہیں پاتے اس کے لئے ارادہ اور ہمت کی

ضرورت ہے، لہذا اگر کوئی خالی ذکر اللہ کیا کرے، نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں سے بچنے کا کوئی ارادہ اور ہمت نہ کرے وہ دھوکے میں ہے سمجھ تو رہا ہے کہ ولی اللہ بن گیا ہوں درحقیقت ابھی تک وہ شیطان کے نرغے میں پھنسا ہوا ہے۔

یہاں تک تمام حدیثیں مشکوٰۃ سے نقل کی گئیں ہیں بوقت ضرورت اصل کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔

نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر

۱۲..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں بہت سے لوگ نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کو (جنت کے) اونچے اونچے درجات میں داخل فرمائیں گے۔ (ابن حبان)

فائدہ: کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب تک مالداری کے سامان واسباب کو چھوڑ کر فقیری اختیار نہ کرلے اس وقت تک ذکر اللہ سے کوئی نفع نہ ہوگا، بلکہ ہر حالت میں ذکر اللہ فائدہ دیتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

۱۳..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ پاگل کہنے لگیں۔ (احمد ابویعلیٰ وابن حبان)

۱۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ذکر اتنا زیادہ کرو کہ منافق (بے دین) لوگ تم کو ریاکار (مکار) کہنے لگیں۔ (طبرانی)

حسرت کی گھڑی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت والوں کو (جنت میں پہنچنے کے بعد) کوئی حسرت نہ ہوگی مگر جو گھڑی (دنیا میں) ان پر ایسی گذری ہوگی جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہوگا، اس گھڑی پر ان کو حسرت ہوگی۔

(طبرانی وبیہقی)

فائدہ: کسی کو یہ اشکال ہوسکتا ہے کہ حسرت تو تکلیف کا باعث ہوتی ہے جنت تو تکلیف سے خالی ہے، اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ان کو اس حسرت میں دنیا کی سی تکلیف نہ ہوگی۔

کھجور کی گٹھلیوں پر تسبیح

۱۶......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، ان کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ "سبحان اللہ سبحان اللہ" پڑھ رہی تھیں الخ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طرح پڑھنے سے منع نہیں فرمایا)۔ (ابن حبان وحاکم)

فائدہ: علامہ شامی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تسبیح پر گننا اسی حدیث سے ثابت ہے، آخر کی پانچ حدیثیں ترغیب سے نقل کی گئی ہیں۔ ان تمام روایات میں مطلقاً ذکر اللہ کے فضائل کا بیان ہے بعض خاص خاص ذکروں کا بھی ثواب حدیث میں وارد ہوا ہے۔ ان میں بعض آسان اور مختصر ذکر بیان کرتا ہوں تا کہ ان کا ورد رکھا جائے۔

(۱) "لاالٰہ الااللہ" کبھی پورا کلمہ "محمد رسول اللہ" بھی ساتھ ملا کر پڑھ لیا جائے۔
(۲) سبحان اللہ (۳) الحمدللہ (٤) اللہ اکبر (٥) لا حول ولاقوۃ الا باللہ (٦) استغفراللہ و اتوب الیہ (۷) درود شریف کے جو مختلف صیغے وارد ہوئے کوئی بھی پڑھتے رہیں، ایک مختصر اور آسان درود یہ ہے: "اللّٰھم صل علی محمد و علی ال محمد"۔ (نسائی عن زید بن خارجہ)

خلاصہ: یہ کہ کسی وقت بھی ذکر الٰہی سے غافل نہ رہا جائے، کوئی خاص ذکر ہو یا عام۔ پھر خواہ ہر وقت ایک ہی ذکر ہو یا مختلف اوقات میں مختلف ذکر، چاہے تسبیح کے دانوں پر گن کر پڑھیں یا انگلیوں پر گنے، یا گنے بغیر ویسے ہی پڑھتے رہیں۔ بعض مخصوص اوقات کے لئے مخصوص دعائیں بھی احادیث سے ثابت ہیں، ان کو یاد کر کے ان اوقات میں پڑھیں "مسنون دعائیں" کے نام سے کتابیں دستیاب ہیں، وہ علماء سے سیکھ کر یاد کریں، اگر اتنی فرصت نہ ہو تو جو دعائیں اوپر مذکور ہوئیں انہی کا ورد رکھا جائے، یہ بھی کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے۔ (کتبہٗ محمد اشرف علی عفی عنہ)

بندہ نے دعا کے متعلق شرعی مسائل اور قرآن وحدیث میں وارد شدہ فضائل اور مختلف اوقات کی مسنون دعائیں ان سب کو "دعاء کے فضائل واحکام" کے نام سے ایک رسالہ کی شکل میں مرتب کر دیا ہے اس سے بھی استفادہ کریں۔ (ابن شائق عفا اللہ عنہما)

روح چہاردھم

مالداروں کو زکوٰۃ کی پابندی کرنا

نماز کی طرح زکوٰۃ بھی اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے اور بہت سی آیتوں میں زکوٰۃ دینے کا حکم اور نہ دینے پر عذاب مذکور ہے، زیادہ تر آیات ایسی ہیں کہ ان میں نماز کا حکم مذکور ہے اس کے ساتھ زکوٰۃ کا حکم بھی مذکور ہے۔ یہ تمام آیات قرآن مجید میں آسانی کے ساتھ مل سکتی ہیں، جو شخص عربی نہ سمجھتا ہو وہ ترجمہ والا قرآن دیکھ کر مفہوم سمجھ سکتا ہے اس لئے اس جگہ صرف حدیثیں ہی لکھی جاتی ہیں۔

زکوٰۃ اسلام کا پل ہے

۱......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ زکوٰۃ اسلام کا پل ہے یا بلند عمارت ہے (اگر زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ اسلام پر نہیں چل سکتا یا اسلام کے نیچے درجہ میں رہا۔ (طبرانی اوسط)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ بہت اہم رکن ہے، اس کی عدم ادائیگی سے کتنا بڑا نقصان ہوتا ہے۔

نحوست سے پاکی

۲......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص تم میں سے اللہ اور اسکے رسول پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

(طبرانی اوسط ابن خزیمہ صحیح)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اس میں برکت نہیں رہتی، اس کی مزید تفصیل حدیث (۱۳-۱۴) میں آرہی ہے۔

اہل ایمان زکوٰۃ ادا کریں

۳......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص تم میں سے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ

اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (طبرانی کبیر)

فائدہ: معلوم ہوا کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے ایمان میں کمی رہتی ہے۔

ایمان کی حلاوت

۴..... حضرت عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین کام ایسے ہیں جو شخص ان کو انجام دے گا وہ ایمان کا ذائقہ چکھے گا (۱) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے (یعنی اس کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے) (۲) اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں (۳) ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ اس طرح ادا کرے کہ زکوٰۃ ادا کرنے پر اس کا نفس خوش اور نفس اس کو زکوٰۃ دینے پر آمادہ کرتا ہو (یعنی روکتا نہ ہو)۔

فائدہ: زکوٰۃ کا مرتبہ تو یہ ہوا کہ اس کو توحید کے ساتھ ذکر فرمایا اور زکوٰۃ کا اثر یہ بیان ہوا کہ اس کی ادائیگی سے ایمان کا مزہ بڑھ جاتا ہے، حلاوت نصیب ہوتی ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کو آگ میں داغا جائے گا

۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے اور چاندی کا مالک اگر اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اس کا حال یہ ہوگا کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی، ان کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائی جائے گی، پھر ان سے (اس مالدار) کی کروٹ، پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائے گا، جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہونے لگیں گی، پھر دوبارہ ان کو تپا لیا جائے گا، اور یہ اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (یعنی قیامت کا ایک دن) الخ۔ (بخاری و مسلم الفاظ مسلم کے)

زکوٰۃ غریبوں کا حق ہے

۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مالدار مسلمانوں پر ان کے مال میں اتنا حق (یعنی زکوٰۃ) فرض کیا ہے جو ان کے غریبوں کے لئے کافی ہو جائے۔ غریبوں کو بھوکے اور ننگے رہنے کی جب کبھی تکلیف ہوتی ہے وہ مالداروں ہی کی (اس کرتوت کی) بدولت ہوتی ہے (کہ وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) یاد رکھو! اللہ تعالیٰ ان سے (اس پر) سخت حساب لینے والا ہے اور ان کو دردناک عذاب دینے والا ہے۔ وروی موقوفاً علی علی رضی اللہ عنہ

وھواشبہ لکنہ مرفوع حکماً۔ (طبرانی)

فائدہ: اس حدیث میں اس حق کی تفصیل اس طرح مذکور ہے کہ غریب محتاج لوگ اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے یا اللہ! آپ نے ہمارے حقوق مالداروں پران کے مال میں فرض کیے تھے لیکن انہوں نے ہم تک نہیں پہنچائے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے اپنی عزت و جلال کی قسم میں تم کواپنا مقرب بناؤں گا اوران مالداروں کواپنے سے دور کروں گا۔ (طبرانی صغیر اوسط وابوالشیخ کتاب الثواب)

نماز کی قبولیت زکوٰۃ پر موقوف ہے

۷......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم کو نماز کی پابندی کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا، جو شخص زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز بھی (مقبول) نہیں ہوتی۔

(طبرانی واصبہانی)

اور ایک روایت میں ان کا ارشاد ہے کہ جو شخص نماز کی پابندی کرے اور زکوٰۃ نہ دے، وہ (پورا) مسلمان نہیں (کہ اس کا نیک عمل اس کو نفع دے)۔ (اصبہانی)

فائدہ: ان روایات کا یہ مطلب نہیں کہ زکوٰۃ نہ دینے والے نماز بھی چھوڑ دیں کیونکہ اگر ایسا کریں گے تو نماز چھوڑنے کا الگ عذاب ہوگا، بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے نماز کی توفیق دی انہیں چاہیے کہ پابندی کے ساتھ زکوٰۃ بھی ادا کریں۔

گنجا سانپ گلے پکڑے گا

۸......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز وہ ایک گنجے سانپ کی شکل بنا دیا جائے گا جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) اس کے گلے میں طوق (یعنی ہنسلی) کی طرح ڈال دیا جائے گا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھی "ولا یحسبن الذین یبخلون" الآیہ اس آیت میں مال کے طوق بنائے جانے کا ذکر ہے۔ (بخاری ونسائی)

ارکان اسلام پانچ ہیں

۹.....حضرت عمار بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر ایمان لانے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں اور بھی فرض فرمائی ہیں اگر کوئی شخص ان میں سے تین کو ادا کرے تو اس وقت تک اس کو (کامل) فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک چاروں کو ادا نہ کرے (۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) رمضان المبارک کے روزے (۴) بیت اللہ شریف کا حج۔ (احمد)

فائدہ: اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان نماز، روزہ، حج سب ادا کرے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے، تب بھی یہ اس کی نجات کے لئے کافی نہیں ہے۔ مکمل نجات اس وقت حاصل ہوگی کہ زکوٰۃ سمیت چاروں فرائض ادا کرے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنا دخول جہنم کا موجب ہے

۱۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا قیامت کے دن جہنم میں داخل ہوگا۔ (طبرانی صغیر)

زکوٰۃ نہ دینے والا منافق ہے

۱۱.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز تو سب کے سامنے ظاہر ہونے والی چیز ہے اس لئے (اس کی ادائیگی) کو قبول کر لیا اور زکوٰۃ پوشیدہ چیز ہے اس کو خود کھا لیا اور حق داروں کو نہیں دیا، ایسے لوگ منافق ہیں۔ (بزار)

فائدہ: یعنی بعض لوگ نماز جماعت کے ساتھ اس لئے پڑھتے ہیں کہ نہ پڑھیں گے تو سب کو خبر ہوگی اور لوگ کفر و نفاق کی طرف منسوب کریں گے لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کرتے کیونکہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے کسی کو پتہ نہیں چلے گا، اس لئے اس کی طرف التفات نہیں کرتے تو یہ منافق ہونے کی نشانی ہے ورنہ جس طرح نماز حکم ربانی ہے زکوٰۃ بھی حکم ربانی ہے دونوں کی پابندی کرنا چاہئے۔

قحط سالی کا عذاب

۱۲.....حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس

قوم نے زکوٰۃ دینا بند کرلیا اللہ تعالیٰ ان کو قحط سالی میں مبتلاء فرماتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے بارش روک لیتے ہیں۔ (طبرانی وحاکم وبیہقی)

۱۳......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مال میں زکوٰۃ ملی ہوئی رہ گئی ہو وہ زکوٰۃ اس مال کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ (بزار وبیہقی)

فائدہ: زکوٰۃ ملی ہوئی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس مال میں زکوٰۃ فرض ہوجائے اور نکالی نہ جائے اور برباد ہونا یہ ہے کہ وہ مال ہلاک ہوجائے اور اس کی برکت ختم ہوجائے جیسا کہ اگلی روایت میں مذکور ہے۔

۱۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مال دریا میں یا خشکی میں تلف ہوجاتا ہے وہ اس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(طبرانی اوسط)

فائدہ: کبھی شاذ و نادر وہ مال بھی تلف ہوجاتا ہے جس کی زکوٰۃ ادا کر چکا ہو یہ درحقیقت تلف نہیں، بلکہ اس پر صبر کرنے پر آخرت میں اجر و ثواب ملے گا اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر جو تلف ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے اس پر اجر کا کوئی وعدہ نہیں۔

زیورات کی زکوٰۃ

۱۵......حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور میری خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کیا تم دونوں اس کنگن کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو آگ کے کنگن پہنائے (یعنی اگر زکوٰۃ ادا نہیں کروگی تو قیامت کے دن ان کو آگ میں تپا کر پہنایا جائے گا) زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ (احمد بسند حسن)

یہ سب روایتیں ترغیب وترہیب سے لی گئی ہیں۔

فائدہ: ان تمام حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوئی: (۱) زکوٰۃ کی فرضیت اور فضیلت (۲) زکوٰۃ نہ دینے کا وبال دنیا میں عذاب تو مال کی بربادی اور بے برکتی ہے اور آخرت میں دوزخ (۳) زکوٰۃ

ادا نہ کرنے والے کی نماز وغیرہ کا مقبول نہ ہونا (۴) زکوٰۃ ادا نہ کرنا یہ منافق کے مشابہ حالت ہے جس کا بیان حدیث نمبر ۱۱ کے ذیل میں گذرا ہے (۵) زکوٰۃ حقوق العباد کے مشابہ ہے جس کا بیان حدیث نمبر ۶ کے ذیل میں گذرا ہے اس لئے اس کی تاکید دوسری عبادتوں سے اورزیادہ بڑھ گئی۔ اب زکوٰۃ کے متعلق چند ضروری مضامین تحریر کئے جاتے ہیں۔

زکوٰۃ کا نصاب

۱......سونا ساڑھے سات تولہ = ۸۷ء۴۷۹ گرام یا چاندی ساڑھے باون تولہ = ۶۱۲ء۳۵ گرام یا مال تجارت یا نقدی یا ان چاروں اشیاء میں سے بعض کا مجموعہ سونے چاندی کے وزن مذکورہ کی قیمت کے برابر ہو، اس پر زکوٰۃ فرض ہے بشرطیکہ یہ مال حاجت اصلیہ اور قرض سے فارغ ہو اور جس تاریخ میں اس نصاب کا مالک ہوا آئندہ سال اسی تاریخ تک یہ مال اس کی ملک میں باقی رہے۔

۲......سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ یا چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ اس شخص کے لئے ہے جس کے پاس صرف سونا یا چاندی ہو مال تجارت اور نقدی میں سے کچھ بھی نہ ہو، اگر سونا یا چاندی کے ساتھ دوسرا کوئی مال بھی ہو تو سب کی قیمت لگائی جائے، اگر مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔

۳......مال تجارت سے وہ چیز مراد ہے جو تجارت کی نیت سے خریدی ہو اور یہی نیت باقی ہو، اگر خریدتے وقت نیت نہ تھی یا بعد میں تجارت کی نیت نہ رہی یا خریدنے کے بجائے کسی دوسرے کے ذریعہ سے کوئی چیز ملی اگرچہ لیتے وقت تجارت کی نیت ہو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۴......سونا اور چاندی جس شکل میں بھی ہو ان پر زکوٰۃ فرض ہے چاہے زیورات ہو یا کسی اور شکل میں۔ نصاب زکوٰۃ معلوم ہونے سے اندازہ ہو گیا ہوگا کہ کتنے مسلمان ایسے ہیں جن پر زکوٰۃ فرض ہے، لیکن وہ اس حکم الٰہی سے غافل ہیں مالدار ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

اونٹ، گائے وغیرہ پر زکوٰۃ

اونٹ، گائے، بھینس، بکریاں اگر ان کو دودھ اور بچہ حاصل کرنے کے لئے پال رکھا ہو اور وہ سال کے اکثر حصے جنگل میں چرتے ہوں تو ان پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، تفصیلات کتب فقہ میں موجود ہیں، ضرورت کے وقت علماء سے مسئلہ پوچھ لیا جائے۔

عشر یا نصف عشر

عشری زمین کی پیداوار پر دسواں حصہ مساکین کو دینا واجب ہے، زراعت کرنے والے عشر کا مسئلہ علماء سے پوچھ کر عمل کریں۔

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر عید الفطر کے موقع پر نکالا جاتا ہے ہر وہ شخص جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس پر صدقۃ الفطر بھی واجب ہے اس کے علاوہ بعض ایسے لوگوں پر بھی واجب ہے جن پر زکوٰۃ فرض نہیں یعنی زکوٰۃ کا نصاب جو پہلے مذکور ہوا ہے اس میں ضرورت سے زائد سامان بھی ملا کر حساب کیا جاتا ہے، اس لئے اپنے مال کی تفصیل بتا کر علماء سے مسئلہ پوچھ لیا جائے، صدقۃ الفطر اپنی طرف سے اور اپنے نابالغ اولاد کی طرف سے بھی ادا کیا جائے۔

مستحقین زکوٰۃ

زکوٰۃ کا سب سے زیادہ حق دار اپنے غریب رشتہ دار ہیں خواہ اسی بستی میں رہائش پذیر ہوں یا دوسری جگہ رہتے ہیں، ان کے بعد اپنی بستی میں جو لوگ زیادہ غریب ہوں ان کا حق ہے، ان کو دی جائے اگر دوسری بستی کے لوگ اپنی بستی والوں سے زیادہ غریب و محتاج ہوں تو پھر انہی کا حق زیادہ ہے ان کو دی جائے۔

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

بنی ہاشم یعنی سید وغیرہ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اسی طرح اپنے ماں باپ یا دادا، دادی یا نانا، نانی یا اپنی اولاد بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی وغیرہ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، اسی طرح میاں بیوی کا ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

مسجد میں زکوٰۃ دینے کا حکم

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے غریب آدمی کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے جن چیزوں میں مالک بننے کی صلاحیت نہیں، ان پر زکوٰۃ بھی خرچ نہیں کی جاسکتی، لہٰذا مسجد میں یا میت کے کفن خریدنے وغیرہ کے لئے زکوٰۃ دینا جائز نہیں، ہاں البتہ میت کے غریب رشتہ دار کو مالک بنا کر دیدی جائے، وہ

پھر اپنی مرضی سے میت کے کفن دفن پر خرچ کرے تو یہ جائز ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی میں احتیاط

کسی غیر مستحق کو بلا تحقیق زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، اس لئے کسی فرد یا ادارہ کو زکوٰۃ کی رقم دینے سے پہلے ان کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور مصارف کو دیکھ لینا ضروری ہے۔ تا کہ آپ کی زکوٰۃ غیر مصرف میں خرچ نہ ہو جائے۔

مسلمانوں کی پریشانیوں کا ازالہ

مسلمانوں کی ظاہری اور باطنی پریشانیوں کا ایک بڑا سبب افلاس ہے اور اس کا مؤثر علاج زکوٰۃ کی صحیح ادائیگی ہے، لہٰذا مالدار لوگ فضول خرچی نہ کریں، غریب طاقتور صحت مند لوگ محنت مزدوری کریں اور معذور اور کمزور لوگوں کی زکوٰۃ سے مدد ہوتی رہے تو مسلمانوں کی معاشی پریشانی ختم ہو جائے گی، ان میں ایک بھی بھوکا اور ننگا نہ رہے گا جیسا کہ حدیث نمبر ۶ میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے۔

روح پانزدہم

زکوٰۃ کے علاوہ دیگر نیک کاموں میں خرچ کرنا

یعنی زکوٰۃ تو مالدار پر ایک بندھا ہوا حق ہے، زکوٰۃ ادا کرکے بے فکر ہو جانا کہ اب میرے ذمہ کوئی مالی حقوق نہیں میری ذمہ داری ختم ہوگئی، یہ درست نہیں، کیونکہ بہت سے مواقع ایسے ہیں ان میں مال خرچ کرنا اگر مال نہ ہو یا مال کی ضرورت نہ ہو تو جان خرچ کرنا یعنی جانی مدد کرنا انسان پر لازم ہے، کس موقع پر کس درجہ دوسرے کی مدد فرض ہے وہ علماء سے معلوم کی جاسکتی ہے اس پر اجمالی اور تفصیلی دلائل لکھے جاتے ہیں۔

اجمالی دلیل

ا.....حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک مال میں زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی کچھ حقوق ہیں (پھر اس کی تائید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: "لیس البر أن تولوا" الآیہ۔ اس آیت سے حدیث کی تائید اس طرح ہوئی کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا ہے اور خاص موقع پر مال دینے کا بھی ذکر فرمایا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ مال دینے کے یہ مواقع زکوٰۃ کے علاوہ ہیں)۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

فائدہ: یہ دعویٰ آیت اور حدیث دونوں سے ثابت ہوگیا کہ مالداروں کے مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی غریبوں اور محتاجوں کا حق ہے، مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے حاشیہ میں شرح طیبی میں مرقات کے حوالہ سے زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے حقوق کی کچھ تفصیل لکھی ہیں، سائل اور قرض مانگنے والے کو محروم نہ کرے، استعمال کی ادنیٰ درجہ کی چیز مثلاً پانی، نمک، آگ وغیرہ کوئی مانگے تو ویسے ہی دے دے اس میں بخل سے کام نہ لے، کیونکہ یہ پڑوسیوں کا حق ہے۔ آگے آیات و احادیث سے اس کی زیادہ تفصیل معلوم ہوگی۔

تفصیلی دلائل

آیات مبارکہ

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم لوگ خرچ کیا کرو اللہ کی راہ میں۔ (بقرہ :۱۹۷)

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے: کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے، اچھے طور پر قرض (یعنی اخلاص کے ساتھ قرض دے)۔ (سورۂ بقرہ:۲۴۵)

فائدہ: قرض دینے سے مراد نیک عمل کرنا اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا ہے اس کو مجازاً قرض کہہ دیا، ورنہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہے۔ دوسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو قرض دیا جائے ان کی حاجت برآری کی جائے۔ (معارف)

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں اخلاص

(۳) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہرگز نہ پاؤ گے بھلائی کو یہاں تک خرچ کرو اس چیز میں سے جس سے تم محبت کرتے ہو، اور جو بھی کوئی چیز خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کو جاننے والا ہے۔ (سورۂ آل عمران:۹۲)

جنت کا وعدہ

(۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے: وہ (جنت) تیار کی گئی ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے ایسے لوگ جو کہ خرچ کرتے ہیں (اللہ کی راہ میں) فراغت میں اور تنگی میں۔ (سورۂ آل عمران:۱۳۳،۱۳۴)

(۵) ارشاد باری تعالیٰ ہے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔

(سورۂ توبہ:۱۱۱)

اللہ کی راہ میں خرچ کا بہترین بدلہ

(۶) ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جو کچھ چھوٹا بڑا انہوں نے خرچ کیا اور جتنے میدان (اللہ کی راہ میں) ان کو طے کرنے پڑے یہ سب ان کے نام لکھا گیا ہے تا کہ اللہ

تعالیٰ ان کو ان کے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے۔ (سورۂ توبہ:۱۲۱)

اہل حقوق کو حق ادا کرنا

(۷) ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور قرابت دار کو اس کا حق دیتے رہنا اور محتاج اور مسافر کو بھی۔ (سورۂ اسراء:۲۶)

(۸) ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جو کچھ تم خرچ کرو گے سو وہ (اللہ) اس کا عوض دے گا۔ (پارہ:۲۲، آیت:۳۹)

یتیموں کو کھانا کھلانا

(۹) ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور وہ لوگ اللہ کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (سورۂ دہر:۸)

فائدہ: اور بھی بہت سی آیتیں ہیں جن میں زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے نیک کاموں میں مال خرچ کرنے کا ذکر ہے۔

احادیث مبارکہ

خرچ کرنے والوں پر خرچ کیا جاتا ہے

۱......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو (نیک کاموں میں) خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (بخاری ومسلم)

حرص ہلاکت کا سبب ہے

۲......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حرص (حب مال) سے بچو، کیونکہ حرص نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ (مسلم)

صحت کے زمانہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

۳......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی زندگی میں (یعنی جب تک زندہ رہنے کی امید ہے) ایک درہم خرچ کرنا موت کے وقت سو درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

صدقہ بلاؤں کو ٹال دیتا ہے

۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیرات کرنے میں (حتی الامکان جلدی کرو) کیونکہ بلائیں اس سے آگے نہیں بڑھنے پاتیں (بلکہ صدقہ بلاء کو روک دیتا ہے)۔ (رزین)

فائدہ: صدقہ خیرات کرنے کا اخروی فائدہ کے علاوہ یہ نقد دنیوی فائدہ بھی ہے کہ اس کی برکت سے انسان آفات و مصائب سے محفوظ رہتا ہے۔

ایک کھجور خیرات کرنا پہاڑ کے برابر ثواب رکھتا ہے

۵......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حلال (پاک) کمائی سے ایک کھجور کے برابر خیرات کرے اور اللہ تعالیٰ پاک کمائی ہی قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے (داہنے ہاتھ کا مطلب اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے) پھر اس کو اس طرح بڑھاتا ہے، جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

خیرات سے مال میں کمی نہیں آتی

۶......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ خیرات کرنا مال میں کمی نہیں لاتا (یعنی خیرات سے بظاہر تو مال کم ہوتا ہوا نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں کم نہیں ہوتا، خواہ آمدنی بڑھ جائے خواہ ثواب بڑھتا رہے)۔ (مسلم)

مسلمان کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا

۷......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بھی نیک کام کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے (کہ اس کو چھوٹا سمجھ کر چھوڑ دے) اگرچہ اتنا ہی ہو کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرے۔ (مسلم)

ہر انسان پر صدقہ لازم ہے

۸......حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر انسان کے ذمہ کچھ صدقہ کرنا ضروری ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کسی کے

پاس مال نہ ہوتو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے (مال حاصل کرے) اس کو اپنے کام میں لائے اور کچھ صدقہ بھی کرے، لوگوں نے عرض کیا (اگر معذوری کی وجہ سے) یہ بھی نہ کر سکے یا اتفاق سے یہ بھی نہ کر پائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی پریشان حاجت مند کی مدد کرے (یہ بھی صدقہ ہے) لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو نیکی کی تلقین کرے (یہ بھی صدقہ ہے) لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: مالی صدقہ کے علاوہ ان تمام باتوں کو بھی صدقہ فرمایا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح صدقہ سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے ان کاموں سے بھی فائدہ پہنچتا ہے ورنہ صدقہ کے اصل معنی تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے، اسی طرح نقصان نہ پہنچانے کو بھی نفع پہنچانے میں داخل فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے۔

ہر جوڑ کے عوض صدقہ

۹،۱۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان پر روزانہ ہر جوڑ کے عوض صدقہ لازم ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کردے (یعنی صلح کرادے) یہ بھی صدقہ ہے، کسی شخص کو جانور پر سوار کرانے میں یا سامان لادنے میں مدد کردے یہ بھی صدقہ ہے، کوئی اچھی بات (وعظ ونصیحت جس سے کسی کا بھلا ہو جائے) یہ بھی صدقہ ہے، جو قدم نماز کی طرف اٹھائے یہ بھی صدقہ ہے، کوئی تکلیف پہنچانے والی چیز راستہ سے دور کردے یہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: مسلم شریف کی دوسری حدیث میں اس حدیث کی شرح وارد ہوئی ہے، انسان کے جسم میں گنتی کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جو شخص روزانہ اتنی نیکیاں کرلیں اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچالیا۔

ایک عمدہ صدقہ

۱۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہت اچھا صدقہ یہ ہے کہ کسی کو کوئی دودھ والی اونٹنی دیدی جائے یا دودھ والی بکری دے دی جائے (اس طرح کہ وہ اس کا دودھ پیتا رہے جب ختم ہو جائے تھن میں دودھ نہ رہے واپس

لوٹا دے) ایسی اونٹنی یا بکری جو صبح بھی دودھ سے برتن بھر دے اور شام بھی۔ (بخاری و مسلم)

درخت لگانا بھی صدقہ ہے

۱۲.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان کوئی درخت لگا دے یا کوئی کھیتی بو دے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ چرندہ کھائے وہ اس (لگانے اور بونے والے) کے لئے صدقہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اگر اس میں سے چوری ہو جائے وہ بھی صدقہ ہوگا۔

فائدہ: حالانکہ مالک نے چور کو نفع پہنچانے کا ارادہ نہیں کیا پھر بھی صدقہ کا ثواب ملنا کتنی بڑی رحمت ہے۔

کتے کو پانی پلانے پر بخشش

۱۳.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بدچلن عورت کی اس پر بخشش ہوگئی کہ اس کا ایک کتے پر گذر ہوا جو ایک کنویں کے کنارے پر پیاس کی شدت سے زبان لٹکائے ہوئے تھا، اس عورت نے اپنے چمڑے کا موزہ نکالا اور اس کو اپنی اوڑھنی میں باندھا اور اس کے لئے پانی نکالا (اور اس کتے کو پانی پلایا) اس عمل کی بدولت اس عورت کی بخشش ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کیا ہم کو جانوروں (کی خدمت پر) بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے تر کلیجے والے (یعنی جاندار ہیں) ان سب (کی خدمت) میں ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: البتہ موذی جانور سانپ، بچھو ان کا حکم بخاری و مسلم کی دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ ان کو قتل کر دو۔ (باب المحرم یجتنب الصید)

غریبوں کو کھانا کھلانا

۱۴.....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمٰن کی عبادت کرو اور (غریبوں کو) کھانا کھلایا کرو اور سلام کو عام کرو (یعنی ہر مسلمان کو سلام کرو خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو) تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

راستہ بھولنے والے کو راستہ بتانا

۱۵......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے وقت مسکرانا (جس سے وہ یہ سمجھے کہ مجھ سے مل کر اس کو خوشی حاصل ہوئی ہے) بھی صدقہ ہے اور کسی کو اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا یہ بھی صدقہ ہے اور کسی راستہ بھولنے والے کو راستہ بتا دینا یہ بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور کسی نابینا کی مدد کر دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور کوئی پتھر، کانٹا، ہڈی راستہ سے ہٹا دینا یہ بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور (کنواں سے پانی بھرتے وقت) اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں (پانی) اونڈیل دینا یہ بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ (ترمذی)

پانی کا کنواں کھودوانا

۱۶......حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ ام سعد (یعنی میری والدہ) انتقال کر گئیں ہیں۔ سو کون سا صدقہ زیادہ فضیلت کا ہے (جس کا ثواب ان کو بخشوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی، انہوں نے ایک کنواں کھودوایا اور یہ کہہ دیا کہ یہ (یعنی اس کا ثواب) ام سعد کے لئے ہے۔ (ابوداؤد ونسائی)

جنتی لباس اور کھانا

۱۷......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان دوسرے مسلمان کو ننگے ہونے (یعنی کپڑا نہ ہونے) کی حالت میں کپڑا پہنا دے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کو جنت کے سبز کپڑے پہنا دے گا اور جو مسلمان دوسرے مسلمان کو (اس کے) بھوکے ہونے (یعنی اس کے پاس کھانا نہ ہونے) کی حالت میں کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کو جنت کا پھل کھلائے گا، جو مسلمان دوسرے مسلمان کو پیاس کے وقت پانی پلائے گا اس کو بدلہ میں (جنت کی) مہر لگی ہوئی (یعنی نفیس عمدہ) شراب پلائے گا۔ (ابوداؤد وترمذی)

سات اعمال کا ثواب موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے

۱۸......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات چیزیں جن کا ثواب بندہ کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے جب کہ وہ قبر میں پڑا ہوا ہوتا

ہے(۱) جس نے علم دین سکھلایا (۲) یا کوئی نہر کھودی (۳) کنواں کھودوایا (۴) یا کوئی درخت لگایا (۵) یا کوئی مسجد بنائی (٦) یا کوئی قرآن چھوڑ کر گیا (۷) یا کوئی اولاد چھوڑی جو اس کے لئے مرنے کے بعد بخشش کی دعا کرے۔ (ترغیب از بزار وابونعیم)

اور ابن ماجہ نے درخت لگانے اور کنواں کھودنے کے بجائے صدقہ اور مسافر خانہ کا ذکر کیا ہے۔

فائدہ: اس روایت سے ثابت ہوا کہ کوئی دینی مدرسہ قائم کرنا یا رفاہ عام کا کام کرنا بہت بڑا کار ثواب ہے، پھر یہ کہ دوسرے اعمال تو ایسے ہیں کہ انسان کی موت کے ساتھ ہی ان پر ثواب ملنا بند ہو جاتا ہے جبکہ یہ اعمال ایسے ہیں کہ موت کے بعد بھی جب تک اس سے دوسرے فائدہ اٹھاتے رہیں گے عمل کرنے والے کو ثواب ملتا رہے گا، اس لئے صدقہ جاریہ کے کام بھی انجام دینے چاہئیے۔

دین بچانے کے لئے مال خرچ کرنا

۱۹...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک موقع پر مال تقسیم فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! فلاں صاحب کو کچھ مال دے دیجئے (حدیث کے آخر میں ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں (بعض اوقات) کسی شخص کو مال دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے (مگر) اس اندیشہ سے دیتا ہوں کہ اگر اس شخص کو مال نہ ملے تو ہوسکتا ہے کہ اسلام پر قائم نہ رہے، اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے (کیونکہ بعض نومسلم شروع شروع میں ایمان میں مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف برداشت نہیں کر پاتے، ان کے اسلام سے پھر جانے کا شبہ رہتا ہے تو ان کو آرام دینا ضروری ہے۔ (مسلم)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حفاظت خصوصاً نومسلموں کے اسلام کی حفاظت کی خاطر ان کی امداد کرنا بڑی فضیلت کا کام ہے۔

یتیم کے ساتھ ہمدردی

۲۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو عذاب نہ دے گا جس نے یتیم پر رحم کیا اور اس کے ساتھ نرمی سے بات کی اور اس کی یتیمی اور بے چارگی پر ترس کھایا۔ (ترغیب از طبرانی)

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یتیم کسی کے گھر میں ہو اس پر رحم کھانا، اس پر خرچہ کرنا کارِ ثواب ہے، اسی طرح یتیم خانوں پر مال خرچ کرنا بھی بڑی فضیلت کی بات ہے۔

خلاصہ: ان دس آیات قرآنیہ اور بیس احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچا کر ثواب اور جنت حاصل کرنے کے بہت سے مواقع ہیں، سب مواقع ایک آیت اور ایک حدیث میں جمع ہیں۔ آیت: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں۔ (سورۂ مائدہ:۲) اور حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں میں پیارا وہ شخص ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ (ترغیب عن الاصبہانی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ (اشرف علی عفی عنہ)

روح شانزدہم

روزے رکھنا

رمضان المبارک کے روزے رکھنا بھی اسلام کا ایک اہم بنیادی رکن ہے جس طرح نماز وزکوٰۃ فرض ہے رمضان المبارک کے روزے بھی اسی طرح فرض ہیں، اسی طرح نذر وغیرہ کے واجب روزے رکھنا بھی لازم ہے۔

۱......ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ (سورۂ بقرہ:۱۸۳)

روزہ دار کا دل خوف الٰہی سے معمور ہوتا ہے

۲......ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم روح چہاردہم کے نمبر ۹ میں گذرا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے (اگر نماز، زکوٰۃ اور حج سب اعمال کی پابندی کرتا ہو لیکن روزہ نہ رکھتا ہو تو بقیہ اعمال نجات کے لئے کافی نہیں) روزہ میں ایک خاص بات ہے جو دوسری عبادات میں نہیں، وہ یہ ہے کہ روزہ ہونے یا نہ ہونے کی روزہ دار کے سوا کسی کو خبر نہیں ہو سکتی اس لئے روزہ وہی رکھے گا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوگی یا اللہ کا خوف ہوگا، اگر فی الحال اس محبت اور خوف میں کمی بھی ہوگی تو تجربہ سے ثابت ہے کہ محبت وعظمت کے کام کرنے سے محبت وعظمت پیدا ہو ہی جاتی ہے، اس لئے روزہ سے یہ کمی پوری ہو ہی جائے گی۔ ظاہر بات ہے کہ جس کا دل خوف اور محبت الٰہیہ سے سرشار ہوگا اس کا دین وایمان کتنا مضبوط ہوگا، تو روزہ میں یہ خاصیت ثابت ہوگئی کہ اس سے دین مضبوط ہوتا ہے، اگلی دو حدیثوں میں اسی بات کو ذکر فرمایا۔

روزہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے

۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے مگر روزہ کہ وہ خالص میرے لئے ہے۔ (بخاری)

۴......ایک اور روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار اپنا کھانا، پینا اور اپنی

نفسانی خواہش (جو بیوی سے ہمبستری کے متعلق ہے) میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے اور اس حدیث کی تفصیل ایک دوسری حدیث میں آئی ہے۔

۵......یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد نقل فرمایا کہ وہ (روزہ دار) میری خاطر کھانا چھوڑ دیتا ہے اور میری ہی خاطر پینا چھوڑ دیتا ہے اور میری خاطر اپنی لذت کو چھوڑ دیتا ہے اور میری ہی خاطر اپنی بیوی کو چھوڑ دیتا ہے (یعنی اپنی خواہش اس سے پوری نہیں کرتا)۔ (ابن خزیمہ)

فائدہ: ان تینوں روایات سے ثابت ہوا کہ روزے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی چیز فرمایا ہے، جیسا کہ حدیث نمبر ۳ میں گذرا۔

روزہ کے برابر کوئی عمل نہیں

۶......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجئے (یعنی ثواب کے لحاظ سے بڑا ہو) تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ رکھا کرو کیونکہ کوئی عمل اس کے برابر نہیں، میں نے (دوبارہ) عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کسی (بڑے) عمل کا حکم فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ رکھا کرو کیونکہ کوئی عمل اس کے مثل نہیں، میں نے (تیسری بار) عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کسی (بڑے) عمل کا حکم فرمایئے تو ارشاد فرمایا کہ روزے کا اہتمام کرو، کیونکہ کوئی عمل اس کے برابر نہیں۔ (نسائی وابن خزیمہ)

فائدہ: اس روایت میں روزہ کو جو بے مثل فرمایا اس سے مراد بعض خصوصیات میں بے مثل ہونا ہے مثلاً: روزہ کی یہ خصوصیت جو مذکور ہوئی کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت پیدا ہوتی ہے اگر روزہ دار اس کا خیال رکھے تو گناہوں سے ضرور اجتناب کرے گا، کیونکہ گناہ محبت اور خوف کی کمی سے صادر ہوتا ہے اور جب گناہ سے اجتناب کرے گا تو دوزخ سے محفوظ رہے گا، اگلی حدیث کا یہی مطلب ہے۔

روزہ ایک ڈھال ہے

۷......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ایک ڈھال ہے اور دوزخ سے (بچانے کے لئے) ایک مضبوط قلعہ ہے۔ (احمد، بیہقی)

اور روزہ جس طرح گناہوں سے بچاتا ہے جو کہ باطنی بیماریاں ہیں اسی طرح بہت سی

ظاہری بیماریوں سے بھی بچاتا ہے کیونکہ زیادہ تر جسمانی بیماریاں کھانے پینے کی زیادتی سے ہوتی ہیں اور روزہ رکھنے کی وجہ سے کھانے میں کمی ہوگی بیماریوں سے حفاظت ہوگی، اگلی روایت میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے

۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: یعنی جس طرح زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کا میل کچیل نکل جاتا ہے اسی طرح روزہ سے جسم کا میل کچیل یعنی مادۂ فاسد نکل جاتا ہے جس سے بیماری پیدا ہوتی ہے اور وہ دور ہو جاتا ہے اگلی روایت میں یہ مضمون بالکل صاف اور واضح طور پر بیان ہوا ہے۔

روزہ سے تندرستی حاصل ہوتی ہے

۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ رکھا کرو تندرست رہو گے۔ (طبرانی)

فائدہ: روزہ سے جس طرح ظاہری اور باطنی مضرت دور ہوتی ہے اسی طرح اس سے ظاہری و باطنی مسرت بھی حاصل ہوتی ہے۔

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں

۱۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں (۱) جب افطار کرتا ہے (یعنی روزہ کھولتا ہے تو اپنے افطار پر خوش ہوتا ہے چنانچہ خوش ہونا ظاہر ہے) (۲) جب اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا (اس وقت) اپنے روزے پر خوش ہوگا۔ (بخاری)

تراویح کی پابندی

اور رمضان المبارک میں روزہ کے علاوہ ایک عبادت اور بھی مقرر کی گئی ہے یعنی تراویح میں قرآن پڑھنا اور سننا جو کہ سنت مؤکدہ ہے۔ تراویح میں بعض باتیں روزہ کی طرح ہیں مثلاً: نیند، کھانے پینے کی طرح نیند بھی نفس کو پیاری ہے، تراویح میں کسی قدر کمی ہوتی ہے اور کم سونے کی بھی

پوری خبر کسی کو نہیں ہوسکتی، چنانچہ بعض دفعہ آدمی نماز میں سوجاتا ہے اور دوسرے لوگ سمجھتے ہیں جاگ رہا ہے، بعض دفعہ سجدے میں نیند آجاتی ہے اور ہیئت ایسی ہوجاتی ہے کہ اس نیند سے وضوٹوٹ جاتا ہے جب وضوٹوٹا تو نماز بھی ٹوٹ گئی، بعض دفعہ نماز کا کچھ حصہ نیند میں گذر جاتا ہے آدمی سو رہا ہے، امام نے کوئی رکن ادا کرلیا اس کو پتہ ہی نہیں جس سے نماز دوبارہ لوٹانے کی ضرورت پڑتی ہے، اب نیند جیسی پیاری چیز کو دفع کرنا، نیا تازہ وضو کرنا، اس نماز کو دوبارہ لوٹانا یہ وہی شخص کرسکتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف ہوگا، بس روزے کی طرح تراویح میں بھی قرآن پڑھنے اور سننے میں زیادہ دکھلاوا نہیں ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان میں ایک شان کی دو عبادتیں جمع فرمادی ہیں؛ ایک دن میں اور ایک رات میں۔ اگلی دو حدیثوں میں اسی کا ذکر ہے۔

روزہ اور تراویح کے برکات

۱۱...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزُں کو فرض فرمایا اور میں نے (تراویح اور قرآن کے لئے) رمضان کی شب بیداری کو تمہارے لئے سنت قرار دیا (یہ قیام بھی سنت مؤکدہ ہونے کے سبب ضروری ہے) اور جو شخص ایمان اور ثواب کے اعتقاد کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھے اور رمضان کی شب بیداری کرے وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک اور صاف ہوجائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (نسائی)

روزہ اور قرآن کی سفارش

۱۲...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن روزہ اور قرآن دونوں بندہ کی شفاعت (یعنی بخشش کی سفارش) کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اس بندہ کو کھانے اور نفسانی خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا، سو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمایئے، اور قرآن کہے گا کہ میں نے اس کو پوری رات سونے سے روکے رکھا، سو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔ (احمد وطبرانی فی الکبیر وابن ابی الدنیا وحاکم)

فائدہ: مذکورہ بالا دونوں روایتوں کو ملانے سے رمضان کے روزہ اور تراویح میں مناسبت ظاہر ہوتی ہے۔ یہاں تک مضمون مسلسل تھا، آگے متفرق طور پر لکھا جاتا ہے۔

روزہ داروں سے وعدہ

۱۳......اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال انجام دینے والوں کے سلسلہ میں فرمایا: "روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں (آخر میں ارشاد فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب تیار کیا ہے۔" (سورۂ احزاب)

روزہ دار کے منہ کی خوشبو

۱۴......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو (جو فاقہ سے پیدا ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔ (بخاری)

فائدہ: چونکہ اس بدبو کا اصل سبب معدہ ہے اس لئے یہ مسواک سے بھی نہیں جاتی، ہاں کچھ کم ہو جاتی ہے، لیکن موسیٰ علیہ السلام کے لئے مسواک کے ذریعہ بدبو زائل کرنے کو ناپسند فرمایا جبکہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی گئی۔ "ولم یرض لموسیٰ علیہ السلام ھذا الخفة فزادعشرا ان ثبت ماراہ الدیلمی کمافی الدرالمنثور ورضیھالنامع بقاء اصل الخلوف فشرع لناالمسواك وھذامن باب اختلاف الشرائع"۔

روزے کا ثواب غیر محدود ہے

۱۵......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر مختلف اعمال کے ثواب مختلف مقدار میں بیان فرمائے، پھر ارشاد فرمایا کہ روزہ خاص اللہ ہی کے لئے ہے، اس پر عمل کرنے کے ثواب کی مقدار سے (غیر محدود ہے) اللہ کے سوا کوئی واقف نہیں۔

(طبرانی فی الاوسط وبیہقی)

ہر سجدہ کے عوض ڈیڑھ ہزار نیکیاں

۱۶......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پھر رمضان کی آخری رات تک ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا، جو کوئی ایمان دار بندہ ان راتوں میں سے کسی رات میں نماز پڑھتا ہے (مراد وہ نماز ہے جو رمضان کے سبب سے ہو جیسے تراویح) تو اللہ تعالیٰ ہر

سجدہ کے عوض ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھتے ہیں اوراس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک گھر تیار فرماتے ہیں جس کے سات ہزار دروازے ہوں گے، ان میں سے ہر دروازہ کے متعلق سونے کا ایک محل ہوگا جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا، پھر جب رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے اس کے سبب سے گذشتہ سال کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں (یعنی گذشتہ رمضان سے اس رمضان کی پہلی تاریخ تک جو گناہ صادر ہوئے) اور روزانہ فجر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے حق میں دعاء مغفرت فرماتے ہیں اور یہ رمضان کے مہینے میں دن ورات کی جتنی نمازیں پڑھے گا ہر سجدہ کے عوض میں ایک درخت لگے گا (جو اتنا بڑا ہوگا کہ) اس کے سایہ میں سوار پانچ سو سال تک چل سکے گا۔ (بیہقی)

شعبان کے آخری جمعہ کا خطبہ

۱۷......حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری جمعہ میں خطبہ پڑھا جس میں فرمایا اے لوگو! تمہارے پاس ایک بڑا بابرکت مہینہ آپہنچا ہے (یعنی رمضان المبارک) اس میں ایک رات ہے کہ اس میں عبادت کرنا ہزار مہینے (تک عبادت کرنے) سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں روزہ رکھنے کو فرض قرار دیا اور اس کی شب بیداری (یعنی تراویح) کو سنت قرار دیا ہے، جو کوئی اس میں نفل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے تو وہ (ثواب میں) دوسرے زمانہ کے فرض کے برابر ہوگا، جو کوئی اس میں فرض ادا کرے تو دوسرے زمانہ کے ستر فرائض کے برابر (ثواب حاصل) ہوگا (آگے ارشاد ہے کہ) جو شخص اس میں کسی روزہ دار کو افطار کروائے (یعنی افطاری دیدے) تو اس کے لئے گناہوں سے بخشش اور دوزخ سے خلاصی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ہوگا، اس طرح افطار کرنے والے کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی، عرض کیا گیا یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو اتنا میسر نہیں جس سے روزہ دار کا روزہ کھلوا سکے (پوچھنے والے نے روزہ کھلوانے کا یہ مطلب سمجھا کہ اس کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ ثواب ہر اس شخص کو بھی دیتا ہے جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا (ایک گھونٹ) دودھ کی لسی سے کسی کو افطار کروائے۔ (ابن خزیمہ)

اعتکاف کے فضائل

رمضان المبارک میں ایک تیسری عبادت اعتکاف ہے، جو رمضان المبارک کے آخری دس دن میں سب کے ذمہ سنت مؤکدہ ہے، لیکن اگر گاؤں میں سے کوئی ایک بھی اعتکاف کرے تو سب کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے۔

اعتکاف کا مطلب

ایسی مسجد جہاں پانچوں وقت کی نماز با جماعت ہوتی ہو اس میں بیس رمضان المبارک کو آفتاب غروب ہونے سے پہلے داخل ہو جائے، ارادہ یہ کرے کہ آخر رمضان تک پیشاب پاخانہ وغیرہ حاجت ضروریہ کے علاوہ کسی اور کام سے مسجد سے باہر نہیں نکلوں گا، روزہ اور تراویح کی طرح اعتکاف میں بھی نفس کی خواہشات کے خلاف کرنا پڑتا ہے، نفس جو طبعی طور پر آزاد پسند ہے، اعتکاف میں اس کو قربان کرنا پڑتا ہے، اسی طرح اس میں بھی دکھلاوا نہیں ہو سکتا، کیونکہ کسی کو کیا خبر کہ اعتکاف کے ارادہ سے مسجد میں آ کر بیٹھا ہے یا ویسے ہی آ گیا ہے، آگے اس کی فضیلت کا ذکر ہے۔

دو حج دو عمرے

۱۸......علی بن حسین اپنے والد حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان میں دس روز کا اعتکاف کرے گا اس کو دو حج اور دو عمرہ جیسا (ثواب) ہوگا۔ (بیہقی)

معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے

۱۹......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معتکف تمام گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے کوئی تمام نیکیاں کر رہا ہو۔
(مشکوٰۃ از ابن ماجہ)

اعتکاف کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس کو مسجد میں رہنا پڑتا ہے اور مسجد میں حاضر رہنے کی فضیلت روح دوازدہم میں گذر چکی ہے۔

عورتوں کا اعتکاف

البتہ عورتیں گھر ہی میں اپنی نماز پڑھنے کی جگہ اعتکاف کریں۔ وفی قولہ تعالیٰ: "ولا تباشروھن

وانتم عاکفون فی المساجد، اشارۃ لطیفۃ الی تخصیص الرجال بالمساجد حیث خص بالخطاب من یتصور مباشرۃ النساء وھم الرجال۔ یعنی ارشاد باری تعالیٰ: ولا تباشروھن الـــخ میں مردوں کو خاص خطاب کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ مردوں کے اعتکاف کی جگہ مساجد ہیں، عورتوں کا مسجد کی جماعت میں حاضری فتنہ کا باعث ہے اس لئے فقہاء نے عورتوں کی مسجد میں حاضری کو ناجائز قرار دیا، اعتکاف میں اس سے زیادہ فتنہ ہے اس لئے عورتوں کا مسجد میں اعتکاف کرنا جائز نہیں۔

عید کے دن کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو (خطاب کر کے) فرماتے ہیں کہ میرے بندوں نے میرا فرض (روزہ) ادا کر دیا پھر دعا کے لئے نکلے ہیں، اپنی عزت اور جلال کی قسم اور کرم اور شان بلند کی قسم، میں ضرور ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (عید پڑھ کر) واپس جاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیا پس وہ سارے بخشے بخشائے (عیدگاہ سے) واپس آتے ہیں۔ (مشکوٰۃ از بیہقی)

آخر کی دو حدیثیں تو مشکوٰۃ سے لی گئی ہیں باقی سب ترغیب سے لی گئی ہیں۔ (اشرف علی تھانوی عفی عنہ)

روح ہفتدہم

حج کرنا

حج بھی اسلام کے دیگرارکان نماز، زکوٰۃ اورروزہ کی طرح اسلام کا ایک اہم بنیادی رکن ہے، جن اشخاص میں حج کی شرطیں پائی جائیں ان پرفرض ہےاوردوسروں کے لئےنفل ہے۔

حج کی فرضیت

ا......حج ہراس مسلمان عاقل، بالغ، آزاد پرفرض ہے جس کے پاس مکہ مکرمہ تک آمدورفت کا کرایہ اورخرچہ موجود ہواورگھر سے نکلنے سے لےکرواپسی تک کا اپنے گھر والوں کا بھی خرچہ موجود ہو، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ ہےاس گھر کا (یعنی خانہ کعبہ کا) حج کرنا، جسے طاقت ہووہاں راستہ طے کرکے پہنچنے کی۔ (سورۂ آل عمران:۹۷)

حج کے بغیر نجات نہ ہوگی

۲......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا یہ روح چہاردہم کی حدیث نمبر۹ ہے جس سے معلوم ہوتاہے کہ اگرکوئی اسلام کے دیگرارکان نماز، زکوٰۃ، روزہ سب ادا کرتا ہومگر استطاعت کے باوجودفرض حج ادانہ کیاہواس کی نجات کے لئے دیگرارکان کی ادائیگی کافی نہیں ہے، حج میں ایک خاص بات ایسی ہے جواورعبادتوں میں نہیں، وہ یہ ہے کہ اور عبادتوں کے افعال میں کچھ عقلی مصلحتیں بھی سمجھ میں آسکتی ہیں، مگرحج کے افعال میں عاشقانہ شان ہےتوحج وہی کرے گا جس کاعشق عقل پرغالب ہوگا، فی الحال اگرعشق میں کچھ کمی بھی ہوگی تو تجربہ شاہد ہے کہ عاشقانہ کام کرنے سے عشق پیدا ہوجاتا ہےاس لئے حج کرنے سے یہ کمی پوری ہوجائے گی، خاص طور پرحج کے افعال کواسی خیال یعنی عشق پیدا کرنے کے ارادہ سے کرےاورظاہر ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کاعشق ہوگاوہ دین میں کتنا مضبوط ہوگااس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، خلاصہ تقریر یہ ہے کہ حج کرنے سے دین کی مضبوطی ثابت ہوگئی جیسا کہ روزہ سے ثابت ہے۔

حج کے افعال اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لئے

۳......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کے گرد طواف کرنا، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اور (شیطان کو) کنکر مارنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد باب الرمل)

فائدہ: جو سطحی عقل والے ہیں ان کو تعجب ہوسکتا ہے اس گھومنے، دوڑنے اور کنکریاں مارنے میں عقلی مصلحت کیا ہے، مگر ایک مسلمان کی شان یہی ہونا چاہئے کہ کسی حکم شرعی میں مصلحت ڈھونڈنے کے بجائے یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی ہے، اس کی بجا آوری سے اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے اور محبت کا امتحان ہوتا ہے جو بات عقل میں بھی نہیں آئی اس کو اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر مان لیا، پھر محبوب کے گھر پر اپنی جان و مال قربان کرنا، اس کی گلیوں میں عاشقانہ دوڑ لگانا یہ سب عاشقانہ حرکات ہیں اور عشق الٰہی کا مظہر ہیں۔

حج میں رمل کا حکم ہمیشہ کے لئے ہے

۴......حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے تھے کہ طواف (کے پہلے تین چکروں) میں شانے ہلاتے ہوئے دوڑنا اور شانوں کو (احرام کی) چادر سے باہر نکالنا اب اس کی کیا ضرورت ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو (مکہ میں) قوت دی اور کفر والوں کو مٹا دیا (اور یہ رمل کا فعل انہی کفار مکہ کو قوت دکھلانے کے لئے شروع ہوا تھا جیسا کہ روایات میں آیا ہے) فرمایا کہ باوجود اس کے (کہ اب مصلحت نہیں مگر) ہم اس فعل کو نہیں چھوڑیں گے جس کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت (آپ کے حکم اور اتباع میں) انجام دیتے تھے (کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رمل فرمایا ہے جبکہ اس وقت مکہ میں ایک کافر بھی نہیں تھا۔ (ابوداؤد باب الرمل)

فائدہ: حج میں عاشقی رنگ غالب نہ ہوتا تو جب عقلی ضرورت (یعنی کفار کے سامنے قوت کا مظاہرہ) ختم ہوگئی تھی تو یہ فعل بھی موقوف کر دیا جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ حج کے افعال عاشقانہ ادائیں ہیں۔

حجر اسود کا بوسہ

۵......حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوران طواف

حجراسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان، اور اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں (کبھی) تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (ابوداؤد باب تقبیل الحجر)

فائدہ: محبوب کے علاقہ کی چیز کو چومنے کا سبب عشق کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے؟ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول سے یہ بات ظاہر فرمادی کہ مسلمان حجراسود کو معبود نہیں سمجھتے کیونکہ معبود تو وہی ہے جو نفع ونقصان کا مالک ہو۔

آنسو بہانے کا مقام

٦.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجراسود کی طرف رخ کیا پھر اس پر اپنے دونوں لب (مبارک) رکھ کر کافی دیر تک روتے رہے پھر جو نگاہ پھیری تو دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی رو رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر! اس مقام پر آنسو بہائے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ وابن خزیمہ وحاکم وبیہقی)

فائدہ: محبوب کی نشانی کو پیار کرتے ہوئے رونا یہ محض عشق کی وجہ سے ہوسکتا ہے کسی کے خوف سے نہیں افعال عاشقانہ تو قصد وارادہ سے بھی ہوسکتے ہیں مگر رونا جوش محبت کے بغیر نہیں ہوسکتا، پس معلوم ہوا کہ حج کا تعلق عشق سے ہے، جس کا ثبوت اس حدیث سے اور زیادہ ہوتا ہے۔

حاجیوں کی مغفرت وبخشش

۷.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک لمبی حدیث میں) فرمایا کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے (نو ذی الحجہ جس میں حاجی لوگ عرفات میں ہوتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ان لوگوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس دور دراز علاقوں سے سفر کرکے آئے ہیں۔ پراگندہ بال، غبار آلود جسم اور دھوپ میں چل رہے ہیں۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ (بیہقی وابن خزیمہ)

فائدہ: حاجیوں کی اس صورت وشکل کا عاشقانہ ہونا ظاہر ہے اور اللہ تعالیٰ جو حاجیوں کی اس ہیئت پر فخر فرمارہے ہیں، یہ اس عاشقانہ صورت کے پیارے ہونے کو بتلارہا ہے۔

عشق ومحبت کا مظاہرہ

بیان کردہ احادیث حج میں شان عاشقی ہونے کی تائید میں بطور نمونہ کے لکھی گئی ہیں ورنہ حج کے تمام افعال کھلم کھلا اسی عاشقانہ رنگ کے مظہر ہیں یعنی مزدلفہ اور عرفات کے پہاڑوں میں پھرنا، بلند آواز سے لبیک لبیک کہہ کر پکارنا، ننگے سر گھومنا پھرنا، اور اپنی زندگی میں کفن کے مشابہ احرام کا لباس پہننا، ناخن بال تک نہ کاٹنا، جوں تک نہ مارنا، جس سے صورت دیوانوں کی سی بن جاتی ہے، حالت احرام میں سر نہ مونڈوانا، حدود حرم میں کسی درخت کو نہ کاٹنا، گھاس تک نہ توڑنا جس میں کوچۂ محبوب کا ادب بھی ہے، یہ کام عاقلوں کے ہیں یا عاشقوں کے؟ البتہ حج کے بعض افعال مردوں کے ساتھ خاص ہیں اور عورتوں کے لئے ممنوع ہیں اس کی خاص وجہ پردے کی مصلحت ہے اسی طرح حج کے افعال میں خانۂ کعبہ کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی، رمی جمار (یعنی شیطان کو کنکر مارنا) حجر اسود کو بوسہ دینا، زار و قطار رونا، اور خاک آلود دھوپ میں چلتے ہوئے میدان عرفات میں حاضر ہونا، ان تمام افعال میں عاشقانہ ہونے کا ذکر اوپر حدیثوں میں آچکا ہے جس طرح حج کے افعال میں عشق ومحبت کا رنگ ہے اسی طرح جس مقام سے ان افعال کا تعلق ہے یعنی مکہ معظمہ اور اس کے ملحقہ علاقہ میں بھی محبت کی شان رکھی گئی ہے جس سے حج کا رنگ اور تیز ہو جائے چنانچہ آیت قرآنی میں ہے۔

دعائے ابراہیمی کا اثر

۸.....اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد کو آپ کے محترم گھر کے نزدیک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جو کھیتی والی نہیں ہے، اے ہمارے رب! تا کہ وہ نماز قائم کریں، سو آپ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دیجئے۔ (سورۂ ابراہیم: ۳۷)

اس دعا کا اثر آنکھوں سے نظر آتا ہے جس کو ابن ابی حاتم نے سدیؒ سے نقل کیا ہے۔

۹.....کوئی مؤمن ایسا نہیں جس کا دل کعبۃ اللہ کی محبت میں پھنسا ہوا نہ ہو، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اگر اپنی دعا میں کچھ لوگ کہہ کر اہل ایمان کو خاص نہ فرماتے تو وہاں یہود و نصاریٰ کی بھی بھیڑ ہو جاتی۔ (درمنثور)

مکہ معظمہ سے عاشقانہ خطاب

۱۰.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت

کے موقع پر مکہ مکرمہ کو خطاب کر کے) فرمایا کہ تو کیسا پاکیزہ شہر ہے تو میرے لئے کتنا محبوب ہے؟ اور اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی (تجھ سے جدا نہ کرتی) تو میں (ہرگز) کسی اور جگہ جا کر نہ رہتا۔ (مشکوٰۃ از ترمذی)

فائدہ: جب ہر مؤمن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو آپ کے محبوب شہر مکہ مکرمہ سے بھی ضرور محبت ہوگی، لہٰذا مکہ مکرمہ سے محبت میں دو پیغمبروں کی دعا کا اثر ہوا، یہ تو حج اور مقام حج کی دینی فضیلت تھی جو کہ اصل فضیلت ہے، بعض دنیوی مصلحتیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھی ہیں، لیکن وہ مصلحتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خود بخود حاصل ہو جاتی ہیں اس لئے حج میں ان کی نیت نہ ہونا چاہئے۔

حرم جائے امن ہے

۱۱......ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو احترام والا گھر ہے لوگوں (کی مصلحت) کے قیام کا سبب قرار دیا ہے۔ (سورۂ مائدہ)

فائدہ: کعبہ کو مصلحت قائم رہنے کا سبب قرار دیا، مصلحت کا لفظ عام ہے دینی اور دنیوی دونوں قسم کی مصلحتوں کو، اس میں دینی مصلحتیں تو ظاہر ہیں اس میں بہت سی دنیوی مصلحتیں بھی ہیں مثلاً اس کا جائے امن ہونا، اسی طرح وہاں پر ہر سال حج کے موقع پر مسلمانوں کا اجتماع ہونا جس میں مالی ترقی (بذریعۂ تجارت) اور قومی اتحاد سہولت کے ساتھ میسر ہو سکتا ہے اسی طرح عالم کا بقاء کعبۃ اللہ کے بقاء کے ساتھ معلق ہے حتی کہ قیامت کے قریب جب کعبۃ اللہ کو منہدم کر دیا جائے گا تو قیامت آجائے گی۔

۱۲......اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حج کے لئے آنے کی یہ حکمت بیان فرمائی کہ تا کہ اپنے (دینی و دنیوی) فوائد کے لئے آموجود ہوں۔ (سورۂ حج:۲۸)

حج کے اخروی منافع، ثواب، رضاء حق اور دنیوی فوائد یہ ہیں کہ قربانی کا گوشت کھانا، اور تجارت وغیرہ۔ ابن ابی حاتم نے اس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

(کذافی روح المعانی، بیان القرآن)

عمرہ حج اصغر ہے

۱۳......حج کے رنگ کی ایک دوسری عبادت اور بھی ہے یعنی عمرہ۔ یہ سنت مؤکدہ ہے، جس کی حقیقت

حج ہی کے بعض عاشقانہ افعال ہیں، اسی لئے عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن شداد اور حضرت مجاہد سے یہی روایت منقول ہے۔ (درمنثور عن ابن ابی شیبہ)

عمرہ دوسرے دنوں کے علاوہ حج کے زمانہ میں بھی اداء ہوسکتا ہے جس سے ایک شان کی دو عبادتیں جمع ہو جاتی ہیں۔

حج اور عمرہ کے افعال پورا ادا کرنا

۱۴.....اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور (جب حج یا عمرہ ادا کرنا ہو تو اس) حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے واسطے پورا پورا ادا کیا کرو (یعنی حج اور عمرہ کے تمام افعال و شرائط کا لحاظ کرو اور نیت بھی خالص رکھو۔)

(بیان القرآن)

حج نہ کرنے پر وعید

۱۵.....حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو (حج کی استطاعت حاصل ہے) کوئی ظاہری مجبوری یا ظالم بادشاہ یا حج سے روکنے والا کوئی عذر لاحق نہ ہو، پھر بھی وہ حج کئے بغیر مر جائے اس کو اختیار ہے کہ خواہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (مشکوٰۃ از دارمی)

فائدہ: اندازہ لگائیں کہ حج فرض سے روگردانی پر کتنی سخت وعیدیں ہیں۔

۱۶.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا چاہیئے (کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں ارادہ ختم ہو جائے اور حج فرض ذمہ میں رہ جائے)۔ (مشکوٰۃ از ابوداؤد و ترمذی)

حج و عمرہ میں کثرت مطلوب ہے

۱۷.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پے در پے حج اور عمرہ کرو، کیونکہ دونوں گناہ اور افلاس و تنگی کو دور کرتے ہیں، جس طرح بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کرتی ہے (شرط یہ ہے کہ کوئی دوسرا امر اس کے خلاف اثر کرنے والا نہ پایا جائے) جو حج احتیاط سے (گناہوں سے بچ کر) کیا جائے اس کا بدلہ جنت کے سواء کچھ نہیں۔ (مشکوٰۃ از ترمذی و نسائی)

فائدہ: اس روایت میں حج اور عمرہ کے ایک دینی نفع کا ذکر ہوا کہ گناہ معاف ہوتے ہیں اور دنیوی نفع کا ذکر ہوا کہ اس سے فقر وافلاس دور ہوتے ہیں، گناہ معاف ہونے سے مراد حقوق اللہ ہیں کیونکہ حقوق العباد تو مرتبۂ شہادت پر فائز ہونے سے بھی معاف نہیں ہوتے۔ (الحدیث الا الدین کمافی المشکوٰۃ عن المسلم)

وماوردفی ضمان لتبعات فبعدثبوته كما تردد فی ثبوته صاحب الترغيب يحمل علی غير الماليات كالاغتياب ونحوه واللّٰہ اعلم۔

اللہ تعالیٰ کے مہمان

۱۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، وہ اگر دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور وہ اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو ان کی مغفرت فرماتے ہیں۔ (مشکوٰۃ از ابن ماجہ)

حج کے راستہ میں موت آنا

۱۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حج یا عمرہ کرے یا جہاد کے ارادہ سے چلا پھر راستہ ہی میں (ان کاموں کے کرنے سے پہلے) مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھیں گے۔ (مشکوٰۃ از بیہقی)

روضۂ اطہر کی زیارت

حج کے متعلق ایک تیسرا عمل اور بھی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت جو اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے۔ جس طرح حج میں عشق الٰہی کی شان تھی اس زیارت میں عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی شان ہے، جس طرح حج سے عشق الٰہی میں ترقی ہوتی ہے، زیارت سے عشق نبوی میں ترقی ہوگی، جس کے دل میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ہوگا وہ دین میں کتنا مضبوط ہوگا، اس شان عاشقانہ کا پتہ اس حدیث سے چلتا ہے۔

۲۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حج کرے اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے وہ ایسا ہے جیسے میری حیات میں میری زیارت کرے۔ (مشکوٰۃ از بیہقی)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں زیارتوں کو برابر فرمایا، جب کسی خاص بات کی تخصیص نہیں تو یہ زیارت ہر اثر میں برابر ہوگی، ظاہر ہے آپ کی حیات طیبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے قلب میں آپ کا عشق کس قدر پیدا ہوتا حدیث تو اس دعوے کی تائید کے لئے لکھ دی، ورنہ روضۂ اطہر کی زیارت سے عشق نبوی میں ترقی کا اثر کھلم کھلا آنکھوں سے نظر آتا ہے، جس طرح مقام حج یعنی مکہ معظمہ میں محبت کی شان رکھی گئی جس کا بیان پہلے ہو چکا ہے اسی طرح زیارت کا مقام مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں محبت کی شان رکھی گئی ہے۔

۲۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! انہوں نے (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی ہے اور میں تجھ سے مدینہ منورہ کے لئے دعا کرتا ہوں وہ بھی اور اتنی اور بھی الخ۔ (مشکوٰۃ از مسلم)

فائدہ: حدیث نمبر ۸ میں گذرا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لئے محبوبیت کی دعا فرمائی تھی تو پھر مدینہ منورہ کے محبوبیت کی دوگنی دعا ہوگئی تو محبوبیت بھی دوگنی ہوگی۔

۲۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! مدینہ منورہ کو ہمارا محبوب بنادے جیسے ہم مکہ سے محبت کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ الخ۔ (مشکوٰۃ از بخاری)

۲۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو مدینہ سے محبت کے سبب سواری کو تیز کردیتے۔

(مشکوٰۃ از بخاری)

محبوب کا محبوب، محبوب ہونے کے قاعدہ سے مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام مسلمانوں کو ضرور محبت ہوگی۔

مدینہ منورہ میں قبر کی خواہش

۲۴..... حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روئے زمین کے تمام حصوں کے مقابلے میں میری قبر مدینہ منورہ میں ہونا مجھے زیادہ پسند ہے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ (مشکوٰۃ از مالک)

خلاصۂ کلام: حج اور زیارت سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے خود ان مقامات مقدسہ کی محبت بھی دل میں پیدا ہوتی ہے ان محبتوں کی بدولت دین وایمان مضبوط ہوتا ہے۔ لہٰذا اہتمام استطاعت والے مسلمانوں کو چاہئیے کہ اس دولت کو حاصل کرنے کی ضرور کوشش کریں کہ حج کی سعادت اور روضۂ اطہر کی زیارت کے ذریعہ احکام الٰہی کی تکمیل کے علاوہ اپنے ایمان کو مضبوط کرے۔ (الروایات ماخوذۃ من کتب مختلفۃ وصرح باسمائہا عند کل)

روح ہشد ہم

قربانی کے فضائل ومسائل

قربانی ہراس شخص پرواجب ہے جس پرزکوٰۃ فرض ہے اور بعض ایسے لوگوں پر بھی قربانی واجب ہوتی ہے جن پرزکوٰۃ واجب نہیں، اس لئے قربانی کا نصاب یادرکھا جائے اور بوقت ضرورت علماء سے پوچھ لیا جائے۔

قربانی کا نصاب

سونا، چاندی، مال تجارت اور گھر میں روزمرہ استعمال کی چیزوں سے زائد سامان کی قیمت لگاکراس میں نقدی جمع کی جائے، ان پانچوں کا مجموعہ یاان میں سے بعض ۷۹ء۸۷ گرام سونے یا۳۵ء۶۱۲ گرام چاندی کے برابر ہوجائے تو قربانی واجب ہے۔ تین جوڑے کپڑوں سے زائدلباس اور ریڈیواورٹی وی جیسی خرافات انسان کی حاجات میں داخل نہیں اس لئے ان کی قیمت بھی حساب میں لگائی جائے گی۔ (اضافہ ازاحسن القتادلی)

اور جس پرقربانی واجب نہ ہواگروہ بھی کرے یااپنے نابالغ بچوں کی طرف سے بھی کرے، تواس پر بڑااجروثواب ملتاہے۔اب آگے قربانی سے متعلق آیات واحادیث پیش خدمت ہیں۔

ا......ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ہرامت کے لئے ہم نے قربانی کرنا مقرر کردیا ہے تاکہ وہ ان جانوروں پر جو اللہ نے انہیں عطا فرمائے ہیں (یعنی گائے، بھینس، اونٹ، بکری، بھیڑ) اللہ کا نام لیں۔“ (سورۂ حج:۳۴)

پھرآگے ارشادفرمایا کہ: ”اورہم نے قربانی کے اونٹ گائے جن کوہم نے تمہارے لئے اللہ کے شعائرمیں سے بنایاہے تمہارے لئے ان میں خیر ہے۔“

پھرآگے ارشادفرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے پاس (ان جانوروں کا) نہ گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون، لیکن ان کے پاس تمہاراتقویٰ (اوراخلاص) پہنچتا ہے۔“

پھرآگے ارشادفرمایا: ”اخلاص والوں کوخوشخبری سنادیجئے۔“ (سورۂ حج:۳۴تا۳۷)

فائدہ نمبر۱: آیت سے معلوم ہوا کہ قربانی پہلی امتوں پر لازم تھی۔ اس میں دینی اور دنیوی دونوں قسم کے فوائد ہیں۔

فائدہ نمبر۲: اگر چہ بکری اور بھیڑ بھی قربانی کے جانور ہیں اس لئے وہ بھی دین کی یادگار ہیں، مگر آیت میں خاص اونٹ اور گائے کا ذکر فرمانا اس لئے ہے کہ ان کی قربانی بھیڑ بکری کی قربانی سے افضل ہے اور اگر پوری گائے اور اونٹ نہ ہو بلکہ ساتواں حصہ لے لے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر یہ ساتواں حصہ اور پوری بکری اور بھیڑ کی قیمت اور گوشت کی مقدار میں برابر ہو تو جس کا گوشت عمدہ ہو وہی افضل ہے اور اگر قیمت اور گوشت میں برابر نہ ہوں تو جو زیادہ ہو وہ افضل ہے۔

(شامی از تاتارخانیہ)

فائدہ نمبر۳: قربانی میں اخلاص یہ ہے کہ قربانی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے اور ان سے ثواب لینے کے لئے کی جائے۔

٢.....ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔“

(سورۂ کوثر)

فائدہ: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا ہے جب آپ کو اس قدر تاکیدی حکم ہے تو امت کے لئے کیسے معاف ہو سکتی ہے، جیسے اس کے ساتھ دوسرا حکم نماز کا ہے یعنی یہ امت پر بھی فرض ہے۔

قربانی کی فضیلت

٣.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دنوں میں آدمی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور اپنے بالوں اور اپنے کھروں کے ساتھ حاضر ہوگا (یعنی ان سب کے بدلے ثواب حاصل ہوگا) اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے تو تم لوگ خوب جی خوش کر کے قربانی کرو (زیادہ قیمت کے خرچ پر دل میں برا مت مانو کہ اتنا پیسہ خرچ ہو گیا)۔ (ابن ماجہ، ترمذی، حاکم)

قربانی سنت ابراہیمی ہے

٤.....حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ

قربانی کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے (نسبی یا روحانی) باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے، انہوں نے (دوبارہ) عرض کیا ہمیں اس میں کیا (اجر) ملتا ہے یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قربانی کے جانور کے) ہر بال کے بدلے ایک نیکی، انہوں نے عرض کیا اگر اون والا جانور ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اون کے بدلے ایک نیکی۔ (حاکم)

قربانی سے گناہوں کی مغفرت

۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے فاطمہ اٹھو اور (ذبح کے وقت) اپنی قربانی کے پاس موجود رہو، کیونکہ قربانی کے جانور کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرتا ہے اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی (اور) یہ بات یاد رکھو کہ (قیامت کے دن) اس (قربانی) کا خون اور گوشت لایا جائے گا اور تمہارے میزان (عمل) میں ستر حصے بڑھا کر رکھ دیا جائے گا (اور ان سب کے بدلے نیکیاں لکھی جائیں گی)"۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (یہ مذکورہ ثواب) صرف خاص آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ہے؟ کیونکہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس لائق بھی ہیں کہ ان کے ساتھ خصوصی معاملہ کیا جائے، یا آل محمد اور تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "آل محمد کے لئے ایک طرح سے خاص بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے عام بھی ہے۔"
(اصبہانی)

فائدہ: ایک طرح سے خاص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے لئے فرمایا کہ نیک کام کا ثواب بھی دوسروں سے دوگنا ہے اور اگر کوئی گناہ کرے اس پر عذاب بھی دوگنا ہوگا۔ تو قرآن مجید سے ازواج مطہرات کے لئے اور اس حدیث سے آپ کی اولاد کے لئے یہ قانون ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا دونوں کی فضیلت اوروں پر ثابت ہوگی۔

قربانی دوزخ سے ڈھال ہے

۶.....حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خوش دلی اور ثواب کی نیت سے قربانی کرے، وہ قربانی اس شخص کے لئے دوزخ سے

آڑ ہو جائے گی۔ (حاکم)

قربانی نہ کرنے والوں کے لئے ناراضگی

۷.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قربانی کی گنجائش رکھے (یعنی نصاب کا مالک ہونے کی وجہ سے اس پر قربانی کرنا واجب ہو) اور قربانی نہ کرے، سو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ (حاکم)

فائدہ: اندازہ لگائیں کہ قربانی نہ کرنے والوں پر کس قدر ناراضگی ہے! کیا کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کو برداشت کر سکتا ہے؟ اور یہ ناراضگی اسی شخص سے جس کے ذمہ قربانی واجب ہو اور وہ نہ کرے، باقی جس کے ذمہ واجب ہی نہیں اس سے کوئی ناراضگی بھی نہیں۔ (یہ حدیثیں ترغیب سے ماخوذ ہیں)

بیوی کی طرف سے قربانی کرنا

۸.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

(مسلم)

فائدہ: ضروری نہیں کہ ایک گائے سب بیبیوں کی طرف سے کی ہو، بلکہ ممکن ہے کہ سات کے اندر اندر کی ہو۔ باقی اونٹ اور بکری کثرت سے ملتے ہوئے گائے کی قربانی کی کیا حکمت ہے؟ یا تو یہ ایک اتفاقی بات ہے یا یہ کہ یہود جو بچھڑے کو پوجا کرتے تھے اس شرک کو مٹانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اہتمام فرمایا ہو، باقی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ گائے کے گوشت کا استعمال مضر ہے یہ شرعی حکم نہیں ہے، بلکہ احتیاطاً پرہیز کا حکم ہے۔ جبکہ روح دہم حدیث نمبر ۹ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھجور کھانے سے ممانعت کا مضمون گذر چکا ہے، چنانچہ حلیمی نے کہا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ حجاز مقدس ایک خشک ملک ہے اور گائے کا گوشت بھی خشک ہے اور مقاصد حسنہ والوں نے کہا کہ یہ (گائے کا گوشت کھانے کی ممانعت) حجاز کے رہنے والوں کے ساتھ خاص ہے، اس معنی کو تمام علماء نے پسند کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی

۹......حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے دو دنبے قربانی کئے اور فرمایا کہ ان میں سے ایک میری طرف سے ہے اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (میں نے ان سے اس کے متعلق گفتگو کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرنے کی کیا وجہ؟) تو انہوں نے فرمایا کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم فرمایا ہے لہذا میں اس عمل کو کبھی نہ چھوڑوں گا۔ (ابوداؤد و ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر بڑا حق ہے وہ محسن اعظم ہیں اگر ہم ہر سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی ایک حصّہ قربانی کر دیا کریں تو کوئی بڑی بات نہیں، بلکہ یہ حق محبت کی ادائیگی ہوگی۔

ہر ایماندار کی طرف سے قربانی

۱۰......حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبوں کی قربانی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ (ایک دنبہ کی اپنی طرف سے قربانی کی اور) دوسرے کے بارے میں فرمایا کہ یہ (قربانی) میری امت کے ہر اس فرد کی طرف سے ہے جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی۔ (موصلی وکبیر اوسط) یہ حدیثیں جمع الفوائد سے لی گئی ہیں۔

فائدہ نمبر ۱: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے ثواب میں پوری امت کو شریک فرمایا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ پوری امت کی طرف سے قربانی ہوگئی کہ اب قربانی امت کے ذمہ سے ساقط ہوگئی۔

فائدہ نمبر ۲: غور کرنے کی بات ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی میں پوری امت کو یاد رکھا تو بڑے افسوس کی بات ہوگی کہ امتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد نہ رکھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک حصّہ بھی قربانی نہ کریں۔

قربانی کے جانور کو موٹا کرنا

۱۱......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اپنی قربانی کو خوب قوی کیا کرو (یعنی کھلا پلا کر) کیونکہ وہ پل صراط میں تمہاری سواریاں ہوں گی۔
(کنز العمال)

فائدہ: قربانی کے جانور کا سواری ہونے کے علماء نے دو مطلب بیان فرمائے ہیں: (۱) یہ کہ قربانی کے جانور خود سواریاں ہو جائیں گی اور اگر کئی جانور قربان کئے ہوں تو سب کے بدلے میں ایک بہت اچھی سواری مل جائے گی یا ایک منزل میں ایک ایک جانور پر سواری کریں گے (۲) دوسرا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ قربانی کی برکت سے پل صراط پر چلنا ایسا آسان ہو جائے گا جیسے خود ان جانوروں پر سوار ہو کر پل صراط سے پار ہو گیا ہو اور کنز العمال میں ایک حدیث اسی مضمون کی یہ ہے کہ سب سے افضل قربانی وہ ہے جو اعلیٰ درجے کی ہو اور خوب موٹی ہو (حم ک عن جل) اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیاری قربانی وہ ہے جو اعلیٰ درجے کی ہو اور خوب موٹی ہو (ھق عن رجل)

(روایات میں ضعف تو ہے " لکن الضعف غیر مضر فی الفضائل لاسیما بعد انجبارہ بتعدد الطرق " یعنی فضائل میں ضعف مضر نہیں خصوصاً جب تعدد طرق کی وجہ سے اس کا انجبار بھی ہو گیا ہو)۔

قربانی سے روکنے کا مسئلہ

بعض ظالم لوگ قربانی کرنے پر خاص کر گائے کی قربانی پر مسلمانوں سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں اور کبھی عین قربانی کے وقت مسلمانوں پر چڑھ آتے ہیں اور قربانی جو کہ ان کا حق جائز بلکہ واجب ہے اس کو چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں جو سراسر ان کی زیادتی ہے اور چونکہ اوپر آیتوں اور حدیثوں میں خاص گائے کا حلال ہونا اور اس کی قربانی کی فضیلت اور خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گائے کی قربانی فرمانا بھی مذکور ہے اس لئے مسلمان اس مذہبی دست اندازی کو گوارا نہیں کرتے اور اپنی جان دے دیتے ہیں جس میں وہ بالکل بے قصور ہیں سو اس کے متعلق سمجھ لینا چاہیئے کہ جس طرح ایسی مضبوطی کرنا جائز ہے، اگر کہیں ایسی مضبوطی کرنا خلاف مصلحت ہو تو شریعت کی طرف سے دوسری بات بھی جائز ہے، وہ یہ کہ اس وقت صبر کریں اور قربانی نہ کریں اور فوراً حکام کو اطلاع کر کے ان سے مدد لیں اور قربانی کی مدت میں یعنی بارہ تاریخ تک اس کا کافی انتظام کر دیا جائے، قربانی کر لیں اور اگر اس کے بعد انتظام ہو تو اگلے سال سے قربانی کریں اور اس سال قربانی کے اس حصہ

کی قیمت محتاجوں کو دے دیں اور پہلے سے معلوم ہو جائے کہ جھگڑا ہوگا تو اس وقت وہ طریقہ اختیار کریں جو روح دہم میں لکھا گیا ہے، اس کا یہ مضمون ہے کہ اگر کسی مخالف کی طرف سے کوئی شورش ظاہر ہو تو حکام کے ذریعے سے اس کی مدافعت کرو، خواہ وہ خود انتظام کر دیں خواہ تم کو انتظام کی اجازت دے دیں اور اگر خود حکام ہی کی طرف سے کوئی ناگوار واقعہ پیش آئے تو تہذیب سے اپنی تکلیف کی اطلاع کر دو اگر پھر بھی حسب مرضی انتظام نہ ہو تو صبر کرو اور عمل سے یا زبان سے یا قلم سے مقابلہ مت کرو، اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تمہاری مصیبت دور ہو اور اگر کہیں ظالم لوگ چھوڑ دینے پر نہ مانیں اور جان ہی لینے پر آمادہ ہوں تو مسلمانوں کو مقابلے پر مضبوط ہو جانا ہر حال میں فرض ہے گو کمزور ہی ہوں۔ خلاصہ یہ کہ حتی الامکان فتنہ وفساد کو امن کے ساتھ دفع کریں اور جو کوئی اس پر بھی سر ہی ہو جائے تو پھر مرتا کیا نہ کرتا، بقول سعدی رحمہ اللہ:

چو دست از ہمہ حیلتے درگسست　　حلال ست بردن بشمشیر دست
گر صلح خواہد عدو سر مپیچ　　دگر جنگ جوید عناں بر مپیچ

روح نوزدہم: الروح التاسع عشر

آمدنی وخرچ کا انتظام رکھنا

یعنی مال کمانے میں اس بات کا اہتمام کرنا کہ کسی بھی ناجائز ذریعہ سے مال حاصل نہ کیا جائے اس کے لئے صرف جائز طریقے کا سہارا لیا جائے اسی طرح مال خرچ کرنے میں بھی کوئی بات دین کے خلاف نہ ہو یعنی کسی بھی ناجائز جگہ یا ناجائز طریقہ سے مال خرچ نہ کیا جائے۔

قیامت کے دن پانچ سوالات ہوں گے

ا.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن کوئی شخص اس وقت تک (حساب کی جگہ سے) آگے نہ بڑھ سکے گا جب تک اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ ہو جائے (ان پانچ میں سے دو یہ بھی ہیں) مال کے متعلق سوال ہوگا کہ کہاں سے کمایا؟ (یعنی حلال ذرائع سے یا حرام سے) اور کہاں خرچ کیا؟ الخ۔ (ترمذی)

مال کمانے میں ناجائز طریقے استعمال نہ کرے

اس حدیث کی تفصیل یہ ہے کہ کمانے میں کوئی کام دین کے خلاف نہ کرے (۱) جیسے سود لینا (۲) رشوت لینا (۳) کسی کا حق دبا لینا (۴) کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ جما لینا (۵) کسی کی زمین پر ناجائز طور پر وراثت کا دعویٰ کرنا (۶) کسی کا قرض مار لینا (۷) کسی کو میراث کا حصہ نہ دینا ، جیسے بعض لوگ لڑکیوں کو میراث کا حصہ نہیں دیتے (۸) مال کمانے میں اس طرح منہمک ہو جانا کہ نماز کی پرواہ ہی نہ رہے یا آخرت ہی کو بھول جائے (۹) زکوٰۃ وحج ادا نہ کرنا (۱۰) یا اس کی وجہ سے دین کی باتیں سیکھنا اور بزرگوں کے پاس آنا جانا چھوڑ دے۔

مال کو ناجائز موقعوں پر خرچ نہ کریں

اسی طرح مال خرچ کرنے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کسی ناجائز جگہ مال خرچ نہ کیا جائے (۱) جیسے شادی اور غمی کی رسموں میں خرچ کرنا (۲) کہیں نام ونمود کے لئے خرچ کرنا (۳) یا

محض نفس کو خوش کرنے کے لئے کھانے، پینے، کپڑے یا مکان کی تعمیر یا سجاوٹ یا سواری، شکاری یا بچوں کے کھلونے وغیرہ میں بلاضرورت مال خرچ کرنا، دونوں قسم کی احتیاطوں کے ساتھ اگر کوئی مال کمائے اور جمع کرے تو کوئی گناہ کی بات نہیں بلکہ بعض صورتوں میں ایسا کرنا بہتر بلکہ ضروری ہے۔

مال خرچ کرنے کی بہترین صورتیں

۱.....اگر بیوی بچے ساتھ ہیں تو ان کے کھانے پینے اور ان کو دین سکھانے کے لئے مال خرچ کرنے کی ضرورت ہے (۲) دین کی حفاظت کے لئے پیسوں کی ضرورت ہے (۳) جیسے: دینی مدارس (۴) مسلمانوں کی خدمت یا اسلام کی تبلیغ کی انجمنیں (۵) اسلامی یتیم خانے یا مساجد، خاص کر جب دشمنان دین ان شعائر اسلام کو مٹانے کے لئے اپنی جان و مال خرچ کر رہے ہوں اور حالات ایسے ہوں کہ روپے کا مقابلہ روپے ہی سے ہوسکتا ہو تو وہاں مسلمانوں کو اشاعت دین کے لئے مال خرچ کرنا ضروری ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے موقع کے لئے (یعنی دشمنان اسلام سے مقابلہ کے لئے) پلے ہوئے گھوڑوں کو تیار رکھنے کا حکم فرمایا (سورۂ توبہ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے رکھنے میں بہت بڑے ثواب اور ان کی ہر حالت پر بہت زیادہ نیکیوں کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ (مسلم)

لہٰذا ایسی حالتوں میں دینی اور دنیوی موجودہ اور آئندہ حاجتیں پوری کرنے کے لئے بقدر ضرورت روپیہ حاصل کرنا عبادت ہوگا۔

حلال روزی کمانا فرض ہے

۲.....حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرض (عبادات) کے بعد حلال روزی کمانا بھی فرض ہے۔ (بیہقی)

فائدہ: اس روایت میں اس طرف اشارہ ہے کہ عبادات مقصود بالذات ہیں اس لئے وہ مقدم ہیں، ان کی ادائیگی کے بعد حلال روزی کمانا بھی فرض ہے، یہ مقصود بالغیر ہیں یعنی حلال روزی اس لئے ہے تاکہ اس سے قوت جسمانی محفوظ رہے جس سے عبادت خوب دھیان سے ادا ہوگی۔

دنیا چار قسم کے لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے

۳.....ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا چار قسم کے لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے (ان میں سے) ایک وہ بندہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مال بھی دیا اور دین کی واقفیت بھی دی، سو وہ اس مال کے بارے میں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے اس کے حقوق پر عمل کرتا ہے، یہ شخص مرتبہ کے لحاظ سے سب سے افضل ہے الخ۔ (ترمذی)

مال معین ومددگار ہے

۴..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ مال خوشنما اور خوش مزہ چیز ہے جو شخص اس کو حق کے ساتھ (یعنی شریعت کے موافق حلال طریقہ سے) حاصل کرے اور حق میں (یعنی جائز موقع میں) خرچ کرے تو وہ اچھی مدد دینے والی چیز ہے الخ۔ (بخاری ومسلم)

۵..... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ حلال مال اچھے آدمی کے حق میں اچھی چیز ہے۔ (احمد)

درہم ودینار کی قدر

۶..... مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں درہم ودینار ہی کام دے گا (اس کے علاوہ کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی)۔ (مشکوٰۃ)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں لوگ اپنی ضروریات کا دائرہ وسیع کرلیں گے اور اسباب معیشت کی قلت وگرانی، ہمہ قسم کی پریشانیوں اور نقصانات میں مبتلاء کردے گی، اس لئے نہ علم وہنر کی طرف توجہ ہوگی اور نہ اہل علم وکمال کی قدر ومنزلت ہوگی، بلکہ صرف مال وزر کی طرف توجہ ہوگی اور مال داروں کی قدر ومنزلت ہوگی، منقول ہے کہ صحابہ آپس میں فرمایا کرتے تھے کہ تجارت ومحنت کے ذریعہ اتنا مال ضرور کما لیا کرو کہ جس سے آبرومندانہ زندگی کا تحفظ ہوسکے اور یاد رکھو ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے کہ جب تم میں سے کوئی محتاج وتنگدست ہوگا تو سب سے پہلے اپنے دین وایمان ہی کو کھا جائے گا۔ (فائدہ ماخوذ از مظاہر حق جدید)

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا مقولہ

۷.....حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مال پہلے زمانہ میں (یعنی صحابۂ کرام کے وقت میں ناپسند کیا جاتا تھا کیونکہ قلب میں ایمان کی قوت ہوتی تھی اس لئے مال سے قوت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں تھی، مال کی خرابیوں پر نظر کر کے اس سے دور رہنا پسند کرتے تھے) لیکن اس زمانہ میں وہ مال مؤمن کے لئے ڈھال ہے (یعنی مؤمن کو بے دین ہونے سے بچاتا ہے کیونکہ قلب میں وہ قوت نہیں، لہذا مال نہ ہونے سے پریشان ہو جاتا ہے اور پریشانی میں اپنے دین کو برباد کر لیتا ہے) اگر ہمارے پاس یہ دنیا (درہم) نہ ہوتے تو مالدار لوگ ہمیں اپنا رومال بنا لیتے یعنی ہمیں ذلیل وخوار سمجھتے اور ذلت سے بعض دفعہ دین کا بھی نقصان ہو جاتا ہے، اب مال کے سبب ہماری عزت کرتے ہیں اور عزت کے سبب ہمارا دین محفوظ رہتا ہے) اور فرمایا کہ جس شخص کے ہاتھ میں کچھ روپیہ پیسہ ہو اس کو بڑھاتا رہے (یعنی تجارت وغیرہ کے ذریعہ اس کو بڑھائے کم از کم یہ ہے کہ اس کو برباد نہ کرے) کیونکہ یہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر کوئی فقر وافلاس میں مبتلاء ہوتا ہے تو سب سے پہلے اپنے دین ہی پر ہاتھ صاف کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ حلال مال فضول خرچی کو برداشت نہیں کر سکتا (یعنی اکثر وہ اتنا ہوتا ہی نہیں کہ اس کو بے موقع اڑایا جائے اور پھر بھی وہ ختم نہ ہو، اس لئے حلال مال کو سنبھال کر خرچ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جلدی ختم ہونے سے پریشانی نہ ہو)۔ (شرح السنہ)

حلال مال حاصل کرنے کی فضیلت

۸.....حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سچ بولنے والا تاجر (قیامت کے دن ان کا حشر) انبیاء، اولیاء اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔
(ترمذی ودارمی ودار قطنی)

فائدہ: اس میں حلال تجارت کی فضیلت ثابت ہوئی کہ جو حلال تجارت کرتا ہے ان کو قیامت کے دن بہت اونچا درجہ حاصل ہوگا۔

اپنے ہاتھ کی کمائی کی فضیلت

۹.....حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ بہتر غذا ہرگز کوئی نہیں کھاتا اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی دستکاری سے کھاتے تھے۔ (بخاری)

فائدہ: حضرت داؤد علیہ السلام کی دستکاری یہ تھی کہ وہ زرہ بناتے تھے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ اس روایت سے حلال دستکاری کی فضیلت معلوم ہوئی، البتہ حرام دستکاری گناہ کی چیز ہے، جیسا کہ کسی جاندار کا فوٹو کھینچنا یا ہاتھ سے تصویر بنانا یا گودنا یا موسیقی کے آلات باجے وغیرہ بنانا بہت سخت گناہ ہے اور ان کی آمدنی بھی حرام ہے۔

انبیاء علیہم السلام کا بکریاں چرانا

۱۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے انبیاء علیہم السلام دنیا میں تشریف لائے ہیں سب نے بکریاں چرائی ہیں، صحابہ نے پوچھا اور آپ نے بھی چرائی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں میں اہل مکہ کی بکریاں چند قیراطوں پر چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

فائدہ: قیراط دینار کا چوبیسواں حصہ ہوتا ہے، دینار سونے کے سکّہ کو کہا جاتا ہے جس کا پہلے زمانہ میں رواج تھا، کاغذی نوٹوں کے رواج سے پہلے اسی سے لین دین ہوتا تھا۔ اس روایت سے ایسی مزدوری کی فضیلت ثابت ہوئی جس میں کئی شخصوں کا کام کیا جائے بشرطیکہ دین کی ذلت نہ ہو جیسے کوئی مسلمان کسی کافر کی خدمت کرے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بکریاں چرانا

۱۱...... حضرت عتبہ بن الندر رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ یا دس سال کے لئے حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرانے پر) نوکری اختیار کر لی تھی۔ (احمد وابن ماجہ)

فائدہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ قصہ قرآن مجید میں موجود ہے، اس روایت سے ایسی نوکری کی فضیلت معلوم ہوئی جس میں ایک ہی شخص کا کام کیا جائے۔

زمین کرایہ پر دینا

(۱۲) حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے (زمین کو) کرایہ پر دینے کی اجازت دی ہے اور فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

فائدہ: اس سے جائز کرایہ کی آمدنی کا حلال ہونا معلوم ہوا، اس لئے کرایہ کی جائز صورت اختیار کر کے آمدنی حاصل کی جاسکتی ہے۔

کھیتی باڑی کی فضیلت

۱۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگائے یا کچھ کھیتی کرے پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا کوئی جانور کھائے تو ضرور اس شخص کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: اس روایت سے کھیتی باڑی کرنے، باغ لگانے یا کوئی درخت لگانے کی فضیلت ثابت ہوئی کہ یہ بھی آمدنی کا ایک ذریعہ ہے۔

جنگل سے لکڑی کاٹنے کی فضیلت

۱۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ مانگنے کے لئے حاضر ہوئے اور کسی چیز کا سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں کچھ بھی نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کیا صرف ایک موٹی سی کملی ہے جس میں سے کچھ حصہ بچھالیتا ہوں اور کچھ حصہ اوڑھتا ہوں، اس کے علاوہ ایک پیالہ بھی ہے جس میں پانی پیتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ ان دونوں چیزوں کو لے آؤ، وہ دونوں چیزیں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں چیزیں اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ ان چیزوں کو کون خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا میں ان دونوں چیزوں کو ایک درہم میں خریدنے کے لئے تیار ہوں پھر آپ نے اعلان فرمایا کہ ایک درہم سے زیادہ میں خریدنے والا کوئی ہے؟ ایک شخص نے کہا میں ان چیزوں کو دو درہم میں خریدتا ہوں، آپ نے وہ چیزیں اس شخص کو دو درہم میں دے دیں اور دو درہم اس انصاری کو دے کر فرمایا کہ اس میں سے ایک درہم کا کھانے کا سامان خرید کر اپنے گھر والوں کو دیدو اور دوسرے درہم سے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ۔ وہ شخص کلہاڑی خرید کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا، آپ نے اس کلہاڑی میں اپنے دست مبارک سے ایک مضبوط لکڑی لگادی پھر اس سے فرمایا کہ اسے لے کر جاؤ اور لکڑیاں (کاٹ کر) جمع کرو اور انہیں فروخت کرو۔ اب اس کے بعد تم پندرہ دن تک یہاں نہ آؤ، چنانچہ وہ شخص چلا

گیا اور لکڑیاں جمع کر کے فروخت کرنے لگا (کچھ دنوں کے بعد) جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دس درہم کا مالک تھا۔ اس نے ان درہموں میں سے کچھ کا کپڑا خرید لیا اور کچھ کا غلّہ، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی اس حالت کو دیکھ کر) فرمایا کہ یہ (محنت کر کے کھانا) تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن اس حالت میں آؤ کہ تمہارا سوال تمہارے منہ پر برے نشان (زخم) کی صورت میں ہو۔ (مشکوٰۃ)

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ حلال پیشہ کیسا ہی گھٹیا ہو اگرچہ گھاس کھودنا ہی کیوں نہ ہو، مانگنے سے اچھا ہے، اگرچہ شان ہی بنا کر مانگا جائے جیسے بہت سے لوگوں نے چندہ مانگنے کا پیشہ اختیار کر لیا ہے جس سے اپنی ذات اور دوسروں پر گرانی ہوتی ہے، البتہ دینی کام کے لئے عام خطاب کے ذریعہ چندہ کی ضرورت ظاہر کی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حلال پیشہ اختیار کرنے والا اللہ کا محبوب ہے

۱۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال پیشہ اختیار کرنے والے مؤمن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں۔ (بیہقی)

فائدہ: اس میں ہر حلال پیشہ آ گیا، کسی بھی حلال پیشے والے کو ذلیل نہ سمجھنا چاہئے۔

حلال مال کا ذخیرہ رکھنا بھی مصلحت ہے

۱۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ (یہود) بنی نضیر کے اموال (یعنی ان کی زمینیں جو فتح کے ذریعہ مسلمانوں کے قبضہ میں آئی تھیں) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (خرچ کے) لئے مخصوص تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا خرچہ دیدیا کرتے تھے (اور جو بچتا اس کو ہتھیار اور گھوڑوں (یعنی جہاد کے سامان) میں لگا دیتے۔ (بخاری)

فائدہ: اس روایت سے ثابت ہوا کہ اپنی تسلّی کے لئے حلال مال کا ذخیرہ رکھنا درست ہے، اس کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

۱۷...... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری توبہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور اپنے کل مال کو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کر کے

دست بردار ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ (سارا مال صدقہ کرنے کے بجائے) کچھ مال اپنے پاس بھی روک کر رکھنا چاہئیے، یہ تمہارے لئے بہتر (اور مصلحت) ہے (وہ مصلحت یہی ہے کہ گذر بسر کا سامان جب اپنے پاس ہوگا اس سے پریشانی نہیں ہوگی دل کو تسلّی رہے گی) تو میں نے عرض کیا کہ وہ حصہ اپنے پاس رکھ لیتا ہوں جو خیبر میں مجھ کو ملا تھا۔ (ترمذی)

بہرحال اس روایت سے ثابت ہوا کہ اپنے کچھ مال کو اپنے پاس رکھنے کا مشورہ دیا۔

بیکار بیٹھنے کی مذمت

۱۸......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایسے شخص سے نفرت کرتا ہوں جو محض بیکار ہو، نہ کسی دنیا کے کام میں ہو اور نہ آخرت کے کام میں مشغول ہو۔ (مقاصد حسنہ، بیہقی وابن ابی شیبہ)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے ذمّہ کوئی دینی کام (تدریس وعظ ونصیحت وغیرہ) نہ ہو اس کو چاہئیے کہ کوئی جائز ذریعہ معاش اختیار کرے۔ عمر کو بیکار ضائع نہ کرے، باقی جو حضرات دینی کاموں میں مشغول ہیں ان کے معاش کا اللہ تعالیٰ خود ذمّہ دار ہے وہ معاش کی فکر نہ کریں۔

خرچ میں اعتدال سے کام لینا

۱۹......حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مال ضائع کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: ضائع کرنے کا مطلب بے موقع خرچ کرنا ہے جس کی کچھ تفصیل حدیث نمبر ا کے ذیل میں گذر چکی ہے۔

۲۰......حضرت انس وابوامامہ وابن عباس رضی اللہ عنہم سے (مجموعاً ومرفوعاً) روایت ہے کہ خرچ میں اعتدال سے کام لینا آدھی کمائی ہے اور جو شخص خرچ کرنے میں اعتدال کی راہ اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا اور فضول خرچی کرنے میں زیادہ مال بھی نہیں رہتا۔ (مقاصد حسنہ از عسکری ودیلمی وغیرہا)

فائدہ: خرچ کرنے میں اعتدال کا مطلب یہ ہے کہ نہ کنجوسی کرے کہ جہاں خرچ کرنے کا مقام ہے یعنی شریعت کا حکم ہے وہاں بھی خرچ نہ کرے اور نہ بے موقع مال اڑائے کہ فضول خرچی کرے، بلکہ سوچ سمجھ کر، ہاتھ روک کر کفایت شعاری انتظام واعتدال کے ساتھ ضرورت کے مواقع میں خرچ کرے تو اس طرح خرچ کرنا گویا کہ آدھی کمائی ہے، اس طرح آدمی پریشان نہیں ہوتا، کیونکہ زیادہ

تر پریشانی وبربادی کا سبب یہی ہے کہ خرچ کا انتظام نہیں رکھا جاتا، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو ہاتھ میں ہے وہ بھی خرچ ہوجاتا ہے پھر قرض لینا شروع کر دیتے ہیں، دنیا میں بھی اس کے برے نتائج آئے روز مشاہدہ میں آتے ہیں اور آخرت میں بھی نتائج برے نکلیں گے۔

قرض لینے کی مذمت

(۲۱) حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس کے ذمہ دوسرے کا مالی حق ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر کوئی شخص جہاد میں شہید ہو جائے پھر زندہ ہوکر (دوبارہ) شہید ہوجائے، پھر زندہ ہوکر (سہ بار) شہید ہوجائے اور اس کے ذمہ کسی کا قرض واجب الاداء ہو جب تک قرض ادا نہ کردے اس وقت تک جنت میں نہیں جاسکتا۔

فائدہ: البتہ جو قرض کسی ایسی ضرورت سے لیا جائے کہ شریعت میں بھی وہ ضرورت معتبر ہے اور اس کے ادا کرنے کی فکر بھی کرتا رہے تو ایسے قرض لینے کی اجازت ہے۔ (الاحادیث فی الترغیب والترہیب)

خلاصۂ کلام: مذکورہ بالا تمام حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مال کی آمد اور خرچ اگر شریعت کے مطابق ہوتو وہ مال اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں، ہاں البتہ آمد یا خرچ شریعت کے خلاف ہو اس مال میں قباحت ہے، جیسا کہ نکاح کرنے اور نسل کو بڑھانے کی احادیث میں تاکید آئی ہے، جیسا کہ اگلے باب میں اس کا ذکر ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی بیوی اور اولاد کو دشمن بھی قرار دیا ہے (سورۂ تغابن) یعنی جب بیوی اور اولاد کسی کو آخرت کمانے سے روکے وہ اس کے دشمن ہیں (جلالین) یہی حالت مال کی اگر وہ آخرت کمانے کا ذریعہ ہوتو بہت اچھا اور اگر آخرت سے غفلت کا ذریعہ ہوتو یہی مال اس کے حق میں فتنہ اور عذاب ہے، اسی لئے (سورۂ تغابن میں) فتنہ ہونے کے اعتبار سے مال اور اولاد کو ایک ساتھ ذکر فرمایا (تفسیر جلالین) اس لئے سب کی حالت ایک طرح کی ہوئی، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو خوب استعمال کرو، مگر غلام بن کر، نہ کہ باغی بن کر یعنی آمد وخرچ دونوں میں شرعی حکم کی پاسداری کرو۔

یہ تمام حدیثیں مشکوٰۃ شریف سے ماخوذ ہیں، البتہ بعض حدیثیں دوسری کتابوں سے بھی لی گئیں ہیں جس کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ (کتبہ اشرف علی عفی عنہ)

روح بستم

نکاح کرنا اور نسل بڑھانا

جو مرد یا عورت اس حالت میں ہو کہ کوئی شرعی عذر انہیں نکاح سے روکنے والا نہیں تو ان کے لئے شریعت کا اصل حکم یہی ہے کہ وہ نکاح کرے، اس کے مراتب ہیں۔ حالت اعتدال میں سنت ہے یعنی نفسانی خواہشات کا غلبہ نہ ہو تو سنت ہے، اگر غلبہ ہو تو واجب کے درجہ میں ہے۔

نکاح کے بغیر آدمی مسکین ہے

(۱) حضرت ابن ابی نجیح سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین ہے وہ شخص جس کی بیوی نہ ہو، صحابہ نے عرض کیا اگر چہ وہ مالدار ہو آپ نے فرمایا (ہاں) اگر چہ وہ بڑا مالدار ہو (پھر ارشاد فرمایا کہ) مسکین ہے وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو، عرض کیا گیا اگر چہ وہ بڑی مالدار ہو (تب بھی وہ مسکین ہوگی) آپ نے فرمایا (ہاں) اگر چہ وہ بہت مال والی ہو۔ (رزین)

فائدہ: بے نکاح مرد اور عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکین فرمایا اگر چہ وہ مالدار ہوں، کیونکہ مال کا مقصد تو راحت اور بے فکری ہے، نکاح کے بغیر مرد و عورت کسی کو بھی راحت اور بے فکری حاصل نہیں ہو سکتی جو روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ لہذا سکون کے لئے حلال طریقہ سے نکاح کرنا چاہیئے۔

نکاح عفت کا ذریعہ ہے

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص نکاح کا بوجھ اٹھانے (یعنی بیوی بچوں کا خرچہ اور مہر ادا کرنے) کی استطاعت رکھتا ہو اس کو نکاح کر لینا چاہیئے، کیونکہ نکاح نظر کو پست رکھتا ہے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھتا ہے (یعنی نکاح کر لینے سے اجنبی عورت کی طرف نظر مائل نہیں ہوتی اور انسان حرام کاری سے بچتا ہے)۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: یہ نکاح کا دینی فائدہ ہوا، اس کے بہت سے دنیوی فائدے بھی ہیں: ایک تو حدیث نمبر ا

میں مذکور ہوا، اس کے علاوہ بھی بہت سے فائدے ہیں جو آئندہ مذکور ہوں گے۔

نکاح سے مالداری

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں سے نکاح کرو، وہ مالداری لائیں گیں۔ (بزار)

فائدہ: نکاح سے مالداری میں اضافہ اس وقت ہوگا کہ جب میاں بیوی دونوں سمجھدار ہوں، ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں کہ مرد شادی کے بعد سوچے کہ میرے ذمہ خرچ بڑھ گیا، لہذا زیادہ کمانے کی کوشش کرے، عورت گھر کا ایسا انتظام کرے جو مرد نہیں کرسکتا یعنی شوہر کے مال کی حفاظت کرے، اس سے شوہر کو راحت اور بے فکری حاصل ہوگی تو عورت کے مال لانے کا مطلب یہی ہوا کہ مال کی حفاظت وانتظام کرنا۔

نیک بیوی کی پہچان

(۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کون سی عورت سب سے اچھی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو ایسی ہو جب شوہر اس کو دیکھے تو (دل) خوش ہو جائے، جب اس کو کوئی حکم دے تو اطاعت کرے اور اپنی ذات اور مال کے بارے میں کوئی ناگوار بات کر کے شوہر کی مخالفت نہ کرے۔ (نسائی)

فائدہ: شوہر کو خوش کرنے اور فرمانبرداری اور موافقت کے کتنے بڑے فائدے ہیں کہ ایسی صفت رکھنے والی خاتون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بہتر خاتون قرار دیا۔

گھر کا کام کاج عورت کی ذمہ داری ہے

(۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں چکی پیسنے سے اور سینے میں مشکیزہ بھرنے کی وجہ سے نشان پڑ گئے تھے اور جھاڑو لگانے کی گردوغبار اور چولہے کے دھوئیں سے کپڑے میلے ہوگئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے کچھ لونڈیاں آئی تھیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لونڈی مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے پروردگار کا فرض ادا کرتی رہو اور اپنے گھر والوں کا کام کرتی رہو۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی)

فائدہ: شرف ومرتبہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑی کون ہوگی؟ جب ان کو حکم ہے کہ گھر کا کام کاج خود کرو تو دوسری خواتین کو تو لازماً گھر کا کام اور انتظام خود سنبھالنا چاہیئے۔

کثرت اولاد کے فوائد

(٦) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسی عورت سے نکاح کرو جو اپنے خاوند سے محبت کرنے والی ہو اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا، اگر بیوہ ہو تو پہلے نکاح سے اس کا اندازہ ہوسکتا ہے اور اگر کنواری ہو تو اس کی صحت وتندرستی سے اور اس کے خاندان کی شادی شدہ عورتوں سے کثرت اولاد کا اندازہ ہوسکتا ہے)۔ (ابوداؤد ونسائی)

فائدے:

(۱) زندگی میں اولاد خدمت گذار فرمانبردار اور خیر خواہ ہوتی ہے جیسا کہ اکثر اولاد میں اس کا مشاہدہ ہے۔

(۲) مرنے کے بعد والدین کے حق میں دعا کرتے ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ باب العلم میں حدیث موجود ہے۔

(۳) اور اگر آگے نسل چلی تو مدتوں تک دینی راستے پر قائم رہنے والے دعا کرتے رہتے اور ثواب پہنچاتے رہتے ہیں جیسا کہ روح دوم کی حدیث نمبر ۵ میں گذرا ہے۔

(۴) جو بچے بچپن میں انتقال کر جاتے ہیں وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے سفارش کر کے اپنے والدین کو بخشوائیں گے۔ (کتاب الجنائز)

(۵) جو اولاد بالغ ہو کر نیک صالح بنے وہ بھی سفارش کریں گی۔ (روح سوم حدیث نمبر ٦-٧)

(٦) سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس سے مسلمانوں کی تعداد بڑھتی ہے جس سے دنیا میں بھی مسلمانوں کی قوت بڑھتی ہے اور قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر دوسری امتوں کے مقابلے میں فخر فرمائیں گے۔ اب قدرت ہوتے ہوئے نکاح نہ کرنا ان تمام فوائد سے محروم رہنا ہے۔

(۷) اگر کسی کی ملک میں شرعی باندی آجائے تو ان فائدوں کے حصول میں وہ بھی بیوی کے قائم

مقام ہوسکتی ہے، عذر معقول کے بغیر حلال عورت سے خالی رہنا یعنی نکاح نہ کرنے کی مذمت آئی ہے۔

شیطان کا بھائی

۷.....حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عکاف بن بشیر تمیمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس بیوی موجود ہے؟ عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کوئی باندی بھی نہیں؟ عرض کیا باندی بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خیر سے تم مالدار بھی ہو، کہا کہ میں مالدار بھی ہوں (یعنی بیوی بچوں کے نان ونفقہ پر قدرت حاصل ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو تم اس حالت میں شیطان کے بھائی ہو۔ اگر تم نصاریٰ میں سے ہوتے تو ان کے راہبوں میں شمار ہوتے، ہماری سنت (یعنی اہل اسلام کا طریقہ) نکاح کرنا ہے (یا شرعی باندی رکھنا) بے نکاح لوگ تم میں بدترین لوگ ہیں، پھر آگے ارشاد فرمایا کہ شیطان کے پاس نیک لوگوں کو بہکانے کے لئے عورتوں سے بڑھ کر کوئی ہتھیار نہیں، مگر جو لوگ نکاح کئے ہوئے ہیں وہ گندی باتوں سے پاک صاف ہیں۔ (احمد مختصراً)

فائدہ: ''یہ جو فرمایا کہ استطاعت ہوتے ہوئے شادی نہ کرنے والا شیطان کا بھائی ہے۔'' یہ اس حالت میں ہے کہ نفس میں عورت سے مجامعت کا تقاضہ ہو، اب اگر حلال عورت نہ ہوگی تو حرام کاری کا ڈر ہونا ظاہر ہے اور حرام کاری شیطانی عمل ہے۔ نکاح کے دینی ودنیوی سب فائدے جو ذکر کئے گئے ہیں پورے طور پر اس وقت حاصل ہوتے ہیں، جب میاں بیوی کے درمیان آپس میں محبت ہو اور دونوں میں محبت اس وقت پیدا ہوتی ہے، جب ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہیں، اس لئے شریعت نے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ اب چند بڑے بڑے حقوق ذکر کئے جاتے ہیں:

بیوی کی تعلیم وتربیت

۸.....حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں کو دہرا اجر ملے گا (۱) ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہے اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا (۲) وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ اپنے مولیٰ کا حق بھی ادا کرے (۳) ایک وہ شخص جس کی ملک میں کوئی باندی ہو اس کی اچھی طرح تربیت کرے

اور اچھی طرح علم سکھلائے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے، اس کو بھی دہرا اجر ملے گا۔
(بخاری ومسلم)

فائدہ: بیوی کا حق باندی سے زیادہ ہی ہے جب باندی کو علم دین سکھانے پر یہ فضیلت ہے تو بیوی کو سکھانے پر کتنی فضیلت ہوگی اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

عورت کے حق میں نرمی کی ہدایت

۹.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے حق میں (تم کو) اچھے برتاؤ کی نصیحت (کرتا ہوں تم اس کو) قبول کرو، کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے، لہٰذا اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے اور اگر پسلی کو اپنے حال پر چھوڑ دو گے تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی اس لئے عورتوں کے حق میں بھلائی کی وصیت قبول کرو۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: سیدھا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے کوئی بات بھی تمہاری طبیعت کے خلاف نہ ہو، اس کوشش میں کبھی کامیابی نہیں ہوگی، انجام کار طلاق کی نوبت آجائے گی، اس لئے معمولی باتوں میں درگذر کرنا چاہیئے، اسی طرح عورت کی طرف سے لاپرواہی کرنے سے کبھی عورت کے دل میں شیطان دین کے خلاف باتیں پیدا کر دیتا ہے اس کا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔

عورتوں کے حقوق

۱۰.....حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری بیویوں کے ہم پر کیا حق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کھانا کھاؤ اس کو بھی کھلاؤ اور جب تم کپڑا پہنو اس کو بھی پہناؤ اور اس کے منہ پر مت مارو (یعنی اگر اس سے کوئی قصور صادر ہو اور مارنا پڑے تو منہ پر مت مارو اور بے قصور کو جسم کے کسی بھی حصہ پر مارنا جائز نہیں) اس کو بری بری گالیاں مت دو اور اس سے ملنا جلنا مت چھوڑو، مگر گھر کے اندر رہ کر (یعنی بیوی سے روٹھ کر گھر سے باہر مت جاؤ)۔ (ابوداؤد)

عورت کو زدوکوب کرنے کی ممانعت

۱۱.....حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح (بددلی سے) نہ مارے پھر شاید دن کے ختم ہونے پر اس سے ہمبستری کی ضرورت پیش آئے۔ایک روایت میں یوں ہے کہ (آپ نے ارشاد فرمایا) کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے حالانکہ (یہ نہیں سوچتا کہ) شاید وہ اسی دن کے آخری حصہ میں اس سے ہمبستر ہو۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنی بیوی سے جنسی لذت حاصل کرتا ہے اس کے لئے یہ بات کس طرح مناسب ہوسکتی ہے کہ ایک طرف یہ پر کیف معاملہ کرکے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، دوسری طرف اس کے ساتھ وحشیانہ بے دردانہ سلوک، اگرچہ بوقت ضرورت مارنے کی اجازت ہے، لیکن اس طرح نہیں کہ غلاموں کی طرح مارا پیٹا جائے۔

بیوی کو غیر محرم سے پردہ کرانا

۱۲.....حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں، اتنے میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) آئے (اور یہ واقعہ پردہ کے حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ میں چلی جاؤ، ہم نے عرض کیا کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ یعنی نہ ہم کو دیکھتے ہیں اور نہ ہمیں پہچانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو، کیا تم ان کو نہیں دیکھتیں۔

(ترمذی وابوداؤد)

فائدہ: یہ بھی بیوی کا حق ہے کہ اس کو نامحرم مردوں سے ایسا پردہ کروائے کہ نہ یہ اس کو دیکھے نہ وہ اس کو دیکھے، اس میں بیوی کے دین کی بھی حفاظت ہے اور دنیا کا بھی فائدہ ہے، کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ کسی کی جس قدر خصوصیت ہوتی ہے اسی قدر اس سے تعلق زیادہ ہوتا ہے اور جو چیز جتنی عام ہوتی ہے اس سے تعلق کم ہوتا ہے۔ پردہ میں عورت کے ساتھ خصوصیت ظاہر ہے لہذا پردہ کا تعلق عورت سے زیادہ ہوگا جتنا زیادہ پردے کا اہتمام کروایا جائے گا اتنا ہی زیادہ اس کا حق ادا ہوگا۔

شوہر کی اطاعت کا حکم

۱۳.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ (اللہ کے علاوہ) کسی کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہروں کو

سجدہ کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر مردوں کا (بہت زیادہ) حق مقرر کیا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: یعنی عورت صرف نماز، روزہ ادا کر کے یوں نہ سمجھ بیٹھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر دیا ہے، کیونکہ شوہر کا حق ادا کئے بغیر وہ حق بھی پورا ادا نہیں ہوا۔

شوہر کی نافرمانی پر نماز قبول نہ ہونا

۱۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کی نماز سر سے اوپر نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی) جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے یہاں تک کہ نافرمانی سے باز آجائے۔ (اوسط وصغیر طبرانی)

یہاں تک نکاح کی تاکید اور حقوق کا مضمون بیان ہو چکا، البتہ نکاح سے روکنے والا کوئی قوی عذر ہو اس حالت میں نہ مرد کے لئے نکاح ضروری رہتا ہے نہ عورت کے لئے، اگلی روایات میں بعض عذروں کا بیان ہے۔

خاوند کا حق ادا نہ کر سکنے کا عذر

۱۶...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور عرض کیا کہ یہ میری بیٹی شادی سے انکار کرتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی سے فرمایا: (نکاح کے بارے میں) اپنے باپ کا کہنا مان لو۔ اس نے عرض کیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو دینِ حق دے کر بھیجا میں اس وقت تک نکاح نہ کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتلا دیں کہ بیوی کے ذمہ خاوند کے کیا حقوق ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کے بعض بڑے بڑے حقوق ذکر فرمائے اس نے پھر عرض کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا ہرگز شادی نہ کروں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت بالغ ہو کر شرعاً بااختیار ہو اس کی اجازت کے بغیر نکاح مت کرو۔ (بزار)

فائدہ: لڑکی کا عذر یہ تھا کہ وہ سمجھ رہی تھی کہ میں شوہر کے حقوق ادا نہ کر سکوں گی، چنانچہ آپ نے اس کو نکاح پر مجبور نہیں فرمایا، یہ نکاح اوّل سے عذر تھا۔

اولاد کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنا

۱۷...... عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں اور وہ عورت جس کے رخسار (محنت اور مشقت کی وجہ سے) بدرنگ ہوگئے ہیں، قیامت کے روز اس طرح قریب ہوں گے جیسے ہاتھ کی درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی یعنی ایسی بیوہ عورت جو شان وشوکت والی اور حسن و جمال والی ہے (جس کے نکاح کے بہت سے لوگ طالب ہو سکتے ہیں) مگر اس نے یتیم بچّوں (کی خدمت) کے لئے اپنے کو مقید کر رکھا (دوسری شادی نہیں کی) یہاں تک کہ (بچے بڑے ہوکر) جدا ہوگئے یا مر گئے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس عورت کو نکاح ثانی سے عذر اس وقت ہے کہ جب عورت کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر میں نے دوسری جگہ شادی کر لی تو بچّے برباد ہو جائیں گے۔

ترک نکاح کی اجازت

۱۸...... حضرت یحیی بن واقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک سو اسی ۱۸۰ھ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پونے دو سو سال) کے قریب زمانہ گزر جائے اس کے بعد فتنوں کی کثرت ہوگی بعض روایات میں دو سو سال آئے ہیں کمافی تخریج العراقی علی الاخیار (عن ابی یعلی والخطابی) سو ایسی کسر کو شمار نہ کرنے سے دونوں کا ایک ہی مطلب ہوا میں (اس وقت) اپنی امت کے لئے مجرد (اکیلے) رہنے کی اور لوگوں سے الگ ہوکر پہاڑ کی چوٹیوں میں رہنے کی اجازت دیتا ہوں۔ (رزین)

فائدہ: اس حدیث کا مفصل مطلب اگلی روایت میں موجود ہے۔

۱۹...... حضرت ابن مسعود وابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کی (دینی) ہلاکت اس کی بیوی، ماں باپ اور اولاد کے ہاتھوں ہوگی کہ یہ لوگ اس کو ناداری پر عار دلائیں گے اور ایسی باتوں کی فرمائش کریں گے جس کو یہ برداشت نہ کر سکے گا، یہ ایسے کام اختیار کرے گا جس سے اس کا دین برباد ہو جائے گا پھر یہ برباد وہلاک ہو جائے گا۔ (عین تخریج مذکور از خطابی وبیہقی)

فائدہ: اس حدیث میں یہ عذر بیان ہوا کہ جب شادی سے دین کو نقصان پہنچنے کا قوی اندیشہ ہو تو جب تک کوئی ایسی صورت پیدا نہ ہو جائے کہ دین کی حفاظت کا بندوبست ہو جائے نکاح سے رکے رہنا جائز ہے۔

محض سستی کی بناء پر نکاح نہ کرنا

۲۰.....حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ آدمی دوزخی ہیں۔(ان میں سے) ایک وہ کم ہمت جس کو (دین کی) عقل وسمجھ نہیں، جو لوگ تم میں طفیلی بن کر رہتے ہیں نہ اہل وعیال رکھتے ہیں نہ مال رکھتے ہیں۔ (مسلم)

فائدہ: اس روایت میں ایسے غافل ست اور کم ہمت لوگوں کی مذمت ہے کہ وہ نہ کما کر خود کھاتے ہیں نہ اوروں کو کھلاتے ہیں، پرائے ٹکڑوں پر پڑے رہتے ہیں اسی وجہ سے شادی بیاہ نہیں کرتے کہ بیوی بچوں کا خرچہ برداشت کرنا نہ پڑے۔

اولاد کے حقوق

بیویوں کی طرح اولاد کے بھی حقوق انسان کے ذمہ لازم ہیں، شریعت نے وہ حقوق ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے اور ان حقوق کے ادا کرنے سے یہ امید بھی زیادہ ہے کہ اولاد فرمانبردار اور خدمت گذار ہوگی، ان میں سے بعض دینی حقوق کا ذکر روح دوم حدیث نمبر۴۔۶۔۷ میں اور روح سوم کے ۶۔۷ میں ہو چکا ہے، اولاد کا دنیوی حق یہ ہے کہ ان کو وہ ہنر بھی سکھلائے جائیں جن سے دنیوی زندگی گذارنے کے اسباب مہیا کرنے میں آسانی پیدا ہو۔

۲۱.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو تیر چلانا سکھاؤ اور عورت کو سوت کاتنا، چرخہ چلانا سکھاؤ۔ (مقاصد حسنہ از بیہقی)

فائدہ: ان تین چیزوں کا نام تو مثال کے طور پر لیا گیا، مراد ضرورت کی تمام چیزیں، دنیوی ہنر سکھانا یہ بھی اولاد کا والدین پر حق ہوا لیکن یہ حق دین سکھانے کے بعد کا ہے، پہلے دینی تربیت کا اہتمام ان کے عقائد واخلاق درست ہوں، حلال وحرام کی تمیز ہو، فرائض وواجبات سے واقفیت ہو غرضیکہ دین کی موٹی موٹی باتیں سکھلانے کے بعد کچھ دنیوی ہنر بھی سکھلایا جائے۔

نوٹ: یہ تمام حدیثیں جمع الفوائد سے لی گئی ہیں، البتہ بعض حدیثیں جو دوسری کتابوں سے لی ہیں ان کا حوالہ ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔

روح بست یکم

دنیا سے دل نہ لگانا اور آخرت کی فکر میں رہنا

فکر آخرت سے دین میں پختگی اور دل میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے، فکر آخرت پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ یوں سوچا کریں کہ دنیا ایک ادنیٰ درجہ کی چیز ہے اور پھر ختم ہونے والی ہے، خاص کر اپنی عمر تو بہت جلد گذر جائے گی اور آخرت ایک شاندار چیز ہے جو یقیناً آنے والی ہے، جس میں موت تو بہت ہی جلد آ کھڑی ہوگی، اس کے بعد لگاتار یہ واقعات ہونا شروع ہو جائیں گے۔ قبر کا معاملہ ثواب یا عذاب، قیامت کے دن دنیا کے اعمال کا حساب و کتاب، اس کے بعد جنت یا دوزخ کی جزا و سزا۔ اس مضمون کی چند آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

دنیا کی محبت فطری ہے اس میں انہماک مہلک ہے

۱......ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''خوش نما بنادی گئی ہے لوگوں کے لئے خواہشوں کی محبت یعنی عورتیں اور بیٹے اور بڑے بھاری مال سونے کے اور چاندی کے اور نشان لگائے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتیاں یہ دنیا والی زندگی کا فائدہ اٹھانا ہے اور اللہ کے پاس ہے اچھا ٹھکانہ۔'' (آل عمران، آیت:۱۴)

فائدہ: اس آیت کریمہ میں اجمالی طور پر انسان کی مرغوب چیزوں کا ذکر فرمایا ہے، یہ چیزیں چونکہ انسان کو مرغوب اور محبوب ہیں اور ایمان قبول کرنے کی صورت میں بظاہر ان چیزوں کا ضائع ہونا نظر آتا ہے اس لئے عموماً اہل کفر ایمان قبول نہیں کرتے، حالانکہ ایمان کی وجہ سے یہ چیزیں زیادہ ملتی ہیں یہ بات اور ہے کہ کچھ دن کے لئے بطور امتحان کچھ تکلیف پہنچ جائے۔

اہل تقویٰ کا آخرت میں انعام

۲......اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ فرما دیجئے کیا میں تم کو ان مذکورہ چیزوں سے (بدرجہا) بہتر چیز بتا دوں؟ جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ان کے لئے ان کے

رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بیویاں ہیں پاکیزہ اور رضامندی ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔" (آل عمران، آیت:۱۵)

فائدہ: لوگوں کی دنیوی مرغوبات ذکر فرمانے کے بعد اس آیت میں آخرت کی نعمتوں کا ذکر فرمایا اور بتادیا کہ ان دنیوی چیزوں سے بہتر وہ چیزیں ہیں جو آخرت میں نصیب ہوں گی، لیکن وہ ہر ایک کو نہیں ملیں گی وہ صرف اہل تقویٰ کو نصیب ہوں گی۔

آخرت کی نعمتیں دائمی ہیں

۳......ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جو کچھ (دنیا میں) تمہارے پاس ہے وہ (ایک روز) ختم ہو جائے گا (خواہ زوال سے یا موت سے) اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہے گا۔" (نحل، آیت:۹۶)

۴......ارشاد باری تعالیٰ ہے: "مال اور اولاد دنیوی زندگی کی ایک رونق ہے جو اعمال صالحہ (ہمیشہ ہمیشہ کو) باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بہترین اور امید کے اعتبار سے بھی (بدرجہا) بہتر ہیں۔" (سورۂ کہف، آیت:۴۶)

فائدہ: عقلمند لوگوں کو اعمال صالحہ میں لگے رہنا چاہئے، اعمال صالحہ پر جو امیدیں وابستہ ہوئیں ہیں وہ آخرت میں پوری ہوں گی اور ان سے زیادہ ثواب ملے گا، بخلاف دنیوی ساز و سامان کے، کہ اس سے خود دنیا ہی میں امیدیں پوری نہیں ہوتیں اور آخرت میں تو احتمال ہی نہیں۔

دنیوی زندگی لہو و لعب ہے

۵......ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم خوب جان لو کہ دنیوی زندگی محض لہو و لعب اور زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے کو زیادہ بتانا ہے (آگے دنیا کے زوال کو ایک مثال سے بیان فرمایا) اور آخرت کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں (کفار کے لئے) عذاب شدید ہے اور (اہل ایمان کے لئے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے۔" (سورۂ حدید، آیت:۲۰)

فائدہ: دنیوی مال ودولت کی حالت یہ ہے یہ نظروں کو بھاتی اور نفوس کو بھلی لگتی ہے، جن کے پاس زیادہ ہو ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں، یہ تفاخر ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا، جو بہت بڑا نقصان ہے۔

۶......ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کہ تم دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو، حالانکہ آخرت دنیا سے بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے۔'' (سورۂ اعلیٰ، آیت: ۱۷)

دنیا آخرت کے مقابلے میں بہت حقیر ہے

۷......حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم دنیا کی نسبت آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کتنا پانی لے کر واپس آتی ہے (اس پانی کو جو نسبت پورے دریا سے ہے وہ نسبت دنیا کو آخرت سے ہے)۔ (مسلم)

دنیا کی قدر ومنزلت

۸......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک مرتبہ بکری کے ایک کن کٹے مرے ہوئے بچہ پر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا کہ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ (یہ مردہ بچہ) اس کو ایک درہم کے عوض میں مل جائے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ (درہم تو بڑی چیز ہے) ہم تو اس کو کسی ادنیٰ چیز کے عوض لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ تمہارے نزدیک حقیر اور ذلیل ہے۔ (مسلم)

دنیا کی قدر مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں

۹......حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی پینے کو نہ دیتا۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

دنیا سے محبت نقصان دہ ہے

۱۰......حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرے گا وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچائے گا اور جو شخص اپنی آخرت سے محبت کرے گا وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچائے گا۔لہذا تم باقی رہنے والی چیز کو (یعنی آخرت کو) فانی چیز پر (یعنی دنیا پر) ترجیح دو۔ (احمد و بیہقی)

دنیا کی محبت تباہ کن ہے

۱۱......حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے گلّے میں چھوڑ دیئے جائیں وہ بھی بکریوں کو اتنا نقصان نہ پہنچائیں گے جتنا مال اور بڑائی کی محبت انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔ (ترمذی و دارمی)

فائدہ: مال کی محبت جو نقصان دہ ہے اس سے ایسی محبت مراد ہے کہ مال حاصل کرنے میں دین کے تباہ و برباد ہونے کی پرواہ نہ رہے، اسی طرح بڑائی تکبر یہ بھی انتہائی خطرناک مرض ہے اور حب دنیا کا ایک بڑا حصہ ہے۔چاہے کسی دینی عہدہ سے بڑائی اور شان و شوکت حاصل کرے مثلاً: کسی ادارے کا بڑا بن کر یا دنیوی بڑائی مثلاً کسی علاقے کا حاکم رئیس یا کسی انجمن وغیرہ کا صدر بن کر اپنی شان و شوکت بڑھانے کی کوشش کرے سب سے دین کو نقصان پہنچتا ہے، اس لئے قرآن و حدیث میں اس کی مذمت آئی ہے۔

آخرت کی کامیابی

۱۲......ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ تو بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد (یعنی گناہ اور ظلم) کرنا چاہتے ہیں۔'' (سورۂ قصص، آیت: ۸۳)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ آخرت میں کامیابی اور کامرانی ان لوگوں کو حاصل ہوگی جو تواضع، عاجزی وانکساری کے ساتھ زندگی گذارتے ہیں، ساری بڑائی اللہ کے لئے تسلیم کرتے ہیں جو خالق و مالک ہے، اپنے نفس کے لئے کوئی برتری و بلندی نہیں چاہتے، البتہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کوئی بڑائی دیدے اور وہ اس بڑائی سے دین کی اشاعت و ترویج کا کام لے وہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے، جیسا کہ ''مسلم شریف'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندہ سے فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھ کو سرداری نہ دی تھی؟ (مسلم) اس سے بڑائی کا نعمت خداوندی ہونا ظاہر ہے۔اسی طرح ''سورۂ احزاب'' میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

بارے میں فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وجاہت والے ہیں، اسی طرح ''سورۂ آل عمران'' میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ وہ دنیا وآخرت میں وجاہت والے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم السلام کو سلطنت بھی عطا فرمائی ہے جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ بھی تھے وغیرہ، بلکہ دین کی خدمت کی غرض سے خود سرداری کی خواہش کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ملک مصر کے وزیر خزانہ بننے کی خواہش ظاہر فرمائی' (سورۂ یوسف) لیکن عہدہ ذمہ داری سرداری باوجود نعمت اور جائز ہونے کے پھر بھی خطرہ سے خالی نہیں۔

حاکم کی اللہ کے حضور پیشی

۱۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو دس آدمیوں پر بھی ذمہ دار بنایا گیا ہو وہ قیامت کے دن (اللہ کے دربار میں) ایسی حالت میں حاضر کیا جائے گا کہ اس کی مشکیں کسی ہوں گی اب اگر اس نے دنیا میں انصاف کیا ہوگا تو وہ انصاف اس کی مشکیں کھلوادے گا۔ اگر (اس نے دنیا میں) ناانصافی کی ہوگی تو اس کو وہ ناانصافی ہلاکت میں ڈال دے گی۔ (داری)

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہو گیا کہ عہدہ کا قبول کرنا بڑا خطرناک ہے۔

دنیا سے بے رغبتی

۱۴...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے، بیدار ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر چٹائی کا نشان پڑ گیا تھا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم کو اجازت دیجئے ہم آپ کے لئے بستر بنا کر بچھا دیں اور (بستر) بنا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے دنیا کے (راحت وآرام کے سامان) سے کیا واسطہ! میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی سوار (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے کچھ دیر سایہ حاصل کرے پھر اس کو چھوڑ کر (آگے) کے لئے روانہ ہو جائے۔ (احمد وترمذی وابن ماجہ)

دنیا جمع کرنے والا کم عقل ہے

۱۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے

فرمایا کہ دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس شخص کا مال ہے جس کے پاس کوئی مال نہ ہو اور اس کو (ضرورت سے زیادہ) وہی شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو۔ (احمد و بیہقی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا آخرت میں کوئی حصہ یعنی جس کو آخرت کے اجر و ثواب آرام وراحت کی کوئی فکر نہ ہو وہ دنیا سے دل لگا کر دنیا جمع کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

دنیا کی محبت گناہوں کی جڑ

۱۶......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ اپنے خطبہ میں فرماتے تھے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ (رزین و بیہقی عن الحسن مرسلا)

دنیا دار العمل ہے

۱۷......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا ہے جو سفر کرتی ہوئی جارہی ہے اور آخرت ہے جو سفر کرتی ہوئی آرہی ہے، دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ فرزند ہیں، اگر تم سے ہو سکے تو ابناءِ دنیا (یعنی دنیا کے فرزندوں) میں سے نہ بنو ، کیونکہ آج دنیا دار العمل ہے یہاں حساب کتاب نہیں ہے، کل تم آخرت میں ہوگے وہاں عمل نہ ہوگا۔ (بیہقی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ دنیا عمل کی جگہ ہے جزاء وسزا کی جگہ نہیں جبکہ آخرت بدلہ یعنی اجر وثواب کی جگہ ہے دار العمل نہیں، اس لئے دنیا میں رہ کر آخرت کے لئے اعمال صالحہ اختیار کرو اور آخرت میں اچھا بدلہ حاصل کرو۔

نور ہدایت حاصل ہونے کی علامت

۱۸......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے) جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب نور (ایمان) سینہ میں داخل ہو جاتا ہے وہ کشادہ ہو جاتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کوئی علامت ہے جس سے (اس نور کی) پہچان ہو جائے، آپ نے فرمایا ہاں (اس کی تین علامات ہیں) (۱) دھوکہ کے گھر سے (یعنی دنیا سے) کنارہ کشی (۲) ہمیشہ رہنے کی گھر (یعنی آخرت کی طرف) توجہ ہو جانا (۳) موت کے آنے سے پہلے موت کے لئے تیار ہو جانا۔ (بیہقی)

یہاں تک کہ دنیا سے دل ہٹانے کے متعلق مضمون تھا آگے آخرت سے دل لگانے اور اس کے خیال رکھنے کے متعلق مضمون ہے:

موت کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم

۱۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لذتوں کو توڑنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کرو۔ (ترمذی ونسائی وابن ماجہ)

مؤمن کا تحفہ

۲۰...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت مؤمن کا تحفہ ہے۔ (بیہقی)

فائدہ: جب موت مؤمن کے لئے تحفہ ہے تو موت سے خوش ہونا چاہئے اور اگر کوئی عذاب سے ڈرتا ہو تو اس سے بچنے کی تدبیر کرے یعنی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو بجالائے، کوتاہی پر توبہ کرے۔

دنیا میں مسافر کی طرح زندگی گذارے

۲۱...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں شانے پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح رہو گویا تو پردیسی مسافر ہے یا راستہ چلتا مسافر ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب شام کا وقت آئے تو صبح کے وقت کا انتظار مت کر اور جب صبح کا وقت آئے تو شام کے وقت کا انتظار مت کر الخ۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح پردیسی مسافر کا قیام عارضی ہوتا ہے اس لئے وہ اس جگہ سے دل نہیں لگاتا اسی طرح انسان کا قیام دنیا میں عارضی ہے اس لئے اس سے دل نہیں لگانا چاہئے، بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر جس مسافر کا سفر جاری ہو اس کی طرح زندگی گذارنی چاہئے۔

مؤمن کی موت کی حالت

۲۲...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مؤمن دنیا سے آخرت کو جانے لگتا ہے تو اس کے پاس

سفید نورانی چہرہ والے فرشتے آتے ہیں، ان کے پاس جنّت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے، پھر ملک الموت آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے جانِ پاک! اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چل، پھر جب ملک الموت اس روح کو نکال لیتے ہیں تو وہ فرشتے ان کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے اور اس کو اس کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں اور اس سے مشک کی سی خوشبو مہکتی ہے اور اس کو لے کر (اوپر) چڑھتے ہیں اور (زمین پر رہنے والے فرشتوں کی) جس جماعت پر گذر ہوتا ہے وہ پوچھتے ہیں یہ پاک روح کون ہے؟ یہ فرشتے اچھے اچھے القاب سے اس کا نام بتلاتے ہیں کہ یہ فلانا فلانے کا بیٹا ہے، پھر آسمان دنیا تک اس کو پہنچاتے ہیں اور اس کے لئے دروازہ کھلواتے ہیں اور دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور ہر آسمان کے مقرب فرشتے اپنے قریب والے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں یہاں تک ساتویں آسمان تک اس کو پہنچایا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندے کا اعمال نامہ علّیین میں لکھ دو اور اس کو (سوال وجواب کے لئے) زمین کی طرف لے جاؤ۔'' سو اس کی روح اس کے بدن میں لوٹائی جاتی ہے (مگر اس طرح نہیں جیسے دنیا میں تھی، بلکہ اس عالم کے مناسب جس کی حقیقت دیکھنے سے معلوم ہوگی) پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر کہتے ہیں یہ شخص کون ہے جو تم میں بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ایک پکارنے والا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آسمان سے پکارتا ہے میرے بندے نے صحیح صحیح جواب دیا اس کے لئے جنّت کا فرش کر دو اور اس کو جنّت کی پوشاک پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو، سو اس کو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے (اس کے بعد اسی حدیث میں کافر کا حال بیان کیا گیا جو بالکل اس کی ضد ہے۔ (احمد)

فائدہ: اس کے بعد یہ واقعات ہوں گے: (الف) صور پھونکا جائے گا (ب) سب مردے زندہ ہوں گے (ج) میدانِ حشر کی بڑی بڑی ہولناکیاں ہوں گی (د) حساب کتاب ہوگا (ہ) اعمال تولے جائیں گے، کسی کا حق رہ گیا ہوگا تو اس کو نیکیاں دلائی جائیں گی (و) خوش قسمتوں کو حوضِ کوثر کا پانی ملے گا (ز) پُل صراط پر چلنا ہوگا (ح) بعض گناہوں کی سزا کے لئے جہنم میں عذاب ہوگا (ط) ایمان والوں کی شفاعت ہوگی (ی) جنتی جنّت میں جائیں گے، وہاں حق تعالیٰ کا دیدار ہوگا، ان سب واقعات کی تفصیل اکثر مسلمانوں کے کانوں میں بار بار پڑی ہے اور جس نے نہ سنا ہو یا پھر

معلوم کرنا چاہے شاہ رفیع الدین صاحب کا قیامت نامہ اردو پڑھ لے (مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ کی کتاب "مرنے کے بعد کیا ہوگا" مطالعہ کریں، از ابن شائق) ان سب باتوں کو سوچا کرے، اگر سوچنے کا زیادہ وقت نہ ملے تو سوتے ہی وقت ذرا اچھی طرح سوچ لیا کرے، یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ سے لی گئی ہیں۔

روح بست و دوم

گناہوں سے بچنا

گناہ ایسی چیز ہے کہ اگر اس میں سزا بھی نہ ہوتی تب بھی یہ سوچ کر اس سے بچنا ضروری تھا کہ اس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں اگر دنیا میں کوئی اپنے ساتھ احسان کرتا ہو اس کو ناراض کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات تو بندہ کے ساتھ بے شمار ہیں، اس کے ناراض کرنے کی کیسے ہمت ہوتی ہے؟ اور اب تو سزا کا بھی ڈر ہے خواہ دنیا میں بھی سزا ہو جائے یا صرف آخرت میں، چنانچہ دنیا میں ایک یہ سزا بھی ہے جو آنکھوں سے نظر آتی ہے کہ اس شخص کو دنیا سے رغبت اور آخرت سے وحشت ہو جاتی ہے اور اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جس سے دل کی مضبوطی اور دین کی پختگی جاتی رہتی ہے جیسا روح بست و یکم کے شروع مضمون سے بھی یہ صاف سمجھا جاتا ہے تو اس حالت میں تو گناہ کے پاس بھی نہ پھٹکنا چاہیے، خواہ دل کے گناہ ہوں، خواہ ہاتھ پاؤں کے، خواہ زبان کے، پھر خواہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہوں، خواہ بندوں کے اور یہ سزا سب گناہوں میں مشترک ہے اور بعض بعض گناہوں میں خاص خاص سزائیں بھی آئی ہیں۔ اب ان سب باتوں کے متعلق حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

گناہ کا سیاہ دھبّہ

ا...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبّہ ہو جاتا ہے پھر اگر توبہ استغفار کر لی تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر (گناہ میں) زیادتی کی تو وہ (سیاہ دھبّہ) اور زیادہ ہو جاتا ہے، سو یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) فرمایا ہے: ''ہرگز ایسا نہیں (جیسا وہ لوگ سمجھتے ہیں) بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمالِ (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔'' (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

گناہوں سے بچنے کا حکم

(۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ اپنے کو گناہ سے بچاؤ، کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ (احمد)

بیماری اور دوا

(۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو تمہاری بیماری اور دوا نہ بتلا دوں؟ سن لو تمہاری بیماری گناہ ہے اور تمہاری دوا استغفار ہے۔'' (عین الترغیب از بیہقی والاشبہ انہ قول قتادہ رضی اللہ عنہ)

فائدہ: جس طرح ظاہری بیماری سے دل پریشان ہو جاتا ہے کام وغیرہ کا دل نہیں چاہتا ہے، باطنی بیماری گناہوں کی بھی یہی تاثیر ہے اس سے دل ہر وقت بیمار رہتا ہے، اس کا یہی علاج تجویز ہوا کہ استغفار کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جائے۔

زنگ آلود دل

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (گناہوں سے) دلوں میں ایک قسم کا زنگ لگ جاتا ہے، اس کی صفائی استغفار ہے۔ (عین الترغیب از بیہقی)

رزق سے محرومی

(۵) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی گناہ کی وجہ سے اس رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس کو ملنے والا ہوتا ہے۔ (عین جزاء الاعمال از مسند احمد غالباً)

فائدہ: ظاہری طور پر رزق سے محروم ہونا تو کبھی کبھار ہوتا ہے، لیکن رزق کی برکت سے محروم ہونا ہمیشہ ہوتا ہے، رزق کی اصل برکت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان اور توجہ ہو اور اعمال صالحہ کی توفیق ہو۔

پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ

(۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: ''پانچ چیزیں ہیں جن سے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ ان کو پاؤ (۱) جب کسی قوم میں علی الاعلان بے حیائی کے کام ہونے لگیں گے وہ قوم طاعون میں مبتلا ہوگی، ایسی بیماریوں میں گرفتار ہوگی جو ان کے بڑوں کے وقت

میں کبھی نہیں ہوئیں، (۲) جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرے گی تو وہ قحط سالی اور تنگی اور حکام کے ظلم میں مبتلا ہوگی، (۳) جس قوم نے زکوٰۃ دینا بند کی ان سے باران رحمت روک لی جائے گی اگر (بے زبان) مویشی نہ ہوتے تو کبھی بارش نہ ہوتی (۴) اور جو قوم عہد شکنی میں مبتلا ہوگی ان پر اللہ تعالیٰ غیر قوم سے دشمن مسلط فرما دیں گے جو جبراً ان کے اموال پر قبضہ کرلیں گے۔" (عین جزاء الاعمال از ابن ماجہ)

ناحق فیصلہ کرنا بڑا گناہ ہے

(۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی قوم میں خیانت ظاہر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرنے لگتی ہے اس پر دشمن مسلط کردیا جاتا ہے۔ (مالک)

دنیا سے محبت موت کا خوف

(۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب زمانہ آرہا ہے کہ (کفار کی) تمام جماعتیں تمہارے مقابلہ میں ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے خوان کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم لوگ اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، بلکہ اس وقت تمہاری تعداد بہت ہوگی لیکن تمہاری حیثیت پانی کے اس جھاگ کی سی ہوگی جو دریا یا نالوں کے کناروں پر پائی جاتی ہے (یعنی تمہارے اندر جرأت وشجاعت اور قوت کا فقدان ہوگا) اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہاری ہیبت اور تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں رعب اور سستی پیدا کردے گا، ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہمارے دلوں میں رعب اور سستی پیدا ہو جانے کا کیا سبب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے بیزاری (یعنی جب زندگی تمہارے لئے عزیز اور موت تمہارے لئے ناپسندیدہ ہوجائے گی تو تم دشمن کا مقابلہ کرنے اور بہادری کا جوہر دکھانے کے قابل نہیں رہ جاؤ گے)۔ (رواہ ابوداؤد)

گناہ کی وجہ سے کثرت موت

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں سے (گناہوں کا) انتقام

لینا چاہتا ہے تو بچے کثرت سے مرتے ہیں اور عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں۔ (عین جزاء الاعمال از ابن ابی الدنیا)

گناہ کی وجہ سے ظالم بادشاہ مسلط

(۱۰) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ وحدہٗ لاشریک فرماتے ہیں کہ میں بادشاہوں کا مالک ہوں، بادشاہوں کے قلوب میرے قبضہ میں ہیں، جو بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان (بادشاہوں) کے دلوں کو شفقت ورحمت کے ساتھ بندوں کی طرف پھیر دیتا ہوں اور بندے جب میری نافرمانی کرتے ہیں تو ان بادشاہوں کے دلوں کو غضب وعقوبت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں، پھر وہ ان (رعایا) کو سخت عذاب کی تکلیف دیتے ہیں۔ (آہ مختصراً ابونعیم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ گناہوں کی دنیوی سزاؤں میں سے ایک سزاء ظالم حکام کا مسلط ہونا بھی ہے، یہ انسان کی بداعمالیوں کی پاداش ہے۔

سات پشتوں تک تباہی

(۱۱) حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے میں راضی ہو جاتا ہوں، جب راضی ہوتا ہوں تو اپنے بندوں پر برکت نازل کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہاء نہیں اور جب میری اطاعت چھوڑ کر نافرمانی کی جاتی ہے تو غضبناک ہوتا ہوں اور لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت کا اثر سات پشت تک پہنچتا ہے۔ (عین جزاء الاعمال از احمد)

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ سات پشت پر لعنت ہوتی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کے نیک ہونے سے اولاد کو نسل در نسل جو برکت ملتی ہے وہ نہ ملے گی۔

گناہوں کی پاداش

(۱۲) حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کرتا ہے، نافرمانی اختیار کرتا ہے تو لوگوں میں جو اس کی تعریف کرنے والے تھے وہی مذمت کرنے لگتے ہیں۔ (عین جزاء الاعمال از احمد)

فائدہ: ان حدیثوں میں زیادہ تر مطلق گناہوں کی خرابیاں مذکور ہیں، اب بعض بعض گناہوں کی خاص خاص خرابیاں لکھی جاتی ہیں۔

سودخور پر لعنت

(۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود کھانے والے (لینے والے) کھلانے والے (دینے والے) اوراس کے لکھنے والے اور سودی معاملہ کے گواہ بننے والے سب پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں (یعنی بعض باتوں میں)۔'' (مسلم)

قرضہ ادا کئے بغیر موت

(۱۴) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبائر کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اس حالت میں مر جائے کہ اس کے ذمہ کسی کا قرض (یعنی مالی حقوق) ہو اور اس کی ادائیگی کے لئے اپنے ترکہ میں کچھ نہ چھوڑے۔ (آہ مختصراً احمد وابوداؤد)

ناحق کسی کا مال دبانا بڑا گناہ ہے

(۱۵) حضرت ابوحرہ رقاشی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو! ظلم مت کرنا، سن لو! کسی کا مال اس کی دلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں۔ (بیہقی ودار قطنی)

فائدہ: خوش دلی کے بغیر کسی کا مال کھانا اس میں کسی سے مال چھین لینا یا مار لینا بھی داخل ہے جیسے کسی کا قرض یا میراث کا حصہ وغیرہ دبا لینا، اسی طرح جو چندہ شرم یا کسی کے دباؤ کی وجہ سے دیا جاتا ہے وہ بھی اس میں داخل ہے۔

ساتوں زمین میں دھنسایا جائے گا

(۱۶) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کی زمین کا ذرا سا حصہ ناحق قبضہ کرے۔'' (مسند احمد کی حدیث میں ایک بالشت کا لفظ آیا ہے، اس کو قیامت کے روز ساتوں زمین میں دھنسایا جائے گا)۔ (بخاری)

رشوت خوری پر لعنت

(۱۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ وترمذی)

اور ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی زیادہ ہے (اور لعنت فرمائی ہے) اس شخص پر جوان دونوں

کے درمیان میں (معاملہ طے کرانے والا) ہو۔ (احمد وبیہقی)

فائدہ: اگر کسی جائز حق کو حاصل کرنے کے لئے رشوت دیئے بغیر ظالم کے ظلم سے بچنا ممکن نہ ہوتو وہاں رشوت دینے کی اجازت ہے، لیکن لیناوہاں بھی حرام ہے، اگر نادانی سے لے لیا واپس کرنا ضروری ہے۔

شراب اور جوئے کی ممانعت

(۱۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوئے سے منع فرمایا الخ۔ (ابوداؤد)

فائدہ: شراب کی ممانعت میں ہر قسم کی نشہ آور چیزیں داخل ہیں، اسی طرح جوئے کی ممانعت میں بیمہ زندگی وغیرہ، لاٹری اور ہر طرح کی انعامی اسکیمیں جو عام طور پر جوا اور سود کا مجموعہ ہوتی ہیں سب داخل ہیں، سب ممنوع اور حرام ہیں۔

(۱۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تمام چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا جو نشہ لانے والی ہوں (یعنی عقل میں فتور پیدا کردیں یا جو حواس میں فتور پیدا کردیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس میں افیون اور بعض ایسے حقے بھی آگئے جن سے دماغ یا ہاتھ پاؤں بے کار ہو جائیں۔

نوٹ: امدادالفتاویٰ میں مذکور ہے کہ افیون کا استعمال بدون سخت مجبوری کے جائز نہیں، بوقت مجبوری بقدر ضرورت دوا استعمال جائز ہے۔ (امدادالفتاویٰ، ج:۴، ص:۲۰۶)

حقہ کے بارے میں امدادالفتاویٰ میں مذکور ہے کہ عام حالات میں حقہ پینا مکروہ ہے البتہ حالات واشخاص کے اعتبار سے اس کی کراہت میں تفاوت ہے۔ (امدادالفتاویٰ، ج:۴، ص:۹۸)

اس لئے استعمال سے پہلے علماء سے حکم معلوم کرنا چاہئے۔

ہر قسم کے باجے توڑنا

(۲۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو میرے رب نے حکم دیا ہے کہ ہر قسم کے باجوں کو مٹایا جائے چاہے ہاتھ سے بجائے جانے والا ہو یا منہ سے الخ۔ (احمد)

فائدہ: اس میں گانا بجانے کے ہر قسم کے آلات داخل ہیں کہ سب کا یہی حکم ہے کہ ان کا استعمال حرام ہے۔

زنا کے اسباب بھی حرام ہیں

(۲۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں آنکھوں کا زنا (غیر محرم کی طرف حرام طریقہ سے) دیکھنا ہے۔ اور کان بھی زنا کرتا ہے اور اس کا زنا (غیر محرم کی آواز بلاضرورت) سننا ہے، زبان کا بھی زنا ہے اور اس کا زنا (غیر محرم سے ناجائز گفت وشنید کے لئے) اس کی طرف چل کر جانا اور دل کا زنا یہ ہے کہ (غیر محرم کی طرف) مائل ہونا اور خواہش وتمنا کرنا (یہ سارے اسباب پائے جانے کے بعد) شرمگاہ تصدیق کر کے زنا کر لیتی ہے یا تکذیب کر کے زنا سے بچ جاتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: اور امرد لڑکوں کے ساتھ ایسی باتیں یا ایسا کام کرنا اس سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔ لقولہ تعالیٰ اتاتون الرجال شھوۃ من دون النساء۔ اس حدیث کے ساتھ اس سے پہلے والی حدیث ملا کر دیکھنا چاہئے کہ ناچ گانے میں کتنے گناہ جمع ہیں، اس لئے اجتناب کرنا لازم ہے۔

سخت کبیرہ گناہ

(۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (۲) اور ماں باپ (کی نافرمانی کر کے ان) کو تکلیف پہنچانا (۳) کسی کو ناحق قتل کرنا (۴) جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

(۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جھوٹی قسم کی جگہ جھوٹی گواہی دینا مذکور ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) کبیرہ گناہوں میں یہ چیزیں بھی ہیں یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ میں (عین کارزار کے وقت) پیٹھ دکھا کر بھاگ جانا اور پاکدامن مؤمن عورتوں پر (جنہیں ایسی بری باتوں کی خبر بھی نہیں) زنا کی تہمت لگانا۔ (بخاری ومسلم)

(۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں مذکور ہے کہ) روایت ہے کہ یہ چیزیں بھی کبیرہ گناہوں میں داخل ہیں، زنا کرنا، چوری کرنا، ڈکیتی کرنا۔ (بخاری ومسلم)

منافق کی نشانیاں

(۲۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار خصلتیں ہیں، جس شخص میں چاروں موجود ہوں وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک اس کو چھوڑ نہ دے، (وہ خصلتیں یہ ہیں): (۱) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے (خواہ مال ہو یا کوئی بات ہو) تو وہ خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو اس میں جھوٹ بولے (۳) جب کسی سے عہد و معاہدہ کرے تو اس کو توڑ ڈالے (۴) جب کسی سے جھگڑے تو اس کو گالیاں دینے لگے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب کسی سے وعدہ کرے تو خلاف کرے۔ (بخاری و مسلم)

حاکم کے پاس بے جا شکایت لے جانا

(۲۷) حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث) روایت ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی حکم ارشاد فرمائے: ان میں سے یہ بھی ہے کہ کسی بے قصور کو حاکم کے پاس مت لے جاؤ تا کہ وہ اس کو قتل کرے (یا اس پر کوئی ظلم کرے) اور جادو مت کرو الخ۔ (ترمذی، ابوداؤد و نسائی)

جن گناہوں پر عذاب کی وعیدیں آئی ہیں

(۱) حقارت سے کسی پر ہنسنا (۲) کسی پر لعن طعن کرنا (۳) کسی کو برے لقب سے پکارنا جس سے اس کو تکلیف پہنچے (۴) کسی کے متعلق (خواہ مخواہ) بدگمانی کرنا (۵) کسی کا عیب تلاش کرنا (۶) بلاوجہ برا بھلا کہنا (۷) چغلی کھانا (۸) ذو وجہین یعنی اس کے منہ پر ایسا اور اس کے منہ پر ویسا (۹) کسی پر تہمت لگانا (۱۰) کسی کو دھوکہ دینا (۱۱) کسی کو گناہ پر عار دلانا (۱۲) کسی کے نقصان و تکلیف پر خوشی کا اظہار کرنا (۱۳) تکبر و فخر کرنا (۱۴) کسی پر ظلم کرنا (۱۵) قدرت کے باوجود محتاج کی مدد نہ کرنا (۱۶) کسی کو مالی نقصان پہنچانا (۱۷) کسی کی عزت و آبرو کو نقصان پہنچانا (۱۸) چھوٹوں پر رحم نہ کرنا (۱۹) بڑوں کی عزت نہ کرنا (۲۰) بھوکوں ننگوں کی حیثیت کے موافق خدمت نہ کرنا (۲۱) کسی سے کسی دنیوی غرض سے قطع تعلق رکھنا (۲۲) کسی جاندار کی تصویر کشی کرنا (۲۳) زمین پر ناحق موروثی ہونے کا دعویٰ کرنا (۲۴) صحت مند آدمی کا کمانے کی بجائے بھکاری کا پیشہ اختیار کرنا۔ ان کے متعلق مزید احادیث روح نہم اور دہم میں گذر چکی ہیں (۲۵) ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا (۲۶) کفار و فجار و فساق کے

مشابہ لباس پہننا، لباس کا مزید بیان روح بست پنجم میں انشاء اللہ آئے گا، یہ چند بڑے گناہ نمونے کے طور پر لکھ دیئے ہیں، ان کے علاوہ بھی بے شمار گناہ ہیں، سب گناہوں سے بچنا لازم ہیں۔

گناہوں سے توبہ کرنا

(۲۸) جو گناہ صادر ہوئے ان سے توبہ کرتے رہنا چاہئیے، توبہ سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (بیہقی مرفوعاً و شرح السنہ موقوفاً)

توبہ کی شرائط

(۱) جس گناہ سے توبہ کی جارہی ہے اس کو عملاً چھوڑ دے۔

(۲) دل میں ندامت اور شرمندگی ہو کہ اتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا۔

(۳) آئندہ اس گناہ کے قریب نہ جانے کا عزم ہو۔

(۴) حقوق العباد میں توبہ کی یہ بھی شرط ہے کہ جن کے حقوق تلف ہوئے ہیں جانی ہو یا مالی، ان سے معاف کرائے جائیں۔

(۲۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو (جانی یا مالی) اس سے آج ہی معاف کروالے، اس دن سے قبل جبکہ نہ دینار ہوگا نہ درہم، اگر ظالم کے پاس کوئی عمل صالح ہوگا تو اس کے ظلم کے بقدر اس سے لے کر مظلوم کو دیدیا جائے گا، اگر ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے۔ (بخاری)

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حقوق العباد سے توبہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کے علاوہ صاحب حق سے معافی بھی ضروری ہے، ورنہ آخرت میں معافی تلافی کی کوئی صورت نہیں، اسی طرح دینار و درہم کے ذریعہ کوئی فدیہ بھی ادا نہیں کیا جاسکتا، بلکہ اپنے ظلم کے عوض نیکیاں دینی پڑیں گی، نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کے گناہ سر لینا پڑیں گے، جو بہت خسارے کا سودا ہوگا، اس لئے دنیا ہی میں حقوق العباد کی تلافی کر لینی چاہئیے۔

یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ سے ماخوذ ہیں بعض دوسری کتابوں سے ماخوذ ہیں جن پر عین لکھ دیا ہے۔

روحِ بست وسوم

صبر کرنا اور شکر کرنا

انسان کو جو حالتیں پیش آتی ہیں خواہ اختیاری ہوں یا غیر اختیاری وہ دو طرح کی ہوتی ہیں:
(۱) طبیعت کے موافق ہوتی ہیں، ایسی حالت کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھ کر خوش ہونا اور اپنی حیثیت سے زیادہ سمجھنا اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا اور اس ملی ہوئی نعمت کو گناہوں میں استعمال نہ کرنا یہ شکر گذاری ہے۔ یا طبیعت کے ناموافق حالات پیش آتے ہیں جس سے نفس کو ناگواری اور گرانی ہوتی ہے۔ ایسی حالت کو یہ سمجھنا کہ اس میں میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مصلحت ہوگی اور اس پر اللہ تعالیٰ کی شکایت نہ کرنا، اگر کوئی حکم خدا ہے اس کو بجالانا اور اگر کوئی مصیبت ہے تو اس کو برداشت کرنا اور پریشان نہ ہونا یہ صبر ہے، چونکہ شکر کے مقابلہ میں صبر زیادہ مشکل ہے اس لئے صبر کا بیان پہلے کرتا ہوں اور زیادہ بھی کرتا ہوں۔

صبر کے مواقع بطور مثال

پہلے صبر کے مواقع بطور مثال لکھتا ہوں پھر اس کے متعلق آیات اور احادیث لکھتا ہوں۔

(۱) دین پر عمل کرنے سے دل گھبراتا ہے اور بھاگتا ہے اور گناہ کے کاموں کا تقاضہ کرتا ہے۔ مثلاً نماز، روزے سے جی چراتا ہے یا حرام آمدنی چھوڑنے سے یا کسی کا حق جو ذمّہ میں ہے اس کو ادا کرنے سے ہچکچاتا ہے، ایسے وقت میں صبر یہ ہے کہ ہمت کر کے دین کے کام کو بجالائے اور گناہ سے اپنے آپ کو بچائے اگرچہ دونوں جگہ کسی قدر تکلیف ہی ہو، کیونکہ بہت جلد ہی اس تکلیف سے زیادہ آرام اور مزہ حاصل ہوگا۔

(۲) اگر کوئی مصیبت پیش آئے۔ مثلاً فقر و فاقہ، بیماری یا کوئی دشمن ستائے یا عزیز و اقارب میں سے کسی کی موت واقع ہو جائے یا کوئی مالی نقصان پہنچ جائے، ایسے وقت میں صبر یہ ہے کہ اس مصیبت کی مصلحت کو سوچے، سب سے بڑی مصلحت یہ ہے کہ اس پر صبر کرنے سے وہ ثواب ملے گا جس کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے (اس کو سوچے)، بلا ضرورت اس مصیبت کا کسی سے اظہار نہ کرے

اور خواہ مخواہ بات کو دل پر نہ لے، اس سے بھی خاص سکون حاصل ہوگا۔

مصیبت کو دور کرنے کی تدبیر اختیار کرنا

البتہ اس مصیبت کو دور کرنے کی کوئی جائز تدبیر بھی اختیار کی جائے، جیسے بھوک دور کرنے کے لئے حلال مال حاصل کرنا، بیماری کا علاج کرنا، یا کسی صاحب قدرت سے دشمن کے مقابلے میں مدد لینا یا شریعت سے تحقیق کر کے نقصان کا بدلہ لینا یا اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا، اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

(۳) دین کی تبلیغ واشاعت میں یا دین پر عمل کرنے میں کوئی ظالم رکاوٹ ڈالے یا دین کو ذلیل کرے، تو ایسے وقت میں عقلی وشرعی قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے جان کی بازی لگا دے، یہ صبر کی ضروری مثالیں ہیں۔ آگے آیتیں وحدیثیں ہیں۔

صبر ونماز کے ذریعے مدد حاصل کرنا

(۱) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور تم مدد حاصل کرو، صبر اور نماز سے۔ (سورۂ بقرہ: ۱۵۳)

فائدہ: یعنی اگر حُبّ مال اور حُبّ جاہ کے غلبہ سے ایمان لانا دشوار ہو تو صبر اور نماز سے مدد لو، تو یہاں صبر کی صورت یہ ہے کہ خلاف شرع جو خواہشات ابھر رہے ہیں ان کی مخالفت کرو، ان کو چھوڑو اور شریعت کی پابندی کرو۔

مصائب کے وقت صبر کی فضیلت

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ہم تمہارا امتحان کریں گے، کسی قدر خوف سے اور کسی قدر فقر وفاقہ سے اور کسی قدر مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے اور آپ صبر کرنے والوں کو بشارت سنا دیجئے الخ۔'' (سورۂ بقرہ: ۱۵۵)

فائدہ: یعنی کبھی اللہ تعالیٰ صبر کا امتحان کرنے کے لئے اپنے بندوں سے نعمتیں چھین لیتے ہیں، مثلاً: امن وسکون کے بجائے خوف وہراس میں مبتلا کر دیا، یا فقر وفاقہ میں مبتلا کر دیا یا جانور وغیرہ مر مرا گئے، یا بیماری میں مبتلا ہو گئے یا کھیتی اور باغ آفات سماوی سے اجڑ گئے وغیرہ ذالک۔ اب ایسے موقع پر کوئی تقدیر ہی پر بھروسہ اعتماد کر کے صبر اختیار کرے تو اس کے لئے بشارت ہے۔

مصائب میں ثابت قدم رہنے والے اللہ کے محبوب ہیں

(۳) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور بہت سے نبی گذرے ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جنگ کی، پھر جو مصیبتیں ان کو اللہ کی راہ میں پہنچیں ان کی وجہ سے نہ ہمت ہارے نہ کمزور پڑے اور نہ عاجز ہوئے اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔'' (سورۂ آل عمران:۱۴۶)

فائدہ: یہاں پر اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کی تعریف فرمائی کہ انہوں نے دوران جنگ سستی، کم ہمتی اور دشمن کے سامنے عاجزی ظاہر کرنے کے بجائے صبر واستقامت سے کام لیا، مستقل مزاجی کے ساتھ جنگ کرتے رہے۔

صبر پر اجر وثواب کا وعدہ

(۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو لوگ (دین کے احکام پر) صابر (ثابت قدم) رہیں ہم ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ان کو اجر ضرور دیں گے۔'' (سورۂ نحل:۹۶)

فائدہ: یعنی دین پر ثابت قدم رہنا، مشکل حالات کے باوجود اس پر عمل کرنا یہ ایسا اچھا کام ہے کہ ہم ان پر ضرور اجر وثواب عطا کریں گے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر کا وعدہ ہے۔

صبر پر مغفرت کا وعدہ

(۵) اللہ تعالیٰ نے (ایک لمبی آیت میں دوسرے اعمال کے ساتھ یہ بھی) فرمایا: ''اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں (پھر آخر میں فرمایا) ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔'' (سورۂ احزاب:۳۵)

فائدہ: اس میں صبر کی تمام قسمیں آ گئیں (۱) صبر علی الطاعۃ یعنی نفس کے نہ چاہتے ہوئے طاعت کو پابندی کے ساتھ انجام دینا (۲) صبر عن المعاصی یعنی دل میں گناہوں کا تقاضہ ہو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اپنے کو گناہوں سے بچا کر رکھنا (۳) صبر فی المصائب یعنی کسی بھی قسم کا جانی یا مالی نقصان یا بیماری وغیرہ کے موقع پر اجر وثواب کی امید سے جزع وفزع سے اجتناب کرنا۔

ناگواری کے باوجود وضو کرنا

(۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو ایسی

چیز نہ بتلاؤں جن سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات بلند فرماتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتلایئے، آپ نے فرمایا (۱) ناگواری کی حالت میں کامل وضو کرنا (یعنی کسی وجہ سے وضو کرنا مشکل ہوتا ہے مگر پھر بھی ہمت کر کے سنن کی رعایت رکھ کر وضو کرتا ہے) (۲) کثرت سے مسجدوں کی طرف قدم اٹھانا یعنی دور سے آنا یا بار بار آنا) (۳) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا الخ۔ (مسلم و ترمذی)

فائدہ: ایسے ناگواری کے وقت میں وضو کرنا صبر کی ایک مثال ہے۔

سخت مصیبت میں صبر کی تاکید

(۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرنا اگرچہ تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تجھ کو آگ میں جلا دیا جائے الخ۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ایسے مشکل وقت میں ایمان پر قائم رہنا صبر کی ایک مثال ہے اور کسی ظالم کی طرف سے جبر واکراہ کے وقت کوئی ایسا کام کر لینا جس کو شریعت نے معاف کیا ہے، مثلاً: کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کر دیا اگر نہ کہا تو جان چلی جانے کا ظن غالب ہے ایسے وقت میں کلمۂ کفر زبان سے کہنے کی اجازت ہے، اس کی وجہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا، کیونکہ دل تو ایمان سے پُر ہے۔

گرمی کے دنوں میں روزے رکھنا

(۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر پر امیر بنا کر دریا (کے سفر) میں روانہ فرمایا ان لوگوں نے اسی حالت میں سخت اندھیری رات میں کشتی کا بادبان کھول رکھا تھا (اور کشتی چل رہی تھی) اچانک ایک غیبی آواز آئی اے کشتی والو! ٹھہر جاؤ میں تم کو اللہ تعالیٰ کے ایک حکم کی خبر دیتا ہوں جو اس نے اپنی ذات پر مقرر کر رکھا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کو جو خبر سنانا ہے سنایئے، ہاتف غیبی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ بات مقرر کر رکھی ہے کہ جو شخص گرمی کے دن میں روزہ رکھ کر اپنے کو پیاسا رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو پیاس کے دن (یعنی قیامت میں جب پیاس کی شدت ہوگی) سیراب فرمائے گا۔ (عین ترغیب از بزار)

فائدہ: یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے۔

اٹک کر قرآن پڑھنے کی مشقت برداشت کرنا

(۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور اس میں اٹکتا ہو اور وہ اس کو مشکل لگتا ہو، اس کو دو ثواب ملیں گے۔“ (بخاری و مسلم)

فائدہ: یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے کہ اٹکنے کی وجہ سے تلاوت کو ترک نہیں کرتا بلکہ یہ مشقت برداشت کر کے تلاوت جاری رکھتا ہے یہ پوری حدیث روح سوم میں گذر چکی ہے۔

دائمی عمل اللہ کو محبوب ہے

(۱۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا عمل وہ ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: ظاہر بات ہے ایک عمل کو مداومت کے ساتھ کرنے میں ضرور کسی نہ کسی وقت نفس کو دشواری ہوتی ہے، اس لئے یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے۔

حرام خواہشوں سے اجتناب کرنا

(۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم (حرام) خواہشوں کے ساتھ اور جنت ناگوار چیزوں کے ساتھ چھپا دی گئی ہے۔“ (مسلم)

فائدہ: جو عبادتیں نفس پر دشوار ہیں یا جن گناہوں سے بچنا نفس پر دشوار ہے سب اس میں داخل ہیں۔ نفس کی ناگواری کے باوجود حرام خواہشوں سے اجتناب کرنا عبادات کو انجام دینا دخول جنت کا راستہ ہے۔ اس کے خلاف کرنا دخول جہنم کا۔

رنج و غم برداشت کرنا باعثِ مغفرت ہے

(۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی مؤمن بندہ کو کوئی مصیبت پہنچ جائے یا کوئی مرض لاحق ہو یا کوئی فکر یا کوئی رنج لاحق ہو یا کوئی تکلیف یا غم حتی کہ کوئی کانٹا چبھ جائے (اور وہ اس پر صبر کرے) تو اللہ تعالیٰ ان چیزوں کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

طاعون زدہ علاقہ میں ثابت قدم رہنا

(۱۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص طاعون زدہ بستی میں ثواب کی نیت سے ٹھہرا رہے اور یہ اعتقاد رکھے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے وہی ہوگا، تو ایسے شخص کو شہید کے برابر ثواب ملے گا (بخاری) اگرچہ اس بیماری میں موت واقع نہ ہوئی ہو اور اگر اس میں موت واقع ہو جائے یہ بڑے درجے کی شہادت ہے۔ (مسلم وغیرہ)

فائدہ: لیکن طاعون پھیلنے کے وقت گھر بدلنا یا محلہ بدلنا یا اسی بستی کے جنگل میں چلا جانا اکثر علماء کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ بیماروں اور مردوں کے حقوق ادا کرتا رہے۔

بینائی چلی جانے پر صبر کرنا

(۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں (کی مصیبت) میں مبتلا کر دوں، پھر وہ صبر کرے میں ان دونوں کے عوض میں اس کو جنت دوں گا۔ (بخاری)

فائدہ: اس سے مراد آنکھیں ہیں۔ راویٔ حدیث نے اس حدیث کی یہی تفسیر کی ہے کہ اس کی بینائی جاتی رہی اور اس نے اس پر صبر کیا۔

عزیز وقریب کے انتقال پر صبر

(۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب میں مؤمن بندہ کے دنیا میں کسی پیارے کی جان قبض کر لیتا ہوں، پھر اس پر وہ ثواب سمجھ کر صبر کرے تو اس کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ (بخاری)

فائدہ: پیارا خواہ اولاد ہو یا بیوی ہو یا شوہر یا کوئی اور رشتہ دار ہو یا دوست، جس کی موت پر بھی صبر کرے گا یہ ثواب حاصل ہوگا۔

بیت الحمد کا مستحق بننا

(۱۶) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جب کسی انسان کا بچہ انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندہ کے بچہ کی جان لے لی؟ وہ عرض کرتے ہیں ہاں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندہ نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی حمد (وثناء) کی اور ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' کہا، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندہ کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔

(احمد وترمذی)

تین شخص اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں

(۱۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں اور ان کی طرف متوجہ ہو کر ہنستے ہیں اور ان کی حالت پر خوش ہوتے ہیں: (ان تین میں سے) ایک وہ شخص (بھی) ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو گیا (جہاں جان دینا شرعاً مطلوب ہو) پھر خواہ جان چلی جائے (یعنی شہادت مل جائے) یا اس کو دشمن پر غلبہ دیدے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے کافی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میرے اس بندے کو دیکھو میرے لئے کس طرح اپنی جان کو تیار کر رکھا ہے۔''

(آہ مختصراً عن ترغیب از طبرانی)

فائدہ: اس روایت میں اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کا ذکر ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہنستا ہے مخلوق پر قیاس کرنا ہرگز جائز نہیں۔

شکر کا بیان

شکر کی حقیقت تو مضمون کے شروع میں بیان ہو چکی، یہ شکر جس طرح خود اپنی ذات میں ایک عبادت ہے، اسی طرح اس میں ایک یہ بھی خاصیت ہے کہ اس سے ایک دوسری عبادت (صبر) آسان ہو جاتی ہے عقلی طور سے بھی اور طبعی طور سے بھی، عقلی طور سے تو اس طرح جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سوچنے کی اور ان پر خوش ہونے کی (جو کہ شکر کا لازمی جزء ہے) عادت پختہ ہو جائے گی، تو مصیبت وغیرہ کے وقت بھی یہ سوچے گا کہ جس ذات پاک کے اتنے احسانات ہوتے رہے ہیں، اگر اس کی طرف سے کوئی تکلیف بھی پیش آ گئی اور وہ بھی ہماری مصلحت اور ثواب کے لئے، تو اس کو خوشی سے برداشت کرنا چاہئے۔ جیسا کہ دنیا میں دستور ہے کہ اپنے محسنوں کی سختیاں خوشی سے گوارا کر لی جاتی ہیں، خاص طور پر جب بعد میں اس برداشت پر انعام بھی ملتا ہو۔

اسی طرح شکر سے بھی طبعی طور پر بھی صبر آسان ہو جاتا ہے اس طرح کہ نعمتوں کو سوچنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے گی، یہ دستور ہے جس سے محبت ہوتی ہے اس کی سختی ناگوار نہیں ہوتی، جیسے عاشق کو اپنے معشوق کی سختیوں میں خاص لطف آتا ہے۔ آگے شکر کے متعلق آیات واحادیث مذکور ہیں۔

شکر گذاری کا حکم

(۱۸) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو (اپنی رحمت سے) یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔'' (سورۂ بقرہ: ۱۵۲)

(۱۹) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم شکر گذاروں کو بہت جلد جزاء دیں گے۔''

(سورۂ آل عمران: ۱۴۵)

نعمت میں اضافہ کا نسخہ

(۲۰) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم (میری نعمتوں کا) شکر کرو گے تم کو زیادہ نعمت دوں گا (خواہ دنیا میں بھی یا آخرت میں تو ضرور دوں گا) اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بڑا سخت ہے۔'' (سورۂ ابراہیم: ۷)

دنیا وآخرت کی بھلائیاں

(۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''چار چیزیں ایسی ہیں جس شخص کو وہ مل گئیں اس کو دنیا وآخرت کی بھلائیاں مل گئیں (۱) شکر کرنے والا دل (۲) ذکر کرنے والی زبان (۳) بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم (۴) ایسی بیوی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں خیانت نہیں کرتی۔ (بیہقی)

خلاصۂ کلام: حاصل یہ ہے کہ ہر وقت انسان پر کوئی نہ کوئی حالت ہوتی ہے یا تو طبیعت کے موافق حالت ہوگی یا مخالف، اگر موافق ہو تو شکر ادا کرنے کا حکم ہے اور اگر مخالف ہو تو صبر کا حکم ہے، تو صبر وشکر ہر وقت کا کام ہوا، مسلمانوں کو یہ سبق یاد رکھنا چاہیے جب یہ سبق یاد رہے گا تو ضرور لذت وراحت حاصل ہوگی، یہ تمام حدیثیں مشکوۃ سے لی گئیں ہیں جو دوسری کتاب سے لی گئیں ہیں، ان پر عین کا لفظ لکھ دیا، کتبہ اشرف علی عفی عنہ۔

روح بست و چہارم

مشورہ، اتفاق، صفائی معاملہ وحسن معاشرت

جوامور قابل مشورہ ہوں ان کے لئے خیر خواہ اور دیانتدار افراد سے مشورہ لینا اور آپس میں محبت وہمدردی اور اتفاق رکھنا، معاملات یعنی لین دین وغیرہ میں معاشرت یعنی آپس کے میل جول میں اس کا خیال رکھنا کہ میرے برتاؤ سے کسی کو ظاہری تکلیف یا باطنی تنگی یا پریشانی یا گرانی نہ ہو، اس کا نام حسن معاشرت ہے، یہ تین چیزیں ہوئیں۔ مشورہ، اتفاق، صفائی معاملہ وحسن معاشرت اور یہ تینوں چیزیں مستقل طور پر بھی مقصود ہیں (یعنی ان کا الگ الگ بھی حکم ہے) جیسا آگے آنے والی آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوگا اور ایک کا دوسرے سے خاص تعلق بھی ہے، مثلاً مشورہ پر اسی وقت بھروسہ ہوسکتا ہے جب مشورہ والوں میں باہم محبت واتفاق ہو اور محبت واتفاق اسی وقت قائم رہ سکتا ہے جب ایک دوسرے سے کوئی نقصان یا تکلیف ظاہری یا باطنی نہ پہنچی ہو اسی طرح دوسری طرف سے کسی کو تکلیف یا نقصان سے بچانے کا خیال پورے طور سے تب ہی ہوسکتا ہے جب اس سے محبت وہمدردی ہو اور اتفاق ومحبت کو پوری ترقی اس وقت ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کو اپنے مشورہ میں شریک رکھے، اس خاص تعلق کی وجہ سے ان تینوں چیزوں کو مثل ایک ہی چیز کے قرار دے کر سب کا ساتھ ہی ذکر کیا جاتا ہے۔ اب ترتیب سے ایک ایک کا بیان کرتا ہوں:

مشورہ کی اہمیت

مشورہ میں دنیا کا بھی فائدہ ہے، مشورہ کے ذریعہ کام انجام دینے سے غلطی کم ہوتی ہے۔

جلد بازی شیطانی امر ہے

(۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی کام کو اطمینان کے ساتھ انجام دینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کی طرف سے۔ (ترمذی)

فائدہ: ظاہر ہے کہ مشورہ کرنے میں جلد بازی کا انسداد ہے، البتہ یہ بھی یادرہے کہ یہ جلد بازی کی مخالفت ان کاموں میں ہے جن میں تاخیر کرنے کی گنجائش ہے۔ ان کو مشورہ کے ذریعہ انجام دینے میں دین و دنیا کا فائدہ ہے۔ شریعت مطہرہ نے اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

خاص امور میں مشورہ کا حکم

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے: (اے پیغمبر!) ان (صحابہ) سے خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجئے، پھر (مشورہ لینے کے بعد) جب آپ ایک (جانب) پختہ عزم کر لیں تو اللہ پر توکل کیجئے، بے شک توکل کرنے والے اللہ کو محبوب ہیں۔

(سورۂ آل عمران: ۱۵۹)

فائدہ: خاص باتوں سے مراد وہ امور ہیں جن کے متعلق وحی نازل نہ ہوئی ہو اور مہتم بالشان بھی ہوں، یعنی معمولی نہ ہوں، کیونکہ وحی نازل ہونے کے بعد مشورہ کی گنجائش نہیں، تکمیل حکم کے سوا چارہ نہیں اور معمولی درجہ کے کام میں مشورہ کرنا منقول نہیں، جیسے: دو وقت کھانا ہے، اس کے لئے کسی سے مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تین کاموں میں مشورہ باعث اجر ہے

(۳) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''عام لوگوں کی سرگوشیوں میں خیر (یعنی ثواب اور برکت) نہیں ہوتی، مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ (صدقہ) خیرات کی یا کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم صلح کرادینے کی ترغیب دیتے ہیں۔'' (سورۂ نساء: ۱۱۴)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات خفیہ مشورہ کرنے میں ہی خیر ہے، دوسری بات یہ ہے کہ لوگ خفیہ مشورہ کرتے ہیں ان میں ہر مشورہ میں خیر نہیں ہوتی البتہ اس قسم کے مشورے ہوں تو خیر ہو گی، مثلاً کسی کو صدقہ، خیرات کی ترغیب دے یا کسی نیک کام کا حکم کرے یا لڑنے والوں کے درمیان آپس میں صلح کرادینے کے متعلق کوئی ترغیبی سلسلہ ہو۔

مشورہ کرنے والوں کی تعریف

(۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ان (مؤمنین) کا ہر (قابل مشورہ) کام آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے۔'' (سورۂ شوریٰ: ۳۸)

فائدہ: اس آیت میں مشورہ کرنے والوں کی تعریف درحقیقت مشورہ کرنے کی تعریف ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشورہ فرمانا

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدر کے معرکہ میں جانے کے متعلق صحابۂ کرام سے) مشورہ فرمایا الخ۔ (عین مسلم)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مشورہ فرمانا

(۶) حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی مقدمہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو (قرآن وحدیث میں کوئی واضح حکم نہ ملتا) تو بڑے لوگوں اور نیک لوگوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیتے، جب ان کی رائے متفق ہو جاتی تو اس کے موافق فیصلہ فرماتے۔ (عین حکمۃ بالغۃ عن ازالۃ الخفاء عن الدارمی)

فائدہ: رائے کا متفق ہونا عمل کی شرط نہیں کیونکہ انہوں نے بڑی جماعت کے اختلاف کے باوجود مانعین زکوٰۃ سے قتال کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشورہ فرمانا

(۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اہل شوریٰ، علماء کرام ہوتے تھے۔ بڑی عمر کے ہوں یا جوان ہوں (یعنی اہل علم حضرات سے مشورہ کر کے فیصلہ فرماتے تھے)۔ (عین بخاری)

فائدہ: ان تینوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا اہم امور میں مشورہ لینے کا معمول تھا۔

مشورہ طلب کرنے پر مشورہ دینے کا حکم

(۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے مشورہ لینا چاہے تو اس کو مشورہ دینا چاہیئے۔ (عین ابن ماجہ)

اب مشورہ کے کچھ آداب ذکر کئے جاتے ہیں:

خفیہ مشورہ کرنا

(۹) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ کا

ارادہ فرماتے تو (اکثر) دوسری طرف کا ظاہر فرماتے الخ۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب کسی قوم یا علاقہ پر حملہ آور ہونے کا ارادہ ہوتا تو توریہ کر کے دوسری طرف ارادہ ظاہر فرماتے تھے، تاکہ اس قوم کو آپ کی آمد کی اطلاع پر تیاری کا موقع نہ مل سکے تو اس سے معلوم ہوا کہ جس مشورہ کا ظاہر کرنا مضر ہو اس کو ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔

مجلس امانت ہوتی ہے

(۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجالس امانت کے ساتھ ہیں، مگر تین مجالس الخ۔ (ابوداؤد)

فائدہ: یعنی کسی مجلس میں کسی معاملہ کے متعلق کچھ باتیں مشورے سے ہوئی ہوں تو اہل مجلس پر لازم ہے کہ ان کو باہر ذکر نہ کرے، ہاں تین مجالس ایسی ہیں ان کی گفتگو چھپانا جائز نہیں بلکہ ظاہر کر دینا چاہیے، جن کا حاصل یہ ہے کہ کسی کی جان یا مال یا عزت کو نقصان پہنچانے کا مشورہ یا تذکرہ ہو تو اس کو چھپانا جائز نہیں ہے، جب کسی خاص آدمی کے ضرر کے پیش مشورہ ظاہر کرنا گناہ ہے جس کو ظاہر کرنے سے عام لوگوں کو ضرر پہنچنے کا خطرہ ہو اس کو ظاہر کرنا بطریق اولیٰ گناہ ہوگا۔

حضرت خاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(۱۱) حضرت خاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے ایک غلط فہمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک راز مشرکین مکہ تک پہنچانے کی کوشش کی تھی۔ اس پر سورۂ ممتحنہ کی شروع کی آیتیں نازل ہوئیں "اے ایمان والو! میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ تم ان کو دوستی کے پیغام دو، حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق آچکا ہے وہ اس کے منکر ہیں۔ (سورۂ ممتحنہ :۱)

اس میں تنبیہ کی گئی ہے کہ اس طرح راز افشاء مت کرو۔ (عین در منثور از کتب حدیث) بلکہ جس کسی معاملہ کا تعلق عام مسلمانوں سے ہو اگرچہ اس کے ظاہر کرنے میں کوئی نقصان بھی معلوم نہ ہوتا ہو تب صرف انہی لوگوں کے سامنے ظاہر کیا جائے جو عقلاً و شرعاً اس معاملہ کے ذمے دار ہیں، عام لوگوں پر ان کا اظہار نہ ہونا چاہیے۔

غیر محقق بات پھیلانے کی ممانعت

(۱۲) اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر آجاتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اس

خبر کو پہنچا دیتے رسول کی طرف یا ان لوگوں کی طرف جو ان میں سے فہم رکھنے والے ہیں تو اس کو وہ حضرات پہچان لیتے جو ان میں تحقیق کر لیا کرتے ہیں۔ (سورۂ نساء:۸۳)

فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان نہیں کرنا چاہیے، بلکہ جب کوئی ایسی بات پیش آجائے جو موجب امن یا موجب خوف ہو اس کی ذمہ دار افراد تک خبر پہنچائی جائے پھر ان کی طرف سے جو محقق بات سامنے آئے اس پر عمل درآمد کیا جائے، اسی طرح اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اکثر اخبار خلاف واقعہ ہوتے ہیں اور حدود شرع سے باہر البتہ بعض خبریں جو حدود شرع کے اندر ہوں اس کا تفقد مفید ہونا بھی معلوم ہوا جیسا کہ:

(۱۳) حضرت ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے احوال معلوم فرماتے تھے اسی طرح خواص صحابہ سے عام صحابہ کے حالات معلوم فرماتے تھے کیا کیا واقعات رونما ہو رہے ہیں؟ (بین شمائل ترمذی)

اتفاق کی اہمیت

(۱۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلے کو (یعنی دین حق کو) اس طور پر باہم سب متفق بھی رہو اور باہم نا اتفاقی مت کرو الخ۔“

(سورۂ آل عمران:۱۰۳)

(۱۵) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ان (مسلمانوں) کے دلوں میں اتفاق پیدا کر دیا۔“ (سورۂ انفال:۶۳)

فائدہ: اتفاق پیدا کرنے کو اللہ تعالیٰ نے احسان کے موقع پر ذکر کیا اس سے معلوم ہوا کہ اتفاق بڑی نعمت ہے۔

نا اتفاقی نحوست ہے

(۱۶) اور (تمام امور میں) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں نزاع مت کرو ورنہ (باہمی نا اتفاقی سے) کم ہمت ہو جاؤ گے، اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ (سورۂ انفال:۴۶)

فائدہ: اس آیت میں نا اتفاقی کی نحوست کا بیان ہوا کہ ایک تو اس سے ہمت کم ہو جاتی ہے کیونکہ قوت منتشر ہو جاتی ہے ایک دوسرے پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ اب تنہا آدمی کیا کام کر سکتا ہے دوسرا یہ

کہ جبکہ دشمن کو اس نااتفاقی کی اطلاع ہوجاتی ہے تو ان پر رعب اور دبدبہ ختم ہوجاتا ہے، اکھڑنے سے مراد یہی ہے اس لئے اصل چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے جس سے اتفاق و محبت بھی پیدا ہوگی۔

آپس میں صلح کرانے کی فضیلت

(۱۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتلا دوں، جس کے ثواب کا درجہ (بعض آثار کے اعتبار سے) روزے، صدقے اور نماز کے ثواب سے زیادہ ہے۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے (یہ سن کر) عرض کیا کہ ہاں (ضرور بتلایئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آپس میں دشمنی رکھنے والے) دو شخصوں کے درمیان صلح کرانا (اس کے بعد فرمایا کہ) دو آدمیوں کے درمیان فساد اور نفاق پیدا کرنا ایک ایسی خصلت ہے جو مونڈنے والی ہے (یعنی اس خصلت کی وجہ سے مسلمانوں کے معاملات اور دین میں نقصان خلل پیدا ہوتا ہے) (ابوداؤد و ترمذی) اور جن باتوں سے اتفاق پیدا ہوتا ہے، اور جن سے نااتفاقی ہوتی ہے یعنی آپس کے حقوق میں کوتاہی کرنا ان کا بیان روح نہم میں ہو چکا ہے۔

صفائی، معاملہ و حسن معاشرت

لین دین اور میل جول میں اس کا خیال رکھنا کہ میرے برتاؤ سے کسی کو ظاہری طور پر تکلیف نہ پہنچے اسی طرح باطنی طور پر تنگی یا پریشانی یا گرانی نہ ہو۔ جن لوگوں کو دین کا تھوڑا سا بھی خیال ہو وہ پہلی بات یعنی صفائی معاملہ کا کچھ خیال کر لیتے ہیں اور اس کو دین کی بات سمجھتے ہیں اور مسائل سے ناواقفیت کی بناء پر کچھ کوتاہی ہوجائے تو وہ اور بات ہے اس کا آسان علاج یہ ہے کہ میرا رسالہ "صفائی معاملات" اور "بہشتی زیور" کا پانچواں حصہ دیکھ لیں یا کسی سے سن لیں یا جو معاملہ پیش آیا کرے اس کا حکم کسی عالم سے پوچھ لیا کریں اور اگر معاملات کا کوئی خود خیال نہ کرے تو دوسرا شخص جس کا حق ہے وہ مطالبہ کر کے اس کے کان کھول دیتا ہے، اس لئے اس جگہ صفائی معاملات کے متعلق لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی، لیکن حسن معاشرت کا تو بہت سے دیندار لوگ بھی خیال نہیں کرتے، اس کو دین کا کوئی حکم نہیں سمجھا جاتا بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ محض ایک دنیوی انتظام ہے اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں اس لئے اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے، اب حسن معاشرت کے متعلق آیتیں

اور حدیثیں لکھتا ہوں۔

کسی کے گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت کا حکم

(۱۸) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم اپنے (خاص رہنے کے) گھروں کے سوا، دوسرے گھروں میں داخل مت ہو جب تک اجازت حاصل نہ کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم خیال رکھو، پھر اگر ان گھروں میں تم کو کوئی آدمی معلوم نہ ہو تو (بھی) ان گھروں میں نہ جاؤ جب تک تم کو اجازت نہ دی جائے اور اگر (اجازت طلب کرنے کے وقت) تم سے یہ کہہ دیا جائے کہ (اس وقت) لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو، یہی بات تمہارے لئے بہتر ہے، یہی لوٹ آنے کا حکم بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے، جب تین بار پوچھنے پر اجازت نہ ملے۔“ (سورۂ توبہ: ۲۷، ۲۸)

فائدہ: گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا مسئلہ زنانہ اور مردانہ سب گھر والوں کے لئے ہے۔ اس میں تین حکمتیں ہیں:

(۱) گھر والوں کی کسی ناجائز موقع پر نظر نہ پڑ جائے۔

(۲) کسی ایسی حالت کی خبر نہ ہو جائے جس کی خبر ہونا اس کو ناگوار ہو۔

(۳) بلا اجازت داخل ہونے میں بعض اوقات دل پر گرانی ہوتی ہے۔ خواہ آرام میں خلل پڑنے کی وجہ سے یا کسی کام میں حرج ہونے کی وجہ سے خواہ ملاقات کا دل نہ کرنے کی وجہ سے۔

مجلس میں وسعت پیدا کرنا

(۱۹) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صدر مجلس کہہ دے) کہ مجلس میں جگہ کھول دو تو تم جگہ کھول دیا کرو، (اور آنے والے کو جگہ دے دیا کرو) اللہ تعالیٰ تم کو (جنت میں) کھلی جگہ دے گا اور جب یہ کہا جائے کہ (مجلس سے) اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو (خواہ خلوت کی جگہ ضرورت سے اٹھائے خواہ دوسری جگہ بیٹھنے کے لئے اٹھائے۔

(سورۂ مجادلہ: ۱۱)

فائدہ: یہ حکم عام مجالس کا ہے جہاں مسلمانوں کا اجتماع ہو کہ جب مجلس میں کچھ لوگ بعد میں آجائیں تو مسلمان ان کے لئے جگہ دینے کی کوشش کریں اور سمٹ کر بیٹھ جائیں ایسا کرنے پر اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ ان کے لئے وسعت فرمادیں گے یہ وسعت آخرت میں تو ظاہر ہی ہے کچھ بعید نہیں دنیوی معیشت میں بھی یہ وسعت حاصل ہو۔ (معارف القرآن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن معاشرت

(۲۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میری باری کی رات میں پہلے سے بستر پر لیٹ گئے، پھر اتنا توقف فرمایا کہ آپ نے سمجھا کہ میں سوگئی، پھر آہستہ سے اپنی چادر مبارک لی اور آہستہ سے نعل شریف پہنی پھر آہستہ سے دروازہ کھولا اور بقیع کے قبرستان تشریف لے گئے اور واپسی پر اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ میں یہ سمجھا کہ تم سوگئی اور میں نے تمہیں جگانا پسند نہیں کیا اور مجھے اندیشہ ہوا (کہ تم جاگ کر اکیلی گھبراؤ گی) الخ۔ (عین مسلم)

فائدہ: اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام کام آہستہ اس لئے انجام دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تکلیف نہ پہنچے خواہ نیند سے جاگنے کی یا صرف گھبرانے کی۔

مہمانوں کے آرام کا خیال کرنا

(۲۱) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ ہم تین آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان تھے اور قیام بھی آپ ہی کے پاس تھا، ہم عشاء کی نماز کے بعد آکر بستر پر لیٹ جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر سے تشریف لاتے تو چونکہ مہمانوں کے سونے اور جاگنے دونوں باتوں کا احتمال ہوتا تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سلام فرماتے تھے کہ اگر کوئی جاگتے ہوں تو سن لیں اور سوتے ہوئے ہوں تو آنکھ نہ کھلے۔ (مسلم)

حسن معاشرت کا مسئلہ اس جگہ مختصراً لکھ دیا ہے اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لئے رسالہ "آداب المعاشرت" اور "بہشتی زیور" کا دسواں حصہ ہنر اور پیشوں کے بیان تک ضرور مطالعہ فرمالیں یا کسی سے سن کر عمل کریں۔ یہ تمام حدیثیں مشکوٰۃ سے ماخوذ ہیں اور جو دوسری کتابوں سے لی گئیں ہیں ان پر عین لفظ لکھ دیا۔ کتبہ اشرف علی عفی عنہ۔

روح بست و پنجم

امتیاز قومی

(یعنی اپنا لباس، اپنی وضع، اپنی بول چال، اپنا برتاؤ وغیرہ غیر مذہب والوں سے الگ رکھنا)

دوسری قوموں کی وضع اور عادات بلاضرورت اختیار کرنے کو شریعت نے منع کیا ہے پھر ان میں بعض چیزیں تو ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیت نہ بھی رہے تب بھی گناہ رہیں گے، جیسے ڈاڑھی منڈانا یا حد سے باہر کترانا یا گھٹنوں سے اونچا پائجامہ یا جانگیا پہننا، ہر حال میں ناجائز ہے اور اگر اس کے ساتھ شرعی وضع کو حقیر سمجھے یا اس کی برائی کرے تو پھر گناہ سے گذر کر کفر ہو جائے گا اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیت نہ رہے تو گناہ نہ رہیں گی ا۔ خصوصیت نہ رہنے کی پہچان یہ ہے کہ ان چیزوں کے دیکھنے سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ کھٹک نہ ہو کہ یہ وضع تو فلانے لوگوں کی ہے جیسے انگرکھا یا اچکن پہننا، مگر جب تک یہ خصوصیت ہے اس وقت تک منع کیا جائے گا جیسے ہمارے ملک میں کوٹ پتلون پہننا یا گرگابی پہننا یا دھوتی باندھنا عورتوں کا لنگا پہننا، پھر ایسی چیزوں میں جو چیزیں دوسری قوموں کی محض قومی وضع ہیں جیسے: کوٹ پتلون وغیرہ یا قومی وضع کی طرح ان کی عادت ہے جیسے: میز کرسی پر یا چھری کانٹے سے کھانا، ان کے اختیار کرنے سے تو صرف گناہ ہی ہوگا، کہیں کم کہیں زیادہ اور جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں، ان کا اختیار کرنا کفر ہوگا جیسے صلیب لٹکا لینا یا سر پر چوٹی رکھ لینا یا جنیو باندھ لینا یا ماتھے پر قشقہ لگانا یا جے پکارنا وغیرہ اور جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ قومی وضع ہیں نہ مذہبی وضع ہیں گو ان کی ایجاد ہوں اور عام ضرورت کی چیزیں ہیں جیسے دیا سلائی، یا گھڑی یا کوئی حلال دواء، یا مختلف سواریاں یا ضرورت کے بعض نئے آلات جیسے ٹیلی گراف یا ٹیلی فون یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جن کا بدل ہماری قوم میں نہ ہو ان کا اختیار کرنا جائز ہے، نہ کہ گانے بجانے کی چیزیں جیسے: گراموفون یا ہارمونیم وغیرہ، مگر ان جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نہ کریں بلکہ علماء سے پوچھ لیں اور مسلمانوں میں جو فاسق یا بدعتی ہیں خواہ وہ بدعتی دین کے رنگ میں ہوں خواہ دنیا کے رنگ میں ہوں، ان کی وضع اختیار کرنا بھی جرم ہے، کافروں کی وضع سے کم سہی، بلکہ مرد کو عورت کی وضع اور عورت کو مرد کی وضع بنانا

گناہ ہوگا اور اگر ادھوری بنائی اس سے کم ہوگا اس سے یہ بھی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ یہ مسئلہ جس طرح شرعی ہے اسی طرح عقلی بھی ہے، کیونکہ مرد کے لئے زنانہ وضع بنانے کو ہر شخص عقل سے برا سمجھتا ہے حالانکہ دونوں مسلمان اور صالح ہیں تو جہاں مسلمان اور کافر کا فرق ہو، یا صالح و فاسق کا فرق ہو، وہاں کافر یا فاسق کی وضع بنانے کو کس کی عقل اجازت دے سکتی ہے؟ اب کچھ آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں۔

صورتیں بگاڑنا شیطانی عمل ہے

۱......ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور شیطان نے یوں کہا کہ میں ان کو (اور بھی) تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے (جیسے ڈاڑھی منڈانا، بدن گودنا وغیرہ)۔" (سورۂ نساء:۱۱۹)

فائدہ: انسانی جسم میں بعض تبدیلی حرام ہے جیسے صورت بگاڑنا، ڈاڑھی منڈانا وغیرہ اور بعض تبدیلیٔ صورت واجب ہے جیسے لبیں ترشوانا، ناخن ترشوانا، زیر بغل اور زیر ناف صاف کرنا اور بعض تبدیلیٔ صورت جائز ہے جیسے مرد کا اپنے سر کے بال کو منڈا دینا، یا شریعت کے مطابق کٹانا، یا ڈاڑھی کے مٹھی سے زائد بال کٹا دینا، کون سی تبدیلی جائز ہے اور کون سی ناجائز؟ اس کا فیصلہ شریعت سے ہوگا نہ کہ قومی و علاقائی رسم و رواج سے کیونکہ اوّل تو رواج کا درجہ شریعت کے برابر نہیں دوسرے ہر جگہ کا رواج مختلف ہے پھر ہر زمانے میں بدلتا بھی رہتا ہے۔

نافرمان قوموں کے شعار اختیار کرنے کی ممانعت

۲......ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ظالموں (یعنی نافرمانوں) کی طرف مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جائے الخ (یعنی ان سے دوستی کے ذریعہ یا ان کے اعمال واحوال میں شرکت کے ذریعہ)۔" (سورۂ ہود:۱۱۳)

فائدہ: یہ یقینی بات ہے کہ اپنی وضع اور طریقہ چھوڑ کر دوسرے کی وضع اور طریقہ خوشی سے تب ہی اختیار کرتا ہے جب دل اس کی طرف جھکے اور نافرمانوں کی طرف جھکنے پر دوزخ کی وعید بیان فرمائی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ وضع و قطع میں کفار اور فجار کی مشابہت اختیار کرنا گناہ ہے۔ فمسئلة التشبه ثابتة بالقرآن ایضاً۔

کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننا

۳......حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کسم کے رنگے ہوئے دو کپڑوں میں دیکھا تو فرمایا کہ یہ کافروں کا لباس ہے (کہ نہ وہ حلال وحرام میں تمیز کرتے ہیں نہ مرد و عورت کے لباس میں فرق کرتے ہیں) لہٰذا ان کو نہ پہنو۔ (مسلم)

ٹوپی پر عمامہ باندھنا

۴.....حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان (ایک) فرق یہ (بھی) ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں۔ (ترمذی)

فائدہ: ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ ہم عمامہ ٹوپیوں کے اوپر باندھتے ہیں اور مشرکین صرف عمامہ باندھتے ہیں۔

غیر قوم کی مشابہت اختیار کرنے والے

۵.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (وضع قطع اور دیگر چیزوں میں) کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔

(احمد وابوداؤد)

فائدہ: یعنی جو شخص کفار، فساق وفجار کی وضع اختیار کرے گا وہ گناہ میں ان کا شریک ہوگا۔

مردوں کے لئے ریشمی لباس کی ممانعت

۶.....حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں سے منع فرمایا: (ان ممنوعہ باتوں میں ایک یہ بھی ہے) کہ کوئی مرد اپنے کپڑے کے نیچے ریشم (کا استر) لگائے، جیسے عجمی لوگ لگاتے ہیں یا عجمی لوگوں کی طرح مونڈھوں پر ریشمی کپڑا لگائے۔

(ابوداؤد ونسائی)

فائدہ: ریشمی کپڑا پہننا مرد کے لئے قطعاً حرام ہے، جو مستقل لباس کی صورت میں ہو یا لباس کا حصہ ہو اوپر کا حصہ سوتی ہو استر ریشمی ہو یا جبہ وغیرہ مونڈھوں پر بطور سنجاف (بیل) ریشمی کپڑا لگانا، سب صورتیں ممنوع ہیں، ایک وجہ اس کا استعمال مردوں کے لئے خود حرام ہونا ہے دوسری وجہ کفار سے مشابہت ہے۔

زنانہ ومردانہ وضع قطع

۷.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ

تعالیٰ کی لعنت ہے ان مردوں پر جو (وضع قطع میں) عورتوں کی مشابہت اختیار کرے اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے۔ (بخاری)

۸......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی جو زنانہ لباس اختیار کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۹......حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا، ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردانہ وضع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: آج کل عورتوں میں اس کا بہت رواج ہوگیا ہے کہ فیشن پرستی کی آگ میں کود رہی ہیں، مردانہ وضع قطع اختیار کرتی ہیں اور بعض تو انگریزی جوتا پہنتی ہیں جس سے دو گناہ سرزد ہوتے ہیں ایک مردوں کی مشابہت دوسرا غیر قوم کی مشابہت۔

بال ملانے اور ملوانے والی پر لعنت

۱۰......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت اپنے بالوں میں کسی دوسری عورت کے بالوں کا جوڑ لگائے (خواہ خود لگائے یا کسی سے لگوائے) اور جو کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ لگائے (جس سے غرض دھوکہ دینا ہو کہ دیکھنے والوں کو لمبا معلوم ہوں) اور جو عورت گودنے والی اور گودوانے والی ہو ان سب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فائدہ: مردوں کا بھی یہی حکم ہے۔

چوٹی باندھنے کی ممانعت

۱۱......حضرت حجاج بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے (حجاج اس وقت بچے تھے کہتے ہیں کہ) میری بہن مغیرہ نے مجھ سے قصہ بیان کیا کہ تم اس وقت بچے تھے اور تمہارے سر پر بالوں کے دو چٹلے تھے (یعنی چاندی یا سونے کا وہ گچھا جو ہندو عورتیں چوٹی کے پیچھے لگاتی ہیں یا مصنوعی بال جن کو عورتیں اپنے بالوں میں خوبصورتی کے لئے ملا لیتی ہیں) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی اور فرمایا کہ ان کو منڈوا دو یا کاٹ دو کیونکہ یہ یہود کی وضع ہے۔ (ابوداؤد)

یہود کی مشابہت کی ممانعت

۱۲......حضرت عامر بن سعید رضی اللہ عنہ اپنے والد صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مکانوں کے سامنے صحن کو صاف رکھو اور یہود کے مشابہ نہ بنو (وہ میلے کچیلے ہوتے تھے)۔ (ترمذی)

فائدہ: جب گھر کے باہر صحن کو میلا رکھنا یہود کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز ہے تو خود اپنے جسم کے لباس میں مشابہت کیسے جائز ہوگی؟

بول چال میں جاہلوں کی مشابہت کی ممانعت

۱۳......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جاہل) دیہاتی لوگ مغرب کی نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آنے پائیں اور (یہ) دیہاتی اس کو عشاء کہتے تھے (یعنی تم مغرب کو عشاء مت کہو بلکہ مغرب ہی کہو) اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ (جاہل) دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ کتاب اللہ میں عشاء ہے (وہ دیہاتی اس کو عتمہ کہتے تھے) اس لئے عتمہ (یعنی اندھیرے) میں اونٹوں کا دودھ دوہا جاتا تھا)۔ (مسلم)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بول چال میں بھی بلاضرورت ان لوگوں کی مشابہت اختیار نہ کرنا چاہیئے، جو دین سے ناواقف ہیں اور جاہلوں اور فساق وفجار کے طرز گفتگو سے احتراز کرنا چاہیئے۔

استعمالی چیزوں میں غیروں کی مشابہت کی ممانعت

۱۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک عربی کمان تھی، آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں فارس کی کمان تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پھینک دو (عربی کمان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ) اس کو لو، اور جو اس کے مشابہ ہے الخ۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: فارسی کمان کی بدل عربی کمان موجود تھی اس لئے فارسی کمان استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ معلوم ہوا کہ استعمال کی چیزوں میں بھی حتی الامکان غیر قوم کی مشابہت سے بچنا چاہیئے، جیسے: کانسی پیتل کے برتن بعض جگہ کفار کی خصوصیت رکھتے ہیں، وہاں ان برتنوں کے استعمال سے بچنا چاہیئے۔

پڑھنے میں بھی کفار فساق کی مشابہت کی ممانعت

۱۵......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’قرآن کو عرب کے لہجہ اور آواز میں پڑھو (یعنی صحیح اور بلا تکلف) اور اپنے کو اہل عشق (گانے والے) کے لہجہ سے اور دونوں اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) کے لہجہ سے بچاؤ الخ۔‘‘ (بیہقی و رزین)

فائدہ: معلوم ہوا کہ پڑھنے میں بھی غیر قوموں اور بے دین لوگوں کی مشابہت سے بچنا چاہئے۔

مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت

۱۶......ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے ام سعید دختر ابی جہل کو دیکھا کہ ایک کمان لٹکائے ہوئے تھی اور مردوں کی چال سے چل رہی تھی۔ حضرت عبداللہ نے کہا یہ کون ہے؟ میں نے کہا یہ ام سعید دختر ابو جہل ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ وہ شخص ہماری جماعت میں سے نہیں جو عورت ہو کر مردوں کی مشابہت اختیار کرے یا مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت اختیار کرے۔ (عین ترغیب از احمد و طبرانی)

مسلمانوں کو تمام معاملات میں اسلامی طریقہ اختیار کرنا چاہیے

۱۷......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہماری جیسی نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف رُخ کرے اور ہمارے ذبح کئے ہوئے کو کھائے وہ ایسا مسلمان ہے جس کے لئے اللہ کی ذمہ داری ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی، سو تم لوگ اللہ کی ذمہ داری میں خیانت نہ کرو! یعنی اس کے اسلامی حقوق ضائع مت کرو۔ (بخاری)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کھانے کی جن چیزوں کو مسلمانوں کے ساتھ خاص تعلق ہے، ان کا کھانا بھی نماز وغیرہ کی طرح اسلام کی علامت ہے، سو بعض آدمی جو گائے کا گوشت بلا عذر کسی کی خاطر چھوڑ دیتے ہیں اس کا ناپسند ہونا اس سے معلوم ہوا۔ ویؤیدہ شان نزول قولہ تعالیٰ یاایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ“ غرض ہر بات میں اسلامی طریقہ اختیار کرنا چاہئے، دین کی باتوں میں بھی اور دنیا کی باتوں میں بھی۔

اتباع رسول ذریعہ نجات ہے

۱۸......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی، سب فرقے دوزخ میں جائیں گے بجز ایک جماعت کے، لوگوں نے عرض کیا اور وہ فرقہ کون سا ہے؟ (جو دوزخ سے نجات پائے گا) آپ نے فرمایا وہ جو اس طریقہ پر چلے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔“ (ترمذی)

فائدہ: طریقے سے مراد واجب طریقہ ہے جس کے خلاف سے دوزخ کا ڈر ہے اور آپ نے اس طریقے میں کسی چیز کی تخصیص نہیں فرمائی تو اس میں دین کی باتیں بھی آ گئیں اور دنیا کی بھی، البتہ کسی چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا طریقہ ہونا اور اس کا واجب ہونا کبھی قول سے معلوم ہوتا ہے اور کبھی فعل سے، کبھی (نص یعنی) صاف عبارت سے، کبھی (اجتہاد اور) اشارہ سے، جس کو صرف عالم لوگ سمجھ سکتے ہیں، عام لوگوں کو عالم کے اتباع کے سوا کوئی چارہ نہیں اور بدون علماء کے اتباع کے لوگوں کا دین بچ نہیں سکتا۔

ختم کلام: جس قسم کے اعمال کی فہرست کا دیباچہ میں ذکر ہے اس میں اس وقت جس عمل کو سوچتا ہے وہ ان پچیس حصّوں میں پاتا ہوں، اجمالاً یا تفصیلاً اس لئے رسالہ کو یہاں پر ختم کرتا ہوں، البتہ اگر ذوقاً کسی کے ذہن میں اور کوئی عمل آئے یا ان میں سے کسی حصّہ کی تفصیل مصلحت معلوم ہو وہ اس کا ضمیمہ بن سکتا ہے۔

شکر انعام

۱۹...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری طرف سے دین لوگوں تک پہنچاتے رہو، اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (بخاری)

۲۰...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دین کے احکام کے متعلق چالیس حدیثیں محفوظ کر کے میری امت پر پیش کر دے (یعنی پہنچادے) اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز (عالم) فقیہ کر کے اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔“ (بیہقی)

الحمدللہ! کہ ان حصّوں میں نوّے سے زائد آیتوں کی اور غیر مکرر مرفوع تین سو چالیس سے زائد حدیثوں کی تبلیغ ہو گئی، اگر کوئی ان حصّوں کو چھپوا کر تقسیم کرے یہ ثواب اس کو بھی ملے گا۔ یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ کی ہیں بجز اس کے جس میں عین لکھ دیا ہے۔ تمام شد۔ (اشرف علی عفی عنہ)

[illegible]

حیاۃ المسلمین حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ایک انقلابی تصنیف ہے جس میں اصلاحِ خلق، امتِ مسلمہ کی فلاح و بہبود اور تا قیامت آنے والی نسلوں کے لئے پیامِ عمل اور شخصی اصلاح کے لئے ہدایات موجود ہیں۔

اصل کتاب کے خالص علمی زبان اور قدیم اردو میں ہونے کے باعث طلبہ اور بالخصوص آج کل عوام الناس کے لئے استفادہ قدرے دشوار تھا۔ مولانا احسان اللہ شائق صاحب نے جو جید عالمِ دین اور جامعۃ الرشید احسن آباد میں افتاء و تدریس کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں بعض علماء کے مشورہ سے مذکورہ بالا کتاب کی تسہیل کا کام بخوبی سرانجام دیا۔ دورانِ تسہیل مذکورہ باتوں کا خیال رکھا گیا۔

1. کوشش کی گئی کہ حضرتؒ کا اصل مضمون بعینہ باقی رہے۔
2. بعض مواقع پر فائدے کا اضافہ کیا گیا۔
3. پوری کتاب میں نئے عنوانات قائم کئے گئے۔
4. بڑے مضامین میں ذیلی عنوانات قائم کئے گئے۔
5. مقدمۂ کتاب کی تسہیل میں کسی مضمون کا اضافہ نہیں کیا گیا البتہ آیات و احادیث اور فارسی اشعار کا ترجمہ کیا گیا۔

غرض [illegible] عام فہم و سہل ہونے کے باعث درسِ نظامی میں داخل کرنے کے قابل اور امورِ شرعیہ سے متعلق دین کی ہدایات گھر گھر عام کرنے کے لئے نسخۂ اکسیر ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے قبول عام فرمائے اور عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین

Email: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk

حیاۃ المسلمین

DIU-3184